www.KitaboSunnat.com

رواداری

سیرتِ طیبہ کی روشنی میں

حافظ محمد طاہر محمود اشرفی

عُمر پبلیکیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

رواداری

سیرت طیبہ کی روشنی میں

از

حافظ محمد طاہر محمود اشرفی
(مشیر حکومت پنجاب)

www.KitaboSunnat.com

عمر پبلی کیشنز
یوسف مارکیٹ
غزنی سٹریٹ
اردو بازار لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب : رواداری سیرت طیبہ کی روشنی میں

مصنف : حافظ محمد طاہر محمود اشرفی

تعداد : 1100

سن اشاعت : 2000ء

مطبع : دارالسلام

ناشر : عمر پبلی کیشنز یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ
اردو بازار لاہور۔ فون:7356963

[redacted] : [redacted]

www.KitaboSunnat.com

باہتمام
حافظ محمد ندیم، حافظ محمد احمد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

T٣٢ ١١٩٥٥٣

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	انتساب	۷
۲	عرض مؤلف	۹
۳	نبی کریمؐ بحیثیت داعی امن وسلامتی	۱۷
۴	امن واخوت کی دعوت	۲۹
۵	رواداری اور حقوق انسانی کے علمبردار	۳۷
۶	اشاعت اسلام	۵۱
۷	تاریخی نقشہ غزوات وسرایہ	۵۶
۸	اعتراضات وشبہات کا ازالہ	۱۰۳
۹	جنگ وجدل عہد جاہلیت میں	۱۱۴
۱۰	احترام آدمیت	۱۱۹
۱۱	انسانی حقوق	۱۲۵
۱۲	محبت فاتح عالم تحقیقی جائزہ	۱۲۹
۱۳	خطبہ حجۃ الوداع	۱۳۶
۱۴	استحکام پاکستان بوسیلہ سیرۃ طیبہ	۱۵۸
۱۵	قیام پاکستان کے اسلامی تقاضے	۱۹۱

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

ان شہداء کے نام جو مذہبی فرقہ وارانہ تشدد کی آگ میں اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض مؤلف

بحیثیت مسلمان ہمارے لیے پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مقدسہ کا ایک ایک گوشہ اسوۂ حسنہ اور نمونۂ عمل ہے۔ اسی لیے اللہ جل شانہ، نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ **لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ**۔ تو گویا اسی اسوۂ حسنہ کے نور سے ہم اپنے ایمان وعمل کو منور کر کے ہی دنیا کے لیے منبع رشد و ہدایت بن سکتے ہیں۔ اسی ہادی برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لایا ہوا نظام حیات ہی ہمیں دنیا میں امن و آشتی اور آخرت میں فوز و فلاح سے ہمکنار کرسکتا ہے۔ اگر ہم اخوت، بھائی چارہ، رواداری، امن و آشتی کے حوالے سے آپ کی سیرت مطہرہ پر نظر ڈالیں تو یہ بات صاف طور پر نظر آ جاتی ہے کہ آپ کی تمام زندگی امن و اخوت، رواداری اور اتحاد و انفاق کی پیہم کوششوں اور جہد مسلسل سے عبارت ہے اور کیوں نہ ہو کہ آپ کو رحمت للعالمین بنا کر بھیجا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے **وما ارسلنک الا رحمتہ للعالمین**۔

پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دین حق ہمیں دیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر آپ نے خود عمل کر کے اسے ایک کامل اور مکمل نظام حیات ثابت کر کے دکھایا۔ اسلام جس کے معنی ہی امن وسلامتی کے ہیں اس کی لازوال تعلیمات پر عمل کیا جائے تو یہ دنیا محبت و اخوت اور بھائی چارے سے عبارت ہو کر جنت نظیر بن جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام کی ان بقائے باہمی والی تعلیمات کو عملی جامہ پہنا کر مدینہ منورہ میں ایک عظیم اور مثالی اسلامی معاشرہ تشکیل دیا تھا جو اپنی عدیم النظیر حیثیت کے باوصف آج بھی ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔

اب ذرا مختصراً ان اسلامی تعلیمات کا ایک جائزہ تو ملاحظہ فرمایئے کہ اس پر عمل کرنے سے کس طرح باہم محبت و یگانگت، الفت و رافت، رواداری، صلح کل اور امن و اسلامی کا پیغام ملتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب آپس میں ملو تو ایک دوسرے کو ''سلام'' کہو اس سے باہم محبت بڑھتی ہے۔ ''السلام علیکم'' اور اس کے جواب میں ''وعلیکم السلام'' کے الفاظ ایک دوسرے کے لئے کس قدر محبت و اخوت کے جذبات، امن وسلامتی اور باہمی رواداری کا احساس پیدا کرتے ہیں اور بندۂ مؤمن ایک دوسرے کے لیے دعا بن کر اللہ جل شانہ، کے ہاں شرف قبولیت حاصل کرتے ہیں۔ دوسری جگہ رحمت للعالمین نے فرمایا کہ ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔'' ایک اور حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

> ''ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یارو مددگار چھوڑتا ہے نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے اور نہ اسے حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔''

پھر اسی طرح ایک حدیث شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اخوت و رواداری کے منافی امور کی مخالفت فرما دی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ایک دوسرے سے حسد نہ کرو آپس میں ایک دوسرے کو نہ بھڑکاؤ آپس میں بغض نہ رکھو نہ کسی کی پیٹھ پیچھے برائی کرو نہ تم میں سے کوئی کسی کی برائی کرے۔تم سب اللہ کے بندے ہو بھائی بھائی بن جاؤ۔"

اسلام ہی وہ واحد دین ہے جو انسانی جذبات و احساسات اور روحانی وجدانی کیفیات کی بھی اپیل کرتا ہے۔ انسان کے اندر کی دنیا سے ہی امن و اخوت اور رواداری کی دعوت کا آغاز کرتا ہے اور کردار وعمل کی راہیں اور ضابطے متعین کرتا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے امن وسلامتی کے دین "اسلام" کی نورانی تعلیمات کے ذریعہ ہی ایک وحشی اور اجڈ قوم کو یکسر تبدیل کر دیا۔

اوران میں وہ اوصاف حمیدہ اور خصائص جمیلہ پیدا فرما دیئے کہ "دنیا تو دنیا رہی" اللہ جل شانہ، نے ان کے اعلیٰ ترین معیار پر ہونے کا اعلان فرما دیا۔

کیا ایسی مؤثر اور نتیجہ خیز تعلیمات کس اور دائمی امن و اخوت کے نظام اور دعوت سے پیش کی جاسکتی ہیں۔یقیناً نہیں کسی نے کیا خوب کہا ہے

آں چہ خوباں ہمہ دار نہ تو تنہا داری

اب ذرا تاریخ کے صفحات پر روشنی ڈالیے، یوں تو تاریخ عالم میں ہزاروں لاکھوں اشخاص نمایاں ہیں جن کی تعلیمات و کردار کو ان کے مرنے کے بعد لوگوں نے نمونہ کے طور پر پیش کیا۔ ایک طرف شاہان عالم کے پرشکوہ دربار ہیں، ایک طرف سپہ سالاروں کے لشکر ہیں، ایک طرف حکماء وفلاسفر کا گروہ ہے دولت مند افراد کے خزانے اور ان کی تجوریاں ہیں۔ ان میں سے ہر ایک آدم کے بیٹوں کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ مقدونیہ کا سکندر، روم کا قیصر، ایران کا دارا، یورپ کا آئزک نیوٹن، ہر ایک کی زندگی کشش رکھتی ہے۔ سقراط، بقراط، افلاطون، ارسطو اور یونان کے دیگر فلاسفہ سے لے کر تمام حکماء اور فلاسفرز کی زندگی میں ایک خاص رنگ نمایاں ہیں۔ نمرود، فرعون، شداد، ہامان، ابوجہل ،

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابولہب کی زندگی دوسری ہے۔ ایک کردار قارون کا الگ ہے۔ لیکن یہ بتائیے کہ ان میں سے کتنوں کی زندگی امن عالم کے لیے محبت و اخوت کے لیے رواداری اور نفرتوں اور کدورتوں کو دور کرنے کا نمونہ بنی، ان میں سے کس کی زندگی انسانیت کی فلاح و سعادت اور عافیت کا قابل تقلید نمونہ بن سکی ان لوگوں میں بڑے بڑے سپہ سالار ہیں جنھوں نے تلوار کی نوک سے دنیا کے برج الٹ دیئے کیا ان کی تلوار کی کاٹ میدان جنگ سے آگے بڑھ سکی؟ ظلم و تشدد، نفرت و عداوت، تعصب و تنگ نظری کی بیڑیوں کو کاٹ سکی؟ کیا انسانوں کے باہمی روابط و تعلقات کی گتھی سلجھا سکی؟ پرسکون معاشرے کا کوئی خاکہ یا تصور پیش کر سکی؟ مایوسیوں ناامیدیوں اور ناہمواریوں کا کوئی علاج بتا سکی؟ دلوں کی سیاہی اور زنگ کو مٹا سکی؟ ہمارے اعمال اور اخلاق و کردار کا کوئی نقشہ بنا سکی؟ دنیا میں بڑے بڑے شعراء بھی ہوئے ہیں لیکن خیالی دنیا کے یہ شہنشاہ عملی دنیا میں بالکل بے کار ثابت ہوئے۔

افلاطون اور ہومر سے لے کر آج تک کوئی بھی اپنی شیریں زبانیوں کے باوجود کوئی مثالی معاشرہ نہ بنا سکے۔ اپنے حسن عمل کا کوئی خوش نما نمونہ اپنے پیچھے نہ چھوڑ سکے۔

ایسے سپہ سالار بھی تھے جن کی تلواروں کی دھاک نے بڑے بڑے مجرموں کو زمین بوس کر دیا لیکن تنہائیوں اور خلوت خانوں کے روپوش مجرموں کو وہ باز نہ رکھ سکے۔ ایسے ایڈمنسٹریٹر بھی تھے جنھوں نے بازاروں، راستوں اور شاہراہوں میں امن و امان قائم کر دیا لیکن دلوں کو امن و اخوت، رواداری و بھائی چارے کی شمع سے روشن نہ کر سکے۔ ایسے سربراہ مملکت بھی گزرے ہیں جنھوں نے مملکت و ریاست کا نظم و نسق تو درست کر دیا لیکن روح کی مملکت اور دل و دماغ کی ریاست ان سے آسودہ نہ ہو سکی۔ بلکہ ہر قسم کی روحانی و اخلاقی بربادی ان ہی کے درباروں، قلعوں اور محلات کی غلام گردشوں سے نکل کر ہر جگہ پھیلتی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی، کیا سکندر اور سیزر جیسے بادشاہ اور ماضی قریب کے شاہ ایران بھی ہمارے لیے کچھ چھوڑ گئے ہیں؟

یہاں مذہب اور اعتقاد کا سوال نہیں بلکہ عمل اور تاریخ کا سوال ہے۔ اور جواب یکسر ''نفی'' میں ہے۔ آج دنیا میں اگر کوئی سیرت ہے تو وہ پیغمبر اسلام کی سیرت ہے۔ اگر کوئی کردار ہے تو وہ پیغمبر اسلام کا کردار ہے۔ اگر کوئی مذہب ہے تو پیغمبر اسلام کا مذہب ہے۔ اگر کوئی نظریہ ہے تو وہ پیغمبر اسلام کا نظریہ ہے۔ جو آج بھی دنیا کو امن و آشتی، رواداری و صلح جوئی، اخوت و محبت کا درس دیتا ہے اور عمل کی صورت میں اس کا ضامن بھی ہے۔

آج بھی دنیا کی تمام قومیں امن و سلامتی اور باہمی رواداری کی ضرورت محسوس کرتی ہیں اور رواداری اور اعراض کی پالیسیوں کو اپنی کمیونٹی درمیان فروغ دینے کی کوشش کرتی ہیں۔

آج اقوام عالم اخلاقی پستی کے بھنور میں گرفتار اور روز بروز پستی میں بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ اخلاقی گراوٹ نے اچھے اور برے کی تمیز ختم کر کے رکھ دی ہے۔ خود غرضی اور لالچ و حرص نے لوگوں کو ایسا اندھا بنا دیا ہے کہ وہ اپنے تھوڑے سے فائدہ کے لیے دوسروں کو بڑے سے بڑا نقصان پہنچانے سے گریز نہیں کرتے۔ مذہب ان سب برائیوں کی روک تھام کرتا ہے۔ وہی ہم کو اعراض کی دعوت، رواداری کا درس اور اخوت و محبت کا پیغام دیتا ہے۔ وہ صرف مسلم ہی کو نہیں بلکہ غیر مسلم کے ساتھ بھی اخوت و محبت اور رواداری کا درس دیتا ہے۔ اسلام اپنے آفاقی نظریات زبردستی کسی پر مسلط نہیں کرتا۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔

لا اکراہ فی الدین

دین کے بارے میں کسی پر کوئی زبردستی نہیں۔

جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام کا پیغام لوگوں کو پہنچایا تو آپ کے پاس کوئی حکومت نہ تھی نہ جنگی طاقت اور نہ مال و دولت کے خزانے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ یہ سب کچھ مخالفین کے پاس تھا جس کو وہ اسلام لانے والے نہتے مسلمانوں پر ظلم ڈھانے کے لیے تیرہ سال تک مکہ مکرمہ میں استعمال کرتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ کو وہاں سے ہجرت پر مجبور کر دیا گیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں نے اللہ جل شانہ کے حکم کے مطابق مدینہ منورہ ہجرت کی۔ تاریخ گواہ ہے کہ اسلام سے پہلے دنیا میں امن و امان کی حالت نہایت خراب تھی۔ اخوت ومحبت کا نام ونشان نہ تھا۔ رواداری، لحاظ ومروت ان کو چھو کر نہ گزرا تھا۔ انسانیت دم توڑ رہی تھی۔ اسلام نے چودہ سو برس پہلے دنیا کو زندگی کے صحیح انداز سکھائے اور انسان کو اس کا صحیح مقام عطا کیا۔ قرآن مجید نے واضح الفاظ میں اعلان کیا۔

من قتل نفسا بغير نفس او فساد فی الارض فكا نما قتل الناس جميعاط و من احيا ها فكا نما احيا الناس جميعاo

جس نے کسی کو شخص کو بلا وجہ یا زمین میں دھینگا مشتی کی سزا کے بغیر قتل کیا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کیا۔ اور جس کسی نے کسی شخص کو زندہ کیا تو گویا اس نے تمام انسانیت کو زندہ کیا۔

تعلیمات اسلامی سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ اسلام ہی ایسا دین ہے جو فطرت کے عین مطابق ہے۔ اسلام نے زندگی کا ایسا نقشہ اور عملی خاکہ پیش کیا ہے کہ ایک انسان اس کو سمجھ لے تو وہ اپنے دوسرے بھائی کی گردن تو کیا انگلی کے ناخن بھی نکالنے کی جسارت نہیں کر سکتا۔

آج دنیا امن و امان کی پیاسی ہے۔ محبت و اخوت کی متلاشی ہے۔ رواداری اور صلح و آشتی کو ڈھونڈتی پھرتی ہے۔ اس لیے اگر ہم خلوص و اخلاص کے ساتھ ان کو پروان چڑھائیں گے تو مملکت خداداد پاکستان اور اطراف عالم میں چین وسکون کی ہوائیں چلیں گی۔

پیش نظر کتاب ''رواداری سیرت طیبہؐ کی روشنی میں'' اسی جذبہ اور روح

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ تحریر کی گئی ہے کہ سب سے پہلے ہمارے درمیان آپس میں امن و صلح، اور رواداری کی فضا ہموار ہو اور فلاح و سعادت، امن و عافیت، محبت و اخوت کی ہوائیں چلیں۔ ظلم و تشدد، عداوت و تعصب اور عدم برداشت کے رویے ختم ہوں۔ ملک سے نسلی، علاقائی، گروہی، لسانی اور مذہبی و مسلکی اختلافات، فرقہ واریت کا خاتمہ ہو۔ انسان دوستی اور رواداری کا ماحول پروان چڑھے اور عالم کفر کے اس منفی پراپیگنڈے کا بھی جواب ہو جو اسلام اور مسلمانوں کو دہشت گرد ثابت کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ میں اپنے ان تمام مخلص اور ذی علم دوستوں اور احباب کا مشکور ہوں جنہوں نے اس معرکہ کو سر کرنے میں میری معاونت کی خصوصاً میں مولانا سمیع الحق ،ڈاکٹر حقانی میاں قادری، برادرم صدیق اظہر، حافظ شفیق الرحمٰن ، پروفیسر عطاء الرحمٰن ثاقب اور حافظ ندیم احمد کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اس اہم مسئلہ پر ہر ممکن طریقہ سے میری رہنمائی کی اور میرے ساتھ تعاون کیا۔

میں اللہ رب العزت سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو حقیقی اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق دے اور اس کاوش میں میرے ساتھ میرے جن رفقاء نے تعاون کیا ہے خدائے رحمٰن و رحیم ان کو بھی اجر عظیم عطا فرمائے۔

حافظ طاہر محمود اشرفی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی اکرم ﷺ بحیثیت داعی امن وسلامتی

(دینی' معاشرتی اور سیاسی تجزیہ)

ہمارا ایمان ہے کہ اسلام مکمل ضابطہ حیات اور فطری تقاضوں کے مطابق ودیعت کردہ دین کا نام ہے۔ ایک ایسا دستور ہے جو فرد کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں ایک انقلاب برپا کر دیتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کی ترویج کا بیڑا بحکم خداوندی آنحضرت ﷺ نے اس وقت اٹھایا جب عرب اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں دینی سیاسی اور معاشرتی طور پر بحرانی کیفیت سے دوچار تھا۔ پورا معاشرہ ''جسکی لاٹھی اسکی بھینس'' (Might is Right) کے تحت چل رہا تھا۔ لوگ دین حنیف کے قوانین کو فراموش کر کے خود ساختہ خداؤں کے سامنے سربسجود تھے۔ انسانیت اس تاریک اندھیرے میں سسک رہی تھی۔ ایسا معاشرہ جس میں نہ اقدار کی پاسداری تھی اور نہ ہی تکریم انسانیت کا اصول کارفرما تھا۔

غرضیکہ اس دور کو' ھابز' لاک اور روسو کے پیش کردہ ''معاھدۂ عمرانی'' کے معاشروں سے بھی بدتر کہا جا سکتا ہے کیونکہ ان معاشروں میں لڑکیوں کو نحوست سمجھ کر دفنایا نہیں جاتا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبکہ عرب کا وہ تاریک معاشرہ اپنی تخلیق کے سامنے سربسجود ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی اساس ' ظن' پر رکھتا تھا اسی بنیاد پر صدیوں تک یہ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ لڑتے۔ تاریخ اسلام میں ایسے سینکڑوں واقعات ملتے ہیں جہاں ایک قبیلے نے معمولی بات کی بنیاد پر کئی کئی پشتوں تک جنگ جاری رکھی۔

عربوں کی اکثریت بتوں اور ستاروں کی پرستش کرتی تھی مکہ عربوں کی قومی زندگی کا مرکز تھا خانہ کعبہ میں ۳۶۰ بت رکھے ہوئے تھے یہ بت ان تمام دیوی دیوتاؤں کی نمائندگی کرتے تھے جنھیں عربوں میں پرستش کا درجہ حاصل تھا۔ ایسے معاشرے کی اصلاح کے لیئے آنحضرت ﷺ کو مبعوث کیا گیا تاکہ ان کی اصلاح احوال ہو سکے۔

چنانچہ اس سلسلے میں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کی بعثت کو ایک احسان عظیم قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

"لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم آیاتہ و یزکیھم و یعلمھم الکتاب والحکمۃ

ترجمہ: خدا نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے کہ ان میں انھیں میں سے ایک پیغمبر بھیجے جو انکو خدا کے آیتیں پڑھ پڑھ سناتے اور ان کو پاک کرتے اور (خدا کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں۔

اس طرح آنحضرت ﷺ کی بعثت کے اولین چار متاصد قرار پائے ان چار مقاصد کو ہم درج ذیل نکات کے ذریعے اسطرح واضح کر سکتے ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں بتانا۔

۲۔ لوگوں کو پاک وصاف کرنا۔

۳۔ کتاب اللہ کی تعلیم دینا۔

۴ حکمت ودانائی سکھانا۔

مذکورہ آیت اس بات کی واضح دلیل ہے کہ رسول اکرم کا ہر فعل حکم الٰہی کے تابع ہے اور وہ ہر حکم اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے دیتے ہیں چنانچہ منشور انسانیت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی قرآن کریم کا نزول ہوا جسمیں لوگوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے احکامات کی پیروی کریں۔ اس ضمن میں ارشاد خداوندی ہے۔

"یاایھا الذین آمنوا استجیبوا للہ و للرسول اذا دعا کم لما یحییکم واعلمو ان اللہ یحول بین المرء و قلبہ وانہ الیہ تحشرون"

ترجمہ: مومنو! خدا اور اسکے رسول کا حکم قبول کرو جبکہ رسول خدا تمہیں ایسے کام کے لئے بلاتے ہیں جو تمکو زندگی (جاویداں) بخشتا ہے۔ اور جان رکھو کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور یہ بھی کہ تم سب اس کے رو برو جمع کیئے جاؤ گے"

آیت مبارک کے حوالے سے یہاں یہ بات مناسب معلوم ہوتی ہے کہ گفتگو کو آگے بڑھایا جائے گا تا کہ سیرت النبیؐ کے تحت قائم معاشرے میں رسول اکرم ﷺ کے دینی' سیاسی اور معاشرتی رہنما کی حیثیت سے نہ صرف ان کے کردار کا تجزیہ کیا جائے بلکہ عصری تقاضوں کے مطابق دیکھا جائے کہ آج جبکہ ہر قدم پر استدلال کے ساتھ ساتھ استفہامیہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے ایسے دور میں کیا یہ ممکن ہے کہ اسلام حضورؐ کی سیرت کے توسط سے ان سوالات کے جوابات لوگوں کو دیکر انکی نفسیاتی تسکین کر سکے؟ یقیناً یہ ایسے بنیادی سوالات ہیں کہ جن کے جوابات آنحضرتؐ کے اسوء حسنہ میں موجود ہیں جنھیں بآسانی دیکھا جا سکتا ہے۔

آج کا جدید ذہن ہر قدم پر دلیل کے ذریعے تسکین چاہتا ہے جب وہ کائنات (COSMOS) کے متعلق غور و فکر کرتا ہے تو وہ پتھروں کو دھاردار نوکیلا بنانے والے انسان تک پہنچتا ہے جو مریخ یا زحل کے سفر کی خواہش رکھتا ہے ایسے نازک ترین دور میں آیت مقدسہ کی روشنی میں ہمیں تجزیاتی انداز سے یہ دیکھنا ہوگا کہ اس آیت مبارکہ میں کن باتوں کا حکم دیا گیا ہے؟ مزید یہ کہ آیت مبارکہ کا شان نزول کیا ہے؟ پھر اس کے ساتھ ساتھ اس بات کا بھی تعین کرنا ہوگا کہ عہد رسالتؐ سے لیکر آج تک کون کون سے اصول مسلموں اور غیر مسلموں نے اسلامی تعلیمات کے ذریعے مستنبط کیئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ آیت مبارکہ کی تفسیر مختلف علماء نے مختلف طریقوں سے کی ہے جن میں چند حضرات کی آراء یہاں پیش کی جاتی ہیں۔ آیت مبارکہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے ''سدی'' کا یہ خیال ہے کہ زندگی سے مراد ایمان ہے کیونکہ کافر مردہ ہیں۔

حضرت قتادہؓ کا اس ضمن میں خیال ہے کہ اس سے مراد قرآن ہے۔ اس سے زندگی میں نجات اور دونوں جہاں میں عذاب سے بچاؤ حاصل ہوتا ہے۔ مجاہد کا یہ خیال ہے کے اس سے مراد حق ہے۔

جبکہ ابن اسحاق کا یہ خیال ہے کہ اس سے مراد جہاد ہے۔

علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی کا خیال ہے کہ جس چیز کی رسول اللہ ﷺ نے دعوت دی ہے وہ سب مراد لی جائے۔ رسول اللہؐ کی نافرمانی دل کو مردہ کر دیتی ہے اور آپ کی اطاعت حیات قلب کی موجب ہے۔

دلائل عمل اور حقائق یہ ثابت کرتے ہیں کہ اطاعت رسولؐ فرض عین ہے کیونکہ ارشاد خداوندی ہے۔

''وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحي يوحى''

ترجمہ: ''اور یہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں یہ (قرآن) کو حکم خدا ہے جو (انکی طرف) بھیجا جاتا ہے''

اطاعت رسولؐ کے ضمن میں محدثین نے بیشتر احادیث نقل کی ہیں بخاری شریف میں حضرت سعید بن میبّب بن معلّی سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ ''میں مسجد میں مشغول نماز تھا مجھے حضورؐ نے پکارا میں نے جواب نہ دیا اور جلدی سے نماز ختم کر کے حاضر بارگاہ ہوا اور معذرت کی'' حضورؐ کے بلانے پر حاضر ہو'' یہ حکم مطلق ہے جو نمازی اور غیر نمازی دونوں پر حاوی ہے''

مشہور مفسر قرآن ابن کثیرؒ نے آیت مبارکہ کے تحت بیان کیا ہے ''ایمان والو تمہاری ہی اصلاح اور مصلحت کی خاطر جب نبی تمہیں بلائیں تو فوراً

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبول کر لو اور تعمیل حکم میں جلد کرو'

"یاایھا الذین آمنوا" کے استعمال کے متعلق مفسر قرآن ابی سعود محمد بن محمد العمادی کی یہ دلیل ہے کہ اس میں ندا کی تکرار وصف کے ساتھ ہے۔ یہ وصف مومنین کے ایمان کی تعریف کے ساتھ ان کے اقبال کو بلند کرتا ہے اور مومنین کو تنبیہ کی گئی ہے کہ جو کچھ حکم دیا گیا اس کی پیروی کریں۔

اسلامی تعلیمات کا بنیادی محور ہی یہ قرار دیا گیا ہے کہ ہر سلسلے میں رسول اکرمؐ کی اطاعت کی جائے۔ قرآن کریم کی تمام آیات مبارکہ اس بات کی شاہد ہیں کہ جہاں بھی اطاعت خداوندی کا حکم دیا گیا ہے اسی سے ملحق اطاعت رسولؐ کا بھی امر دیا گیا ہے۔ اس طرح معاشرتی خدوخال کی بہتری اور تمدنی ارتقاء کا سبق حاصل کرنے کے لیے اس بات کا اہل ایمان کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ آنحضرتؐ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کریں اور احکامات رسولؐ کو بجا لائیں۔ اسوۂ حسنہ پر عمل کرنا ہی ان کے لیے راہ نجات ہے۔

اب اس ضمن میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ نے امت مسلمہ کو کس طرح کے احکامات دیئے مزید یہ کہ "احکام" کی نوعیت کے ساتھ ساتھ ان احکامات کے دینی سیاسی اور معاشرتی پہلو کیا تھے؟ ان سے مسلمانوں کے زندگیوں میں کیا انقلابات برپا ہوئے؟ اس ضمن میں ایک بار پھر ہمیں مآخذ اول یعنی قرآن کریم کی جانب رجوع کرنا ہوگا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آنحضرتؐ نے قرآن کریم کو ایک نظریے کی صورت میں پیش کر کے اس کی عملی تفسیر اپنی زندگی کے ذریعے امت مسلمہ کو سمجھا دی اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ"

ترجمہ: بیشک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے'

اسوۂ حسنہ دراصل آنحضرتؐ کی 'انفرادی' اور 'اجتماعی' اعمال کا نام ہے جہاں آپ کے قول و فعل میں مکمل یکسانیت پائی جاتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر ہم سیرت طیبہ پر بغور نظر ڈالیں تو ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ یوں تو آنحضرتؐ کی سیرت مبارکہ کے پیشتر گوشے ہیں مگر آپ کی زندگی کا اہم گوشہ ''بحیثیت داعئ امن و اخوت'' ہے کیونکہ آپ نے اپنے اخلاق کریمانہ سے تائید غیبی کے ساتھ لوگوں کو محبت واخوت کی لڑی میں پرو دیا جو معاشرہ انتشار و افتراق کا شکار تھا اس میں توحید الٰہی کے رشتے میں لوگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح منسلک کردیا کہ جس کی مثال مواخاۃ کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ دنیا کا کوئی متمدن سیاسی معاشرہ آج تک دینی سیاسی ثقافت کے ضمن میں اس طرح کی کوئی مثال پیش نہ کرسکا اور نہ برطانیہ کے میگنا کارٹا نے برطانوی قوم کو اخوت کا یہ درس دیا اور نہ ہی امریکی نظریہ آزادی نے مواخاۃ کا یہ عمل دہرایا جبکہ انجمن اقوام اور اقوام متحدہ کے منشور ہنوز عالمی برادری کی تشکیل میں اس طرح کی مثال پیش کرنے میں ناکام رہے ہیں۔

اگر آنحضرت ﷺ کی شخصیت کا تجزیہ قبل بعثت کیا جائے تو اس حیثیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ آپؐ بعثت سے قبل بھی عرب کے جاہلانہ معاشرہ میں امن و اخوت کے داعی تھے اس کی واضح مثال قریش میں آپکے 'حکم' مقرر ہونے سے دی جاسکتی ہے جب خانہ کعبہ میں از سرنو تنصیب حجر اسود کے معاملے پر عربوں میں شدید اختلاف رونما ہوا تو آپؐ نے ہی حسن تدبر اور ذہنی بصیرت کی بناء پر چادر مبارک میں حجر اسود کو رکھ کر ہر قبیلے کے سردار سے کہا کہ چادر کے کونے پکڑ لو چنانچہ تمام سرداران قریش نے مل کر اس چادر کے کنارے چاروں طرف سے پکڑ کر پتھر کو اٹھایا جب پتھر اس مقام پر پہنچ گیا جہاں اس کو نصب کرنا تھا تو آپ نے چادر سے پتھر کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نصب کردیا تاکہ کسی کو کوئی شکایت نہ رہے۔ اس واقعہ میں عتبہ بن ربیعہ عبد شمس اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ ابو حذیفہ بن مغیرہ بن عمر بن مخزوم اور قیس بن عدی اسہمی چار اشخاص پیش پیش تھے۔ اگر ملک عرب میں یہ جنگ چھڑ جاتی تو یقیناً یہ تمام

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان لڑائیوں سے زیادہ ہیبت ناک اور تباہ کن جنگ ثابت ہوتی جواب تک زمانہ جاہلیت میں ہو چکی تھیں۔

آنحضرتؐ کے دینی سیاسی کردار کا اگر مزید تجزیہ کیا جائے اور معاشرتی خدمات کو دیکھا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قبل از بعثت آپ ہی کی کوششوں سے تاریک معاشرے میں امن و امان کا دور دورہ ہوا آپؐ ہی کی کوششوں سے اکثر قبیلوں کے سردار ایک انجمن بنانے پر رضا مند ہو گئے جس کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ کمزور کو ظالم کی دسترس سے محفوظ رکھا جائے۔ اس پر امن معاشرتی انجمن میں (۱) بنوھاشم (۲) بنوعبد المطلب (۳) بنو اسد (۴) بنو زہرہ (۵) بنو تیم شامل تھے۔ اس انجمن کے ہر شریک ممبر کو یہ اقرار کرنا پڑتا تھا کہ:

۱۔ ہم ملک سے بدامنی دور کریں گے۔

۲۔ مسافروں کی حفاظت کیا کریں گے۔

۳۔ غریبوں کی امداد کیا کریں گے۔

۴۔ زبردستوں کو ظلم کرنے سے روکیں گے۔

اس انجمن کے قیام کا بنیاد مقصد یہ تھا۔

لوگوں کو پرامن ماحول عطا کیا جائے تا کہ لوگ فطری آزادی کے ساتھ اپنے حقوق استعمال کریں اور تمام لوگ پرامن بقائے باہمی کے اصول کے تحت زندگی بسر کر سکیں۔

آنحضرت ﷺ زمانہ نبوت میں بھی فرمایا کرتے تھے کے اگر آج بھی کوئی اس معاہدے کے نام سے مجھ کو بلائے اور مدد طلب کرے تو میں اس کا ساتھ دونگا۔

آج کے جدید دور میں اگر اس انجمن کے حوالے سے گفتگو کی جائے اور آپؐ کے کردار کو بحیثیت داعئ امن اخوت دیکھا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جدید ریاستوں کے لیے قائم کردہ ماضی کی انجمن اقوام (LEAGUE OF

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(NATIONS) یا حال کی قائم کردہ اقوام متحدہ (UNITED NATIONS) کے منشور کی اکثر دفعات آنحضرتؐ کی قائم کردہ انجمن سے مستعار لی گئی ہیں۔ باب اول میں اقوام متحدہ کا مقصد بین الاقوامی امن اور تحفظ فراہم کرنا ہے اور اجتماعی طور پر اس بات کی کوشش کرنا ہے کہ ہر اس عمل کو دور کیا جائے جس سے 'امن' کو نقصان پہنچ سکتا ہو۔ اقوام کے درمیان دوستانہ ماحول پیدا کرنا تاکہ لوگ مساوی طور پر حقوق حاصل کر کے بین الاقوامی امن حاصل کر سکیں آنحضرتؐ نے آفاقی احکامات کے ذریعے عامۃ الناس کی رہنمائی کی اور جنگ و جدل کی کیفیت سے لوگوں کو نکال کر امن وسلامتی کی دعوت دی۔ کیونکہ قرآن کریم آپ کی خصوصیت ان الفاظ میں بیان کرتا ہے:

"وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین"

ترجمہ: "اور (اے محمدؐ) ہم نے تم کو تمام جہان کے لیے رحمت (بنا کر) بھیجا ہے۔"

قیام امن اور صلح و آشتی کے لیے رہنمائے قوم پر انتہائی اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اس لیئے بین الاقوامی تعلقات میں 'امن' کا انحصار قومی رہنماؤں پر ہوتا ہے۔ آج کے دور میں گروہی سیاست اور علاقائی سیاست نے ممالک کو مختلف نظریات کے تحت تقسیم کر دیا ہے اور ان ہی نظریات کی بناء پر لوگوں میں اتحاد یا انتشار کی کیفیات پائی جاتی ہیں۔ اگر چودہ سو سال قبل قائم کردہ پہلی اسلامی فلاحی ریاست کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آنحضرتؐ نے اپنی دینی سیاسی بصیرت کی بناء پر ایک آفاقی ریاست نہ صرف قائم کی بلکہ اسمیں رہنے والے افراد کو امن و آشتی کی وہ دعوت دی کہ مہاجرین و انصار کو ایک دوسرے کا بھائی بنا کر 'مواخاۃ' کا ایک نیا درس دیا اور ایسا مستحکم معاشرہ معرض وجود میں لائے جس کی نظیر آج تک کوئی سیاسی یا معاشی نظریہ پیش نہ کر سکا مواخاۃ کے اس رشتے کی اساس اس حکم خداوندی پر رکھی گئی۔

"واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا"

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اور سب مل کر خدا کی (ہدایت کی) رسی کو مضبوط پکڑے رھنا اور متفرق نہ ہونا۔

لوگوں کے درمیان آپؐ نے ایسا رشتہ قائم کر دیا جو صدیوں سے آج تک کوئی مفکر یا سیاسی رہنما قائم کرنے میں کامیاب نہ ہوسکا۔ وہ لوگ جو ایک دوسرے کی جانوں کے دشمن تھے اور زمانہ جاہلیت کے رسوم میں جکڑے ہوئے تھے آپ نے فکری انقلاب برپا کر کے ان کے مزاجوں کو بدل دیا۔ آپؐ نے بحیثیت داعئ امن و اخوت ایک بین الاقوامی ریاست اور ایک بین الاقوامی معاشرے کی اساس بھی رکھی جہاں رنگ ونسل علاقہ اور زبان کی نفی کر کے توحید اور رسالت کے اقرار اور تقویٰ کو معیار برتر ٹھہرایا گیا۔ اسلیئے قرآن کریم میں مواخاۃ کے ذریعے قائم معاشرہ کو امۃ مسلمۃ' امۃ واحدۃ اور امۃ وسطی کے نام سے تعبیر کیا گیا۔

آنحضرتؐ کے کردار کا بحیثیت داعئ امن و اخوت کا مزید تجزیہ اس طرح کیا جا سکتا ہے کہ آپ نے جو بین الاقوامی معاشرے کا تصور دیا آج کے جدید مفکرین اس جانب بڑی سنجیدگی کے ساتھ غور وخوض کررہے ہیں اور اس بات کی سعی کر رہے ہیں کہ ریاست کی موجودہ شکل کو تبدیل کر کے بین الریاستی تعاون کے لیے بین الاقوامی ریاست یا بین الریاستی حکومت کے تصور پر عمل کیا جائے۔ ریاست کا یہ جدید تصور حضور اکرمؐ کے پیش کردہ تصورات و ریاست سے ماخوذ ہے جہاں حضور اکرمؐ نے حکم خداوندی کے بموجب جہاد کے حکم اصول پر عمل کیا ہے جہاد کو امن وسلامتی کا ذریعہ بھی قرار دیا۔ جہاد کا بنیادی مقصد بھی فروغ امن ہی ہے۔

بعض لوگ اس ضمن میں معترض ہوتے اور یہ تنقید کرتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا لہذا امن کے تصور کا اس عمل سے رد ہو جاتا ہے۔ اس کا جواب بآسانی یہ دیا جا سکتا ہے کہ آنحضرتؐ نے بحیثیت داعی امن و اخوت ایک بہترین سرجن کی طرح معاشرے کے ناسور کا آپریشن کیا تا کہ پورا معاشرہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضر اثرات سے محفوظ رہ سکے آپ نے حالت جنگ کے لیے بھی خصوصی ہدایات اور احکامات جاری فرمائے جن غزوات میں آپ شریک رہے ان اصولوں پر آپ نے شدت کے ساتھ عمل کیا اور جن سرایا میں آپ نے صحابہؓ کو بھیجا ان کے کمانڈرز کو سختی سے ان احکامات کی پیروی کی ہدایت کی۔ آپ نے دشمن سے بھی لڑنے کے انسانی حقوق وضع کیئے جنھیں آج بھی قانون بین الاقوام (International Law) تسلیم کرتا ہے۔ اور جدید مغربی قانون میں یہ اصول جابجا اسلامی تعلیمات سے لیکر بغیر حوالوں کے بیان کیئے جاتے ہیں۔

آنحضرتؐ جب مبعوث ہوئے تو وہ دور بین الاقوامی طوائف الملوکی (International Anarchy) کا دور تھا ایسے دور سے مراد ایسی حالت ہے جب کوئی برتر قوت ریاستوں یا افراد کے مابین نہ ہو جو ان کو حالت جنگ یا بدامنی کو ختم کر۔نے یا اس مسئلے پر قابو پانے کے لیے بین الاقوامی حکومت' کا تصور نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ اس ضمن میں یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ حضور اکرمؐ نے فن حرب کے لیے بھی قوانین وضع کیئے جو آج کی دنیا میں بھی جاری و ساری ہیں۔ جن کے ذریعہ رہنما اصول ہیگ کانفرنسز میں اخذ کیئے گئے ہیں۔

امام ابو یوسفؒ نے اپنی کتاب 'کتاب الخراج' میں اس ضمن میں جنگی قیدیوں کے اصول بیان کیئے ہیں آپ تحریر کرتے ہیں۔ ''جو مشرک ہمارے یہاں قید میں ہوں ان کے بارے میں کوئی فیصلہ کرتے وقت' ذمہ داری ہوتی ہے کہ ان کو خوراک بہم پہنچائی جائے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے'' مشرکین کی لاشوں کا دودا نہ کیا جائے اور نہ ہی ان کے عوض کوئی مال طلب کیا جائے۔ عورتوں' بچوں' نابینا' معذور افراد کے قتل سے بھی روکا جائے اور ساتھ ہی دشمن کے سپاہیوں کی لاشوں کی توہین کرنے سے بھی آپ نے منع فرمایا اس کے علاوہ جنگی قیدیوں کا تبادلہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ مزید یہ کہ 'فدیہ' کے ذریعے بھی قیدیوں کو آزادی دی جا سکتی ہے۔ مغربی تصور قانون بین الاقوام میں بھی یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصول پڑھے جا سکتے ہیں۔

غرضیکہ حضور ﷺ کی شخصیت کو جس زاویے سے بھی دیکھا جائے آپ ﷺ ہر موقعہ پر بحیثیت داعی امن و اخوت کے طور پر ممتاز نظر آتے ہیں اور آپکی ؐ فکری صلاحیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کے آج بھی اسلامی تعلیمات آپ کے پیش کردہ اصولوں کے تحت ہماری رہنمائی اسی طرح کرتی ہیں جس طرح آج سے چودہ سو سال قبل یہ اس دور میں مسلمانوں کی رہنمائی کیا کرتی تھیں۔ بلا مبالغہ یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ آنحضرتؐ کی عہد آفرین شخصیت ہی کا یہ اعجاز ہے کہ اپنے اور غیر بھی آپکی تعریف میں رطب اللسان نظر آتے ہیں۔ یہ اس وجہ سے کہ آپ نے لوگوں کی فکر کو ایک نئی پرواز عطا کی اور فکری آزادی متعین کر کے بڑے بڑے مفکرین کو ورطۂ حیرت میں ڈالدیا۔

آپؐ نے ابدی قوانین کے ذریعہ نہ صرف فرد کے دنیاوی زندگی بہتر بتائی بلکہ اس کی آخرت کی زندگی کو سنوار کر اسے ایک انسان کامل بنا دیا۔ آپکےؐ پیش کردہ دینی سیاسی اصولوں نے اقوام عالم میں ایک حقیقی انقلاب برپا کر دیا۔ آپکے فرمودات کے سامنے افلاطون وارسطو کی زبانیں گنگ ہیں کیونکہ آپکے فرمودات آسمانی ہیں جبکہ مفکرین کے احساسات انسانی ہیں آپکی فکری پرواز خالق کائنات کا پیغام ہے جبکہ قدیم اور جدید زمانے کے مفکرین اور ان کے انقلابات شخصی اور محض نظری ہیں یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں واضح طور پر ارشاد ہے۔

"وما اتا کم الرسول فخذوہ وما نھا کم عنہ فانتھوا"

ترجمہ: جو کچھ تمہیں رسولؐ عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو

یہ ایسا حکم اور عملی نازل ہے جو فلاح دینوی اور نجات آخروی کا ذریعہ ہے کیونکہ اللہ فرماتا ہے۔

"اللہ نور السموات والارض"

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا''

آیت مبارکہ اس بات کی دلیل ہے کہ محمد اس نوری نظام کی تشریح ہیں اور قرآن کریم اس نظام عمل کا دستور ہے اس لیئے ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ اسلام ایک دین کامل ہے جو انسان کو ہر مرحلے میں رہنمائی فراہم کر کے گمراہی سے بچاتا ہے یہی اس انقلاب عظیم کا سب سے بڑا منہ بولتا ثبوت ہے جو کسی دوسرے نظام میں نظر نہیں آتا۔ کیونکہ ظاہری سائنسی معاشرت مادی انقلاب اور جز وقتی فوائد کی طرف لے جاتا ہے جبکہ ہمارے آقائے نامدارؐ کے بتلائے ہوئے زرین انقلابی اصول روح اور مادہ دونوں پر محیط ہیں جسکا ادراک نظام حسی میں کوئی بھی ترقی پذیر یا ترقی یافتہ سیاسی معاشرہ نہیں کرسکتا تاوقتیکہ اس معاشرے کی رہنمائی اسلامی قوانین کے ذریعہ نہ کی جائے یہی آپکے پیغمبرؐ اسلام بحیثیت داعئ امن و اخوت ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امن واخوت کی دعوت

(سیرت طیبہ کے عملی پہلو کی روشنی میں)

خانہ کعبہ کی تعمیر نو کے بعد حجر اسود کو اپنی جگہ نصب کرنے کا معاملہ ہے۔ ہر قبیلہ اپنا حق مقدم سمجھتا ہے نزاعی صورتحال ہے جس کے نتائج سخت خوفناک معلوم ہوتے ہیں لیکن کچھ لوگ سمجھ بوجھ سے کام لیتے ہوئے سب کو اس بات پر آمادہ کر دیتے ہیں کہ جو شخص علی الصبح سب سے پہلے خانہ کعبہ کی چار دیواری میں داخل ہو وہ اس نزاعی مسئلہ کا جو بھی حل پیش کرے سب کے لئے قابل قبول ہو گا۔

آنے والی صبح اہل مکہ کے لئے پیام امن لاتی ہے (محمد ﷺ) کعبہ کی چار دیواری میں داخل ہونے والے پہلے شخص ہوتے ہیں اور سب بے اختیار پکار اٹھتے ہیں کہ۔

هذا امين' رضينا' هذا محمد

یہ امین ہیں ہم ان کے فیصلہ پر راضی ہیں۔ یہ (محمد ﷺ) ہیں۔

توجہ فرمایئے کہ داعی امن و اخوت کا کیا عمل ہے۔ آپ چاہتے تو خود

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حجر اسود اٹھا کر اسے اس کی جگہ نصب فرما دیتے اور کسی کو کوئی اعتراض نہ ہوتا۔ مگر بات محبت واخوت کی تھی، دلوں کو جوڑنے کی تھی، جنگ و جدال کے بجائے امن و آشتی اور اصلاح معاشرہ کی تھی۔ آپ نے چادر زمین پر بچھائی اس میں حجر اسود رکھا اور تمام قبیلوں کو چادر پکڑنے کو فرمایا اور دست مبارک سے حجر اسود کو اس کی جگہ نصب فرما دیا اور یوں بعثت سے قبل ہی اپنے عمل سے اہل عرب کو ایک بہت بڑی خانہ جنگی سے نجات دلاتے ہوئے ان کے مابین امن و اخوت کی فضا قائم فرماتے ہوئے انہیں نئی زندگی بخش دی۔ اور ایک ایسے معاشرہ کی اصلاح فرما دی جو چند لمحوں میں نہ ختم ہونے والے سلسلہ فساد کی جانب گامزن ہوا چاہتا تھا۔

اس لئے بعثت کے بعد اہل ایمان کو یہ باور کرا دیا گیا کہ اسی داعی امن واخوت کی آواز پر لبیک کہو۔

یاایها الذین امنوا استجیبوا للّٰہ و للرسول اذا دعاکم لما یحییکم

اے ایمان والو! اللہ اور رسول ﷺ کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول اللہ ﷺ تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں تو تمہیں زندگی بخشے گی۔

امام رازی، علامہ آلوسی، اور دیگر مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں سعید بن معلّیٰ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کے اس واقعہ کا ذکر کیا ہے کہ جب دوران نماز ان حضرات کو حضور ﷺ نے پکارا اور ان کے جواب نہ دینے پر بعد ازاں فرمایا۔

کیا تم نے قرآن پاک میں یہ نہیں پایا کہ اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو۔

گویا اللہ نے حضور ﷺ کا ادب ہر شے پر مقدم قرار دیا قرآن کریم میں نو مقامات پر حضور اکرم ﷺ کے ادب کی تعلیم دی گئی ہے۔ اور چھ مقامات ایسے ہیں جہاں حضور اکرم ﷺ کی شان میں کسی طرح کی بھی گستاخی کو کفر قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ اس لئے کہ ان کی دعوت کو معمولی بات نہ سمجھا جائے بلکہ یہ یقین کامل ہو کہ اس دعوت پر لبیک کہنے سے حیات نو ملتی ہے اور معاشرہ اصلاح

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی جانب گامزن ہوتا ہے۔ جب کہ آپ کی شان میں گستاخانہ رویہ اختیار کرنا بربادی ہی بربادی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ حیات ارضی میں جہاں بنی آدم میں زمانہ قابیل سے ہی امن کے لئے قربانی جسم و جاں کی ریت پڑی وہاں پیغمبران امن (انبیاء کرام) کی دعوت رشد و ہدایت نے اس سسکتی ہوئی انسانیت کی آہ و بکا کو قرار و سکون میں تبدیل کر کے اسے اسفل سافلین'' سے نجات دلا کر ''احسن تقویم'' کے حقیقی معیار پر لا کھڑا کیا۔

انسانی معاشرے پر رحمان کا یہ سلسلہ رحم صدیوں انبیائے مرسلین کے ذریعہ جاری رہا لیکن اس کے ساتھ ساتھ طوفانی اذہان اپنی طاغونیت سے ان بندہان خدا کو ایذا رسانی میں مبتلا کرتے ہوئے بر و بحر میں فساد کا سبب بنے رہے جس سے خالق کائنات کی قہاریت بھی اپنا کام دکھاتی رہی ۔۔۔۔۔۔۔۔

ظهر الفساد فی البر و البحر بما کسبت ایدی الناس لیذیقهم بعض الذی عملو العلهم یرجعون.

خشکی اور اور تری میں لوگوں کے اعمال کی وجہ سے فساد پھیل گیا ہے تا کہ خدا ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھائے عجب نہیں کہ وہ باز آئیں۔

چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی جانب سے انسانوں کو غلط کاموں سے پھیرنے کے لئے اور مجرموں کو ان کے اعمال کی پاداش میں سزاوار ٹھہرانے کے لئے مکافات عمل کا سلسلہ جاری رہا۔ کیونکہ قانون قدرت یہی ہے اور عدل بھی۔۔۔

عدل ہے فاطر ہستی کا ازل سے دستور

آخر کار ذات رحمانی جوش میں آئی اور اس نے حیات انسانی کو جاہلیت کی تاریکیوں سے نکالا اور انہیں شعور عطا فرما کر اپنے حبیب خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کے ذریعے امن و اخوت کی نوید سنائی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وما ارسلنک الا رحمة للعالمین

اور محمد ﷺ ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت (بنا کر) بھیجا۔

امن و اخوت کی دعوت اور اس کا ردعمل

حضور اکرم ﷺ نے اپنی اجتماعی جدوجہد کا آغاز کوہ صفا کے اعلان سے فرمایا۔ آپ کوہ صفا پر تشریف لے گئے اور لوگوں کو پکارا۔ آپ کی شخصیت ان کے دلوں میں اس قدر گھر کئے ہوئے تھی کہ ہر شخص آپ کی پکار سن کر دوڑا ہوا آپ کے پاس پہنچا تو آپ نے سب سے پہلے یہ نہیں فرمایا کہ تم لوگ برائیاں چھوڑ دو بلکہ سب سے پہلے اپنی شخصیت کو ان کے سامنے رکھا اور فرمایا!

لوگو! تمہاری میرے متعلق کیا رائے ہے۔ سب نے یک زبان جواب دیا ہم آپ کو امین اور صادق سمجھتے ہیں۔ رحمۃ اللعالمینؐ نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اپنی ذات کے لئے مزید اقرار لینا ضروری سمجھا اور فرمایا کہ اگر میں یہ کہوں کہ اس پہاڑی کے پیچھے دشمن کا لشکر چھپا ہے۔ اور وہ آن کی آن میں تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم اس بات کو مان لو گے' قریش مکہ بے ساختہ بولے' اے محمد (ﷺ) ہم اس بات کو ضرور مان لیں گے جب شخصیت کی حیثیت واضح طور پر متعین ہو گئی تو پھر آپ نے ان کے سامنے اصلاح و معاشرہ کا عملی پروگرام رکھا۔ گویا ان کی اصلاح سے قبل یہ بات واضح کر دی کہ تم خود گواہ ہو کہ میں اصلاح یافتہ ہوں۔

اس کے بعد کے واقعات پر ہم اگر نظر کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہر موقع پر آپ نے اپنے عمل سے یہ ثابت فرما دیا کہ آپ انسانیت کو دعوت امن و اخوت دینے آئے ہیں تاکہ انسانی معاشرہ اصلاح پا سکے۔

(A) مسلمانوں پر زیادتیاں ہوتے دیکھ کر آپ نے انہیں طاقت سے جواب دینے کے لئے نہیں فرمایا بلکہ قیام امن کو مدنظر رکھتے ہوئے فرمایا کہ وہ بھی حبشہ کی طرف ہجرت کر جائیں۔

(B) قریش کے قطع تعلق کا جواب قطع تعلق سے نہیں دیا بلکہ امن و امان کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاطر اپنے ساتھیوں کے ہمراہ شعب ابی طالب میں محضور ہو گئے۔

(C) سفر طائف میں جب آپ کی دعوت پر لبیک کہنے کی بجائے وہ لوگ آپ کی ایذا رسانی کا سبب بنے تو بھی آپ نے ان کے لئے امن و عافیت کی دعا کرتے ہوئے فرمایا۔

''میں ان لوگوں کی تباہی کے لئے کیوں بد دعا کروں۔ یہ اگر ایمان نہیں لاتے تو کوئی بات نہیں امید ہے کہ ان کی آئندہ نسلیں ضرور اللہ پر ایمان لانے والی ہوں گی۔

(D) جب قریش نے مدینہ منورہ ہجرت کے لئے مجبور کر دیا اور سفر ہجرت کے دوران مراقہ بن مالک جعشم انعام کے لالچ میں پیچھا کرتے ہوئے مبتلا عذاب ہونے کے بعد امن کا خواستگار ہوا تو اس داعی امن و اخوت نے اس کو بھی پروانہ امن لکھ دیا۔

(E) مدینہ پہنچنے پر آپ نے میثاق مدینہ اور رشتہ مواخات کا سلسلہ قائم کرتے ہوئے امن و اخوت کی وہ بنیاد ڈال دی جو اصلاح معاشرہ کا ایسا سبب بنی کہ آج تک تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

(F) صلح حدیبیہ کے نکات پر غور کیجئے۔ یہاں تک کہ آپ نے امن قائم کرنے کی خاطر اپنے نام کے ساتھ رسول اللہ نہ لکھنے کی بھی اجازت دے دی۔

(G) اور پھر فتح مکہ کا وہ دن آ پہنچا جو کسی بھی فاتح کی خوابوں کی تفسیر ہوتی ہے۔ دنیا نے پہلی جنگ عظیم کے بعد (Warsaw Pact) کی صورت میں فاتح اور مفتوح کا معاملہ دیکھا ہے اور دوسری جنگ عظیم کے بعد بھی۔ لیکن کیا داعی امن و اخوت کے اس عمل کی مثال پیش کی جا سکتی ہے کہ پوری انسانی تاریخ میں اتنی عظیم فتح جو اکیس برس کی طویل اور جان لیوا کشمکش کے بعد حاصل ہوئی اور وہ بھی اس پر امن طریقہ پر کہ قتل و غارت سے اسلامی فوج کو بالکل منع کر دیا۔ اور یہ اس شہر کی بات ہے جس میں آپ کے قدم قدم پر کانٹے بچھائے گئے۔ گلے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پکڑا ڈال کر ایذا رسانی کی گئی۔ آپ کے قتل کے منصوبے تیار کئے گئے اور آخر کار آپ کو اس شہر سے نکل جانے کے لیے مجبور کیا گیا ہے۔ اسی شہر میں حضور ﷺ نے خون کا ایک قطرہ بھی گرانا پسند نہ فرمایا۔۔۔۔ بڑے بڑے جانی دشمن مفتوح ہو کر سامنے آئے تو اس داعی امن و اخوت نے فرمایا۔

میں تمہارے ساتھ وہی سلوک کروں گا جو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کے ساتھ کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لا تثریب علیکم الیوم اِذھبو افانتم الطلقاء

آج کے دن تم سے کوئی باز پرس نہیں۔ جاؤ تم سب آزاد ہو۔

(H) پیغمبر اسلام نے اپنے عمل سے نہ صرف وقتاً فوقتاً ہمارے لئے دعوت امن و اخوت کی مثالیں چھوڑیں بلکہ اپنے آخری پیغام حجۃ الوادع میں ان تمام رسموں کو ختم کرنے کا اعلان کیا جو امن و اخوت کو درہم برہم کرنے اور معاشرے کی تباہی کا سبب تھیں۔

اس کا انتقام لینا خاندان والوں کا فرض بن جاتا اور سینکڑوں برس گزر جانے کے بعد بھی ادائیگی فرض کا یہ سلسلہ جاری رہتا۔ یوں لڑائیوں کا ایک غیر منقطع سلسلہ قائم ہو جاتا اور لوگوں کی لئے امن و اخوت کی زندگی ایک خواب بنی رہتی۔ داعی امن و اخوت نے نہ صرف اس دن اس بے ہودہ رسم کے خاتمہ کا اعلان کیا بلکہ اپنے عمل سے ہمیں مشعل راہ بھی دکھا دی۔ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا۔

ودماء الجاھلیة موضوعة ان اول دم اضعه دماء نا' دم ابن ربیعة

جاہلیت کے تمام انتقامی خون باطل کر دیئے گئے اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کی طرف سے ربیعہ بن الحارث کا خون باطل کرتا ہوں۔

توجہ فرمایئے کہ ہم سے پیغمبر اسلام کی دعوت امن و اخوت کا عمل تقاضا کیا ہے اور ہم کس جانب جا رہے ہیں۔

ابھی تک آدمی صید زبوں شہر یاری ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت ہے کہ انسان نوع انسان کا شکاری ہے۔

کاش کہ آج کے دور کا انسان اس حقیقت سے آشنا ہو جائے تو اختلاف قوم، رنگ و نسل اور زبان تمام جھگڑے از خود مفقود و متروک ہو جائیں اور نہ صرف دینائے اسلام بلکہ دینائے عالم میں امن و اخوت کا عظیم رشتہ قائم ہو جائے گا۔ جس کے لیے قرآن کریم کا ارشاد ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔۔

وما کان الناس الاامة و احدة فاختلفوا

اور سب لوگ پہلے ایک ملت تھے پھر جدا جدا ہو گئے۔

آج ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہم نے داعی امن و اخوت کے عطا کردہ اس عظیم الشان عملی نظام کو پس پشت ڈال دیا ہے اور اپنے اذہان کے ناکام اصول و قوانین کی پیروی میں لگے ہوئے ہیں آج کی دنیا میں امن قائم کرنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ اس لئے کہ ہم نے جس تیزی سے مادی ترقی کی ہے اخلاقی طور پر اس کا ساتھ نہ دے سکے۔

ڈھونڈنے والا ستاروں کی گذرگاہوں کا
افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا

ذرا غور کیجئے کہ یہ ہم سب کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ آج وطن عزیز پاکستان کا چپہ چپہ کن کن تفرقات اور نفرت و عداوت کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ یہ وہی فرزندان ہیں جن کے آبا و اجداد نے قائداعظم محمد علی جناح کی قیادت میں یک جان ہو کر رشتہ ملی کے عظیم جذبہ سے سرشار اسلامی رشتہ مواخات کو مدنظر رکھتے ہوئے مسلمانان برصغیر کی فلاح و نجات اور استحکام و ترقی کے سے پاکستان کو وجود بخشا۔

کیسا تاسف ہے کہ ہمارے آبا و اجداد نے ایک طرف پاکستان کو وجود تو بخش دیا لیکن اس وجود عظیمی کو برقرار رکھنے کا سلیقہ اپنے فرزندوں میں ودیعت نہ کر سکے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی جوش میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوش کھو بیٹھے اور اپنے ہی بھائیوں کے خون سے اپنے ہاتھوں کو رنگ رہے ہیں۔ یاد رکھیئے اگر ہم اب بھی ہوش میں نہ آئے تو ہمارے رنگ ونسب میں غبار آلود یہ پر ہمیں، محو پرواز کے بجائے زمین بوس کر دیں گے۔ آیئے پہلے اس کا علاج کر لیں جیسا کہ مفکر پاکستان علامہ اقبال نے فرمایا۔

غبارہ آلودہ رنگ و نسب ہیں بال و پر تیرے
تو اے مرغ حرم اڑنے سے پہلے پر فشاں ہو جا

ذرا غور کیجئے! یہ کیسی قبیح حرکت ہے جس میں آج ہم ملوث ہیں ہماری امن وسلامتی عزت و وقار، ترقی و استحکام اور سکون و آشتی کا واحد ذریعہ داعی امن واخوت کے اس فرمان میں پوشیدہ ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کونوا عباد اللہ اخوانا المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یخذلہ و لا یحقرہ.

اے اللہ کے بندو بھائی بھائی ہو جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے ذلیل وخوار کرتا ہے۔

اور پھر اپنے آخری پیغام میں ہمیں یہ درس دیا کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ و لمھاجرمن ھجر مانھی اللہ.

مسلمانوں وہ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ ہوں اور مہاجر وہ ہے جو اللہ کی منع کی ہوئی چیزوں سے الگ ہو جاتا ہے۔

اور پھر قرآن کریم میں متعدد مقامات پر ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کا بھائی قرار دیا گیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواداری اور حقوق انسانی کے علمبردار
حضرت محمد ﷺ

عہد رسالتؐ میں رواداری اور عفو و درگزر کے حوالہ سے رسالت مآبؐ کردار انسانی تاریخ کا بے نظیر شاہکار ہے۔ اہانت رسول کے مرتکب افراد کسی رعایت، نرمی اور درگزر کے قابل نہ سمجھے گئے وہ سزائے موت کے مستحق قرار دیئے گئے، چنانچہ شواہد اس امر کی نشاندہی کرتے ہیں کہ توہین رسالت کی سزا صرف اور صرف قتل ہے۔ تاہم عہد نبوی کے دیگر غیر مسلم افراد اور طبقات پر رسالت مآب ﷺ کا روادارانہ کردار عفو و درگزر، رحم و کرم اور ہمدردی و رواداری پوری انسانی تاریخ کا مثالی اور بے نظیر شاہکار ہے۔

اہانت رسولؐ سے امن وامان کا مسئلہ کھڑا ہوتا ہے لوگوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوتے ہیں اور شہری آزادی کی بنیادیں متزلزل ہوتی ہیں آزادی کے غلط استعمال کی وجہ سے وہ کسی نرمی رعایت اور درگزر کے قابل نہ سمجھے گئے۔

"THE PREACHING OF ISLAM" کا مصنف پروفیسر ٹی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈبلیو۔ آرنلڈ (T.W.ORNOLD) مغربی دانشور دی گوبینیو (DE GOBINEAU) کے حوالہ سے لکھتا ہے:

اگر ہم مذہبی اصول سے سیاسی ضروریات کو الگ کر دیں جنہوں نے مذہب کے نام پر زبان اور ہاتھ سے کام لیا ہے تو کوئی مذہب اسلام (دین محمدی ﷺ) کی مثل روا دار اور صلح کل نہیں ملے گا۔ جس نے دوسروں کو اس قدر مذہبی آزادی دی ہو۔ بلکہ ان کے دین و ایمان سے مطلق کوئی سروکار نہ رکھا ہو۔ سوائے ایسی صورتوں کے کہ مسلمان سلطنتوں نے ملکی مصلحت کے خیال سے مذہبی اتحاد کے لئے ہر طریقہ اختیار کیا ہو' رواداری مسلمانوں کی طبیعت کا ایک محکم خاصہ اور مکمل آزادی ان کے مذہب کا دستور العمل رہا ہے' لہٰذا ہمیں اپنی توجہ جور و تعدی کے واقعات تک محدود نہیں رکھنی چاہیے جو کہیں کہیں پیش آئے۔

انسان کے ذخیرہ اخلاق میں سب سے زیادہ کمیاب اور نادر الوجود شے دشمنوں پر رحم اور ان سے عفو و درگزر ہے لیکن پیغمبر رحمت' محسن انسانیت ﷺ کی ذات اقدس میں یہ جنس فراواں تھی۔ اپنے دشمنوں سے انتقام لینا انسانی فطرت کا لازمی حصہ ہے۔ لیکن یہی فطرت اور خصلت رحمت عالم ﷺ کی سیرت طیبہ میں معدوم نظر آتی ہے' آپ ﷺ نے اپنے بدترین دشمنوں سے حسن سلوک' مثالی رواداری' عفو و درگزر کا عملی مظاہرہ پیش کر کے یہ ثابت کر دیا کہ آپ ﷺ دونوں جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

سلام اس پر کہ اسرار محبت جس نے سمجھائے
سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے
سلام اس پر کہ جس نے خون کے پیاسوں کو قبائیں دیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلام اس پر کہ جس نے گالیاں کھا کر دعائیں دیں

آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ!

''مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ جو کوئی مجھ پر ظلم کرے میں اسے قدرت انتقام کے باوجود معاف کر دوں' جو مجھ سے قطع کرے میں اسے ملاؤں' جو مجھے محروم رکھے میں اسے عطا کروں' غضب اور خوشنودی دونوں حالتوں میں حق گوئی کو شیوہ بناؤں''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ آپؐ مشرکین مکہ کے حق میں بد دعاء فرمائیں' ارشاد فرمایا!

''میں تو رحمت سے دور کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا۔

مولانا ابوالکلام آزاد انسانیت کے محسن اعظم ﷺ کے اسوۂ حسنہ کے متعلق کیا خوب لکھتے ہیں:

''مظلومی میں صبر' مقابلے میں عزم' معاملہ میں راست بازی' اور طاقت و اختیار میں عفو و درگزر اور رواداری تاریخ انسانیت کے وہ نوادر ہیں جو کسی ایک زندگی کے اندر اس طرح کبھی جمع نہیں ہوئے''۔

برطانیہ کی مشہور مصنفہ کارین آرم اسٹرانگ (AREN ARMSTRONG) سیرت طیبہ پر اپنی کتاب: Muhammad A Western Attempt to Understanding Islam.

میں اس تاریخی اور نا قابل تردید حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتی ہے۔

"Muhammad .... founded a religion and a tradition that was not based cultural on the sword - despite the western myth - and whose name Islam, signifies peace and reconciliation." (P. 266)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''محمد ﷺ ایک ایسے مذہب اور تہذیب کے بانی تھے جس کی بنیاد تلوار (جبر و تشدد) پر نہ تھی۔ مغربی پراپیگنڈے اور افسانہ کے باوجود اسلام کا نام امن (رواداری) اور صلح کا مفہوم رکھنے والا ہے۔''

تعلیمات نبویؐ میں مذہبی رواداری کی اہمیت

علامہ سید سلیمان ندوی محسن انسانیت ﷺ کی تعلیمات میں مذہبی رواداری کی اہمیت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

یہود توراۃ کے سوا کچھ نہیں مانتے' عیسائی توراۃ کے احکام نہیں مانتے' لیکن اس کی اخلاقی نصیحتوں کو قبول کرتے ہیں' تاہم انجیل سے پہلے کی دوسری زبانوں اور ملکوں کی آسمانی کتابوں کی نسبت مسلمانوں کی طرح ادب اور احتیاط کا پہلو بھی اختیار نہیں کرتے' پارسی اور اوستا کے باہر خدا کے کلام ہونے کا شبہہ بھی نہیں کر سکتے' لیکن قرآن پر ایمان لانے والا مجبور ہے کہ صحیفہ ابراہیم' توراۃ' زبور اور انجیل کو خدا کی کتابیں یقین کرے' اور دوسری اگلی آسمانی کتابوں کی جن میں آسمانی تعلیمات کی خصوصیتیں پائی جاتی ہوں' تکذیب نہ کرے کہ ان کا کتب الٰہی ہونا ممکن ہے۔

مذہبی رواداری کے فروغ میں پیغمبر اسلام ﷺ کا امتیاز

حقیقت میں اسلام کی یہ تعلیم دنیا کی مہتم بالشان تعلیمات میں سے ہے جس کا وجود کسی دوسرے مذہب میں نہ تھا یہ رواداری بے تعصبی اور عام انسانی اخوت کی سب سے بڑی تعلیم ہے' یہودی اپنی کتاب کو چھوڑ کر تمام دوسری آسمانی کتابوں سے انکار کر کے بھی نجات کا منتظر رہ سکتا ہے' عیسائی تورات اور تمام دوسرے صحیفوں کا انکار کر کے بھی آسمانی بادشاہی کا متوقع ہو سکتا ہے' پارسی اوستا کے سوا دوسری ربانی کتابوں کو باطل مان کر بھی مینو جنت کا استحقاق پیدا کر سکتا ہے' ہندو اپنے ویدوں کے سوا دنیا کی تمام آسمانی کتابوں کو دجل وفریب مان کر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی آوگون سے نجات حاصل کر سکتا ہے' بودھ مت والے اپنے سوا تمام دنیا کی وحیوں کا انکار کر کے بھی نروان کا درجہ حاصل کر سکتے ہیں' مگر مسلمان جب تک قرآن کے ساتھ تمام دنیا کی آسمانی کتابوں کو منجانب اللہ نہ تسلیم کرے' جنت کا مستحق نہیں ہو سکتا۔

یہ تعلیم صرف نظریہ کی حیثیت نہیں رکھتی بلکہ عملاً اس پر اسلامی حکومت کے قوانین اور احکام مبنی ہیں' یہودیوں کی نظر میں صرف دو ہی قومیں ہیں' بنی اسرائیل اور غیر بنی اسرائیل یا بنی اسرائیل کا گھرانہ' اور غیر قومیں یا مختون اور غیر مختون اور ان ہی دونوں تقسیموں پر ان کے قانون کی بنیاد ہے' عیسائیوں میں مذہبی حیثیت سے مسیحی یہود اور بت پرست گو تین قومیں مانی جاتیں ہیں مگر چونکہ ان کے مذہب میں قانون نہیں ہے اس لئے وہ اکثر امور میں رومن لاء کے پیرو رہے ہیں' لیکن رومن عیسائیوں میں بھی ملکی حیثیت سے دو ہی تقسیمیں ہیں رومی اور غیر رومی۔ ایک رومی ملک میں غیر رومی کا کوئی حق نہیں کہ رومی حکومت کے لئے اور غیر رومی غلامی کے لئے پیدا ہوا ہے' پارسیوں میں نژادان' ایران اور بیرونی لوگ دنیا کی دو ہی حیثیتیں ہیں' ہندوؤں میں اونچی ذاتیں اور اچھوت قوموں کی دو ہی صورتیں ہیں۔

مگر اسلام کے گزشتہ عقیدہ کی بنا پر آنحضرت ﷺ نے قانونی حیثیت سے دنیا کی قوموں کو چار طبقوں میں تقسیم فرمایا' اور ان کے علیحدہ علیحدہ حقوق قرار دیئے جن پر اسلام کی تیرہ صدیوں میں برابر عمل ہوتا رہا۔ یہ تقسیمیں حسب ذیل ہیں:

(۱) جو قرآن اور دوسری آسمانی کتابوں کو کتب الٰہی یقین کرتے ہیں' ان میں سے ہر ایک دوسرے کا بھائی اور ہر اچھائی اور برائی میں ایک دوسرے کا شریک ہے۔

اس تفصیل سے معلوم ہو سکتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی اس تعلیم نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا میں امن و امان اور مسلمانوں میں مذہبی رواداری کے پیدا کرنے میں کتنا عظیم الشان حصہ لیا ہے' یہی وہ نظریہ تھا جس نے مسلمانوں کو اپنے مذہبی عقائد و شریعت کی سخت پیروی کے باوجود دنیا کی دوسری قوموں کے ساتھ مشارکت اور میل جول کے لئے آمادہ کیا' اور مجوسیوں' صابیوں' یہودیوں' عیسائیوں اور ہندوؤں کے ساتھ ملک کر مختلف ملکوں میں ان ملکوں کے مناسب مختلف تمدنوں کی بنیاد رکھنے کی ان میں قوت پیدا کی۔

(۲) اہل کتاب' یعنی ان کتابوں کے پیرو جن کے نام قرآن میں مذکور ہیں' یا یوں کہو کہ جو قرآن کو گو آسمانی کتاب نہیں مانتے مگر ان کتابوں میں سے جن کا نام قرآن میں مذکور ہے' کسی کو وہ آسمانی کتاب مانتے ہیں' وہ اپنی حفاظت کا مالی ٹیکس (جزیہ) ادا کر کے اسلامی حکومتوں کی حدود میں رہ سکتے ہیں' ان کے معابد اور مذہبی عمارتیں محفوظ رہتی ہیں' ان کو اپنے مذہب پر مجبور نہیں کیا جاتا' ان کی جان و مال اور عزت و آبرو کے مسلمان محافظ ہوتے ہیں' ان کی عورتوں سے مسلمان نکاح کر سکتے ہیں' اور ان کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور کھا سکتے ہیں' ان کا جائز کھانا وہ کھا سکتے ہیں' اور وہ اپنا کھانا ان کو کھلا سکتے ہیں۔

(۳) شبہ اہل الکتاب' یعنی وہ لوگ جو قرآن اور توراۃ و انجیل و زبور کو نہیں مانتے مگر وہ خود ان کے علاوہ کسی آسمانی کتاب پر ایمان لانے کے مدعی ہیں جیسے صابی جو ایک آسمانی کتاب رکھنے کے دعویٰ کے باوجود ستاروں کو پوجتے تھے اور مجوس یعنی پارسی جو ایک آسمانی کتاب رکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں اور ساتھ ہی سورج' آگ اور دیگر مظاہر قدرت کی پرستش کرتے ہیں' ترکستان اور سندھ کی فتح کے موقع پر علمائے اسلام نے انہی پر قیاس کر کے ہندوؤں اور بودھوں وغیرہ کو بھی اس صنف میں داخل کیا' مسلمان ان کی عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے اور ان کا ذبیحہ نہیں کھا سکتے' ان دو باتوں کے علاوہ اہل کتاب کے بقیہ تمام حقوق آنحضرت ﷺ نے ان کو عطا کئے ہیں' وہ اسلامی حکومتوں میں ادائے جزیہ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد ہر قسم کے ملکی حقوق میں شریک ہیں' ان کی جان و مال و آبرو اور ان کے معبدوں کی حفاظت اسلامی حکومتوں کا فرض ہے۔

(۴) کفار و مشرکین' یعنی وہ لوگ جن کے پاس نہ کوئی آسمانی کتاب ہے اور نہ وہ کسی دین الٰہی کی طرف منسوب ہیں،

میثاق مدینہ۔ مذہبی رواداری کی اساس

ہجرت مدینہ (۱ھ) کے بعد رسالت مآب ﷺ نے یہود مدینہ کے ساتھ تاریخ ساز معاہدہ "میثاق مدینہ" کیا جو غیر مسلم رعایا کے ساتھ پیغمبر اسلام ﷺ کا پہلا معاہدہ ہے۔ یہ معاہدہ مذہبی رواداری اور فراخ دلی کی ایک ایسی مثال ہے جس پر دنیا فخر کرسکتی ہے موجودہ دور کی اقوام متحدہ بھی فریقین میں اس سے بہتر اور رواداری پر مبنی معاہدہ نہیں کراسکتی۔

"میثاق مدینہ" انسانیت کے تاجدار مذہبی رواداری کے علمبردار' محسن انسانیت ﷺ کی سیاسی بصیرت اور حسن تدبر کا مثالی اور تاریخی شاہکار ہے۔ جس سے اسلامی سوسائٹی کے مقاصد' پر امن بقائے باہمی' مثالی مذہبی رواداری' قیام امن' اور انسانی اقدار کے تحفظ میں بھرپور مدد ملی' ایک عظیم الشان ریاست کی تاسیس اور تنظیم وتدبیر' سرکار دو عالم کا وہ کارنامہ ہے جس کی نظیر تاریخ عالم میں پیش نہیں کرسکتی۔

اس تاریخی معاہدہ کی بدولت غیر مسلموں اور مختلف المذاہب افراد و اقوام کے حقوق وفرائض' اور مذہبی آزادی اور رواداری کا اصول وضع ہوا' چنانچہ یہود مدینہ اور دیگر غیر مسلم اقلیتوں کو مذہبی رواداری پر مبنی اس تاریخی صحیفہ کی بدولت مندرجہ ذیل حقوق ومراعات حاصل ہوئیں۔

(۱) اللہ کی حفاظت وضمانت ہر فریق کو حاصل ہے۔

(۲) امت کے غیر مسلم ممبروں کو بھی مسلمانوں کی طرح سیاسی اور مذہبی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقوق حاصل ہیں۔ امت کے ہر گروہ کو مکمل آزادی اور اندرونی خود مختاری حاصل ہے۔

(۳) امت کے دشمنوں سے مسلم اور غیر مسلم دونوں ایک دوسرے کے بہی خواہ ہیں۔

نامور عرب محقق اور سیرت نگار محمد حسین ہیکل لکھتے ہیں:

"یہ وہ تحریری معاہدہ ہے جس کی بدولت حضرت محمد ﷺ نے آج سے چودہ سو سال قبل ایک ایسا ضابطہ انسانی معاشرہ میں قائم کیا جس سے شرکاء معاہدہ میں ہر گروہ اور ہر فرد کو اپنے اپنے عقیدہ و مذہب کی آزادی کا حق حاصل ہوا' انسانی زندگی کی حرمت قائم ہوئی۔

یہودیوں کے ساتھ مذہبی رواداری' آزادی اور ان کے حقوق کے تحفظ کی یہ تاریخ ساز دستاویز اور اس کی دفعات اپنی حقیقت پر آپ گواہ ہیں۔ مذہبی رواداری' امن و سلامتی' آزادی اور انصاف کا ہر جوہر اس میں موجود ہے۔

برٹرینڈ رسل (Bertrand Russel) لکھتا ہے!

"عیسائیت اور اس کے علمبرداروں نے ہمیشہ اسلام اور حضرت محمدؐ کے خلاف باطل پروپیگنڈہ جاری رکھا ہے جبکہ تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ محمدؐ ایک عظیم انسان اور فقید المثال مذہبی رہنما تھے۔ وہ ایک ایسے دین کے بانی تھے جو بردباری' مساوات اور انصاف کی بنیادوں پر کھڑا ہے۔" دیکھئے (Why I am not a Christian)

سوامی دیویکانند نے اپنے مطبوعہ خط نمبر ۱۷۵ میں کہا تھا کہ میرا تجربہ ہے کہ اگر کبھی کوئی مذہب عملی مساوات تک قابل لحاظ درجہ میں پہنچا ہے تو وہ اسلام اور صرف اسلام ہے۔

اسلام اور جمہوریت

ممتاز یورپی اسکالر ای بلائیڈن لکھتا ہے!

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''مسلم فتوحات کے نتیجہ میں کالے خطہ میں اسلام کی روشنی پھیلی اور تعلیمات محمدیؐ نے انسانوں کو جینے اور سر اٹھانے کا حق بخشا۔ عیسائیت جہاں بھی گئی وہاں انسانوں کو غلام بنایا گیا اور طاقت اور جارحیت کے ذریعہ ان پر حکومت کی گئی۔ محمدؐ کا دین جہاں پہنچا وہاں حقیقی جمہوری حکومتوں کا قیام معرض وجود میں آیا۔'' دیکھئے (Christianity, Islma and the negro race)

بھارت کے ممتاز سیاسی رہنما مسٹر ایم این رائے[1] کہتے ہیں!

اسلام کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس نے دنیا کو جمہوریت کا وہ تخیل عطا کیا جس سے ساری دنیا نے بہت کچھ فائدہ اٹھایا۔ اسلام سے پہلے کوئی جانتا بھی نہ تھا کہ جمہوریت کیا چیز ہے یہ داعی اسلام کا احسان ہے کہ انہوں نے جمہوری نظام لانے کے بعد مظلوموں کو حکمرانوں کے مظالم سے نجات دلائی اور شہنشاہیت کے اس طلسم کو توڑا جسے دنیا کا کوئی مذہب توڑنے میں کامیاب نہ ہو سکا تھا۔ (''دین و دنیا'' دہلی مارچ ۱۹۵۶ء)

بھارت کی سابق سیاسی لیڈر اور یوپی کی گورنر سروجنی نائیڈو نے ایک موقعہ پر کہا تھا!

اسلام پہلا مذہب ہے جس نے جمہوریت کی تلقین کی اور اس پر عمل کیا۔ اسلام میں حقیقی خالص جمہوریت کا رنگ پایا جاتا ہے جو کسی دوسرے مذہب کی پیداوار نہیں ہے۔ (''حیات نو'' کراچی ۱۹۶۵ء)

اسلام اور رواداری

ایڈورڈ گبن (Edward Gibbon) لکھتا ہے!

اسلام نے کسی مذہب کے مسائل میں دست اندازی نہیں کی۔ کسی کو ایذاء نہیں پہنچائی۔ کوئی مذہبی عدالت غیر مذہب مخالفین کی سزا کے لئے قائم نہیں

---

[1] مصنف کی مشہور کتاب ''اسلام کا تاریخی کارنامہ'' بہت اعلیٰ کتاب ہے غیر جانبدرانہ تجزیہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اور اسلام نے لوگوں کو مذہب بہ جبر تبدیل کرنے کا بھی قصد نہیں کیا۔ اسلام قبول کرنے سے لوگوں کو فاتحین کے مساوی حقوق حاصل ہو جاتے تھے اور مفتوحہ سلطنتیں ان شرائط و قیود سے بھی آزاد ہو جاتی تھیں جو ہر فتح مند ابتدائے دنیا سے حضرت محمدؐ کے زمانہ تک ہمیشہ کیا کرتا تھا۔ اسلامی تاریخ کے ہر ورق میں اور ہر ملک میں جہاں اس کو وسعت حاصل ہوئی وہاں دوسرے مذاہب سے عدم مزاحمت پائی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ فلسطین میں ایک عیسائی شاعر نے ان واقعات کو دیکھ کر جن کا ذکر ہم کر رہے ہیں بارہ سو سال بعد اعلانیہ کہا تھا کہ صرف مسلمان ہی روئے زمین پر ایک ایسی قوم ہیں جو دوسرے مذاہب والوں کو ہر قسم کی آزادی فراہم کرتے ہیں۔ دیکھئے (زوال رومتہ الکبری ص ۱۵۸)

بھارت کے معروف سیاسی رہنما ایم این رائے نے ایک موقعہ پر کہا!

"حقیقت یہ ہے کہ اسلامی تاریخ مذہبی رواداری اور مصالحت پسندی کی تاریخ ہے"۔ ("دعوت" دہلی، ستمبر ۱۹۸۳ء)

اسلام مساوات انسانی کا علمبردار

"ریورنڈ آر میکسویل کنگ" نے اپنے لیکچر بعنوان "دین اسلام" پر لیباٹرین چرچ نیو ٹارڈز میں ۱۷ جنوری ۱۹۱۰ء کو کہا تھا!

"اسلام کی آسمانی کتاب قرآن ہے جو محمدؐ کے عہد نبوت کے الہامات کا مجموعہ ہے اس میں نہ صرف اسلام کے اوصل و قوانین درج ہیں بلکہ اخلاقی تعلیم، روزمرہ کے کاروبار کے متعلق ہدایات و قوانین بھی ہیں۔ اسلما کی بنیاد جمہوریت پر ہے اور اس میں تمام بنی نوع انسان کو برابر تصور کیا جاتا ہے۔ بحوالہ (فاران کراچی سیرت نمبر ۱۹۵٦ء)

ماسینون لکھتا ہے!

اسلام کو یہ خاص امتیاز حاصل ہے کہ اس نے زندگی کے اجتماعی حقوق و

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد میں قوم کے ہر فرد کو شریک بنا کر صحیح مساوات کے تصور کا عملی نمونہ پیش کیا ہے۔ اسلام نے اپنے ابتدائی زمانہ میں جو کر دکھایا اس سے دوسری قومیں اپنے آخری دور میں بھی قاصر ہیں۔ دیکھئے (اسلام اور عربی تمدن ۷۲)

اسلام اتحاد عالم کا داعی

مشہور یورپی مصنف ای بلائیڈن لکھتا ہے!

''اسلام نے انسانیت کو متحد کیا۔ اسلام صرف عربوں تک محدود نہیں تھا' محمدؐ کا مشن اور پیغام پوری انسانیت کیلئے تھا۔ دیکھئے (Christianity Islam and the negro race) مہارانی آرٹس کالج میسور (بھارت) کے پروفیسر راما کرشنا راؤ اپنی کتاب اسلام کے پیغمبرؐ میں پروفیسر ہرگورون کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ!

پیغمبر اسلام نے ''لیگ آف نیشنز'' (League of nation) کی جو بنیاد رکھی ہے اس نے بین الاقوامی اتحاد اور انسانی بھائی چارہ کی ایسے خطوط پر آفاقی بنیادیں رکھ دی ہیں کہ جو دوسروں کی راہنمائی کرے گی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ لیگ آف نیشنز کے تصور کے سلسلہ میں اسلام نے جو کچھ پیش کیا ہے دنیا کی کوئی قوم اس کا جواب پیش نہیں کر سکتی۔

موصوف نے کچھ ایسی مثالیں دی ہیں کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام نے جس جمہوریت کی تعلیم دی ہے اور جس پر عمل کیا آج بھی اس کا جواب پیش نہین کیا جا سکتا۔ دیکھئے (اسلام کے پیغمبر محمدؐ)

اسلام تہذیب وتمدن کا علمبردار

مصر کے مشہور اخبار ایجپٹ (Egypt) میں ایک عیسائی عالم نے لکھا تھا!

ہم عیسائیت اور اسلام کا مقابلہ کرتے ہیں تو ایک نمایاں فرق یہ نظر آتا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ عیسائی مذہب کے راستہ میں جب علوم وفنون آ گئے تو اس نے نہایت بے دردی کے ساتھ ان کو پا مال کیا۔ لیکن اسلام نے خود علوم وفنون کی بنیادیں قائم کیں۔ اور عیسائیت ومجوسیت نے جن شائقین علوم کو شق علم کے جرم میں جلا وطن کیا اسلام نے انہیں اپنے دامن میں پناہ دی۔ جس طرح عیسائیت علم وتمدن کے میدان میں اسلام کے دوش بدوش نہیں چل سکتی اسی طرح اخلاقی حیثیت سے بھی اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ دیکھئے (آئینہ حقیقت نما ص ۵۷)

مشہور محقق و مذہبی مصنف موسیو لیبلی کا قول ڈاکٹر گستاولی بان نے اپنی کتاب ''تمدن عرب'' میں نقل کیا ہے!

اسی قدر کہنا کافی ہے کہ وہ مسلمان قوم جس کو تعلیم دینے کا دعوی یورپ کر رہا ہے' فی الواقع وہ قوم ہے جس سے خود اسے سبق لینا چاہیے۔

دیکھئے (تمدن عرب ۶۱)

پنڈت جواہر لال نہرو اسلام کی روحانی قوت سے متاثر ہو کر لکھتے ہیں!

اسلام کی روحانی قوت کا فیض تھا کہ یک بیک عربوں کی کایا پلٹ گئی۔

اس انداز سے ان میں بیداری کی روح پھونکی کہ خود اعتمادی کے اوصاف پیدا ہو گئے۔ یہ انتہائی حیرت انگیز بات ہے کہ جو قوم صدہا سال سے بے حسی کا شکار تھی اس نے اس بلا کے جوش اور اس غضب کے جذبہ کا ثبوت دیا کہ تمام عالم انگشت بدنداں رہ گیا۔ عربوں کی تاریخ کا یہ ایک واقعہ کہ انہوں نے ایشیاء اور یورپ میں کس برق رفتاری سے سکہ بٹھایا اور کس سرعت سے تہذیب وتمدن کے اعلیٰ مدارج طے کئے مورخین کی نظر میں معجزے سے کم نہیں۔

(رسالہ مولوی دہلی، شوال ۱۳۷۰ھ)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام تہذیب جدید کا خالق

نامور مفکر پروفیسر جان فرینک کہتے ہیں!

''اگر اسلام جلوہ گر نہ ہوتا تو دنیا شاید زمانہ دراز تک انسانیت' تہذیب' اور شائستگی سے روشناس نہ ہوتی۔ یہ امر واقعہ ہے کہ آج دنیا میں مساوات' امداد باہمی' علمی جدو جہد اور نوع انسانی کے ساتھ ہمدردی کی جو تحریکیں جاری ہیں وہ سب کی سب اسلام ہی سے مستعار لی گئی ہیں۔ اسلام نے جلوہ گر ہو کر حکومتوں کا ڈھانچہ بدل دیا۔ دنیا کے اقتصادی نظام میں انقلاب پیدا کر دیا۔ اسلام نے ایسا مکمل نظام حیات پیش کیا جو مسلمانوں ہی کیلئے نہیں بلکہ ساری دنیا کیلئے ایک رحمت ثابت ہوا۔ یہ ایسی خوبیاں ہیں جن کے روبرو نہ صرف میری بلکہ ہر انصاف پسند انسان کی گردن جھک جانی چاہیے۔

عالمی تہذیب وتمدن پر اسلام کے احسانات

برطانیہ کے سابق ممتاز لیڈر کیپٹن رابرٹ گارڈن لکھتے ہیں!

''حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے جو ذہنی اور اجتماعی آزادی عطا کی تھی وہ صرف مسلمانوں کیلئے مخصوص نہ تھی بلکہ ساری دنیا پر حاوی تھی۔ مسلمانوں نے اپنے دور اقتدار میں اپنی علمی اور تہذیبی ترقی سے سب ہی کو فائدہ پہنچایا ہے۔ انہوں نے اپنی آزادی کے ساتھ دنیا کی جملہ اقوام کی آزادی کا پورا احترام کیا ہے۔ اور یہ اسلام کا دنیا پر ابڑا احسان ہے کہ جسے کسی طرح بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔''

ہندوستان کے سابق صدر ڈاکٹر رادھا کرشن نے ایک موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا تھا!

میں مذہب اسلام اور بانی اسلام محمدﷺ کے کارناموں سے بے حد متاثر ہوا ہوں جن کی ذات اقدس عالمگیر برادری کے قیام میں عالم انسانیت کو بلند سطح پر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لانے میں ممد و معاون ثابت ہوئی ہے۔ اسلام تہذیب و تمدن پھیلانے کا علمبردار ہے۔ اسلام نے دنیا اور انسانیت کی ایسی بے نظیر خدمات انجام دی ہیں کہ جن کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ (''دین و دنیا'' دہلی، اپریل ۱۹۵۳ء)

ڈاکٹر کے ایس سیتا رام کہتے ہیں کہ!

دنیا کی موجودہ تہذیب صرف اسلام بدولت ہے۔ (فاران سیرت نمبر جنوری ۱۹۵۶ء)

پروفیسر راما کرشنا راؤ لکھتے ہیں کہ مہاتما گاندھی کے بقول پوری اقوام جنوبی افریقہ میں اسلام سے خوفزدہ ہیں لیکن اسلام نے اسپین کو تہذیب دی' اسلام نے مراکش میں نور کی شمع روشن کی اور پوری دنیا کو بھائی چارہ کے اصول سے آگاہ کیا۔ دیکھئے (اسلام کے پیغمبر محمدؐ مولفہ پروفیسر راما کرشنا راؤ)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

اشاعت اسلام اور رواداری

عہد نبوی کے غزوات وفتوحات کا ایک اہم باب

یہ انسانی فطرت ہے کہ انسان اکثر اپنے عیوب سے بے خبر اور دوسروں کو الزام دینے میں جری ہوتا ہے چنانچہ اپنی نظر پر فریب کا شہتیر تو اسے نظر نہیں آتا لیکن دوسروں کی آنکھ کا تنکا تلاش کرنے میں یکا یک اس کی اندھی آنکھ خوردبین بن جاتی ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ اسلام امن کا داعی' صداقت کا علمبردار اور انسانیت کا پیغامبر ہے۔ اس کی نگاہ میں نوع انسانی کا ہر فرد مساوات و مرتبہ کا مستحق ہے۔ وہ رنگ ونسل کے عیوب سے پاک ہے۔ اسلام انسانیت کو سنوارنے کیلئے اس دنیا میں وارد ہوا ہے۔ مسلمانوں کا رب' ربّ العالمین ہے۔ اس کا بڑا وصف یہ ہے کہ وہ رحمٰن ورحیم ہے۔ اس کے کلام کا سرعنوان ہی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اس کی پہلی سورہ ہی بسم اللہ کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ٥ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ سے شروع ہوتی ہے۔ اس کی تین سو سے زائد آیات میں اس کی صفت رحمت کا ذکر ہے۔ مسلمان اس کے سامنے سر تسلیم خم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے ہیں وہ رحیمی و کریمی سے انحراف اپنے ایمان میں نقصان سمجھتے ہیں ان کا عقیدہ ہی یہ ہے کہ وہ دنیا کیلئے رحمت ہیں اس لئے بھی کہ وہ رحمت للعالمینؐ کے پیرو ہیں۔

"اسلام دین رحمت ہے' اس لئے کہ انسانیت کی تکمیل کیلئے جتنے فضائل اخلاق کی ضرورت ہوسکتی ہے' ان سب کی تعلیم ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی' اور ان پر خود عمل کر کے دکھایا' ایمان' تزکیہ نفس' زہد' تقویٰ' عفت' پاکبازی' دیانت داری' شرم' رحم' عدل' عہد کی پابندی' احسان' عفو ودرگزر' خودداری' شجاعت' استقامت' حق گوئی' استغنا' محبت اور شفقت وغیرہ کی جو اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیمات ہوسکتی ہیں' وہ آپ کے ذریعہ ہم کو ملیں' اور جتنے رذائل ہو سکتے ہیں ان سب کی مذمت اور ممانعت کی گئی ہے' ان تعلیمات کے بعد یہ کہنے میں فخر ہوتا ہے کہ اسلام کا رب' رب المسلمین ہی نہیں' بلکہ رب العالمین ہے' اور اس کا رسول رحمۃ للمسلمین کے ساتھ ساتھ رحمۃ اللعالمین ہے' اگر کوئی اس حقیقت کو تسلیم کرنے سے گریز کرے تو یا تو اس کا یہ مذہبی تعصب ہے' یا اسلام کی تعلیمات سے ناواقفیت اس کے بیچ میں حائل ہے' یا وہ غلط رائے قائم کرنے کی منفیانہ ذہنیت میں مبتلا ہے۔"

"ہمارا اصلی مسلک تو یہ ہے کہ ہم انسانیت کو سنوارنے کیلئے اس دنیا میں ہیں' ہمارا رب' رب العالمین ہے' وہ ثواب ہے' وہ ذوالرّحمہ ہے' خیر الرّاحمین ہے' وہ کریم ہے' وہ حلیم ہے' وہ حفیظ ہے' وہ ستار ہے' وہ غفار ہے' وہ ذوالجلال والا کرم ہے' ہم اس کے سامنے سر تسلیم خم کرنے والے ہیں' تو پھر رحیمی' کریمی' حلیمی' ستاری سے انحراف کرنا اپنے ایمان میں خلل ڈالنا ہے' ہمارا عقیدہ یہ بھی ہے کہ ہم دنیا کے لئے رحمت اس لئے بھی ہیں کہ ہم رحمۃ اللعالمین کے پیرو ہیں۔"

یورپ کے متعصب ناقدین روز روشن کی طرح آشکار حقیقت کو کذب و افتراء کے روپ میں اسلام کی ایسی خود ساختہ تصویر پیش کرتے ہیں کہ خونریزی'

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غارت گری اور بدامنی کا خونیں منظر نگاہ کے سامنے پھر جاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بے پردہ اور برہنہ لونڈیوں کی قطاریں کھڑی ہیں، کہیں ٹوٹی ہوئی صلیبوں کے انبار دکھائی دیتے ہیں کسی جگہ زنار کا ڈھیر دکھائی دیتا ہے۔ مندر ویران اور گرجے مسمار ہیں۔ نہ براہمن کو کہیں امن ہے نہ کلیسا کے راہب کیلئے امن' نہ عورتیں محفوظ ہیں نہ بچے مامون۔ جو باقی بچ جاتے ہیں وہ ناک میں نکیل ڈلوائے حبشی سرداروں کے کوڑے کھاتے نخاس کی طرف گھسیٹتے دکھائی دیتے ہیں جہاں انسانیت عظمیٰ دوٹکوں میں فروخت کی جاتی ہے۔

رواداری اور انسان دوستی کا تاریخی اور مثالی باب

عہد نبویؐ کے غزوات وفتوحات میں جس رواداری اور انسان دوستی کا تاریخی اور ناقابل تردید ثبوت ملتا ہے وہ پیغمبر اسلامؐ کی مدنی زندگی کی فتوحات اور غزوات وسرایا کا روشن اور مثالی باب ہے۔

جس کی تکذیب اور تردید تاریخ کی ابدی صداقت کی تردید ہے۔ اور جسے اشاعت اسلام کے لئے جبر واکراہ کا نام دینا واقعیت کی تکذیب ہے۔

۲ھ سے ۹ ھ تک کے غزوات وسرایا کی تاریخ پر منصفانہ نظر ڈالیے وصال نبویؐ کے وقت مدینۃ النبیؐ ایک شہری مملکت نہیں بلکہ وسیع مملکت کا دارالسلطنت تھا اس وسیع سلطنت کا رقبہ تاریخی شواہد کی رو سے تین ملین یعنی تیس لاکھ مربع کلومیٹر پر مشتمل تھا۔ دوسرے الفاظ میں دس سال تک اوسطاً روزانہ کوئی ۸۴۵ کلومیٹر علاقہ کا ملک کے رقبہ میں اضافہ ہوتا رہا۔ سلطنت کی یہ توسیع کچھ تو پرامن ذرائع سے ہوئی اور کچھ جنگوں کے نتیجہ میں آنحضرتؐ کے غزوات وسرایا سے متعلق دیگر تفصیلات کے علاوہ مقتولین اور شہداء کے اعداد وشمار بھی ہمارے سامنے ہیں۔

معروف محقق اور سیرت نگار ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی تحقیق (خطبات بہاولپور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ ۲۳۸‘ ۲۳۰) کے مطابق ۲ھ سے ۹ھ کے غزوات و سرایا میں ۲۴۰ افراد بھی ان جنگوں میں نہیں مرے‘ دشمن کے مقتولین کے تعداد اس سے کم تھی۔ مسلمانوں کے شہدء کی تعداد دشمن کے مقتولوں سے بھی کم تھی۔ بہرحال بحیثیت مجموعی میدان جنگ میں قتل ہونے والے دشمنوں کی تعداد مہینہ میں دو سے بھی کم ہے۔ انسانی خون کی یہ بے نظیر تکریم تاریخ عالم میں بلا خوف تردید بے نظیر ہے۔

سیرت نگار قاضی محمد سلیمان منصور پوری (رحمتہ اللعالمین ۲۔ ۲۰۷۔ ۲۳۰) نے اس سلسلہ میں سیرت نگاری کی تاریخ میں انتہائی اہم اور قابل قدر کام کیا ہے۔ انہوں نے عہد نبویؐ کے غزوات و سرایا میں ۲ھ تا ۹ھ کے مکمل تاریخی کوائف اور ریکارڈ کو جمع کیا ہے چنانچہ موصوف نے عہد رسالتؐ کے غزوات و سرایا کا تاریخی ترتیب پر نقشہ مرتب کرنے کے ساتھ ساتھ تمام متعلقہ کوائف اور معلومات کو یکجا کر کے انتہائی اہم خدمت انجام دی ہے۔ اس سلسلہ میں جملہ معلومات‘ غزوات و سرایا مقتول و شہید ہونے والے افراد کی تعداد اور اس سے متعلق معلومات کے حوالہ سے مذکور نقشہ اور چارٹ کی اہمیت کے پیش نظر ذیل میں اسے درج کیا جاتا ہے۔ جس سے ممکنہ معلومات کی فراہمی میں مدد ملے گی۔ تاہم مذکورہ چارٹ پر نظر ڈالنے سے پہلے ضروری ہے کہ یہ حقیقت جان لی جائے کہ غزوات و سرایا کی جو طویل فہرست کتب سیر و مغاز میں سامنے آتی ہے اور جیسے آئندہ نقشہ سے ظاہر ہو گا ان تمام میں ضروری نہیں کہ جنگ یا تصادم ہی ہوا ہو بلکہ اسلامی تاریخ کی عام اصطلاح میں انہیں غزوات و سرایا کا نام دیا گیا ہے۔ ’’’’سریہ‘‘‘‘ کا مقصد اکثر دشمنوں کی نقل و حرکت پر نظر رکھنا‘ ان کے حالات سے باخبری‘ اور ان کی تعداد وغیرہ کا پتہ چلانا تھا تاکہ دشمن اچانک حملہ آور نہ ہو۔ اس کے علاوہ کبھی اس کا مقصد دعوت اسلام‘ کبھی مجرموں کی سرزنش‘ کبھی تبلیغ دین بھی ہوتا تھا۔ غرض کہ مختلف ضروریات کے تحت رسالت مآب ﷺ نے جب بھی کوئی جماعت چاہے وہ دو یا ایک فرد پر ہی مشتمل کیوں نہ ہو روانہ فرمائی اسے مروجہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصطلاح میں ''سریہ'' کا نام دیا گیا ہے۔

عہد نبویؐ میں وقوع پذیر ہونے والے ان غزوات و سرایا کی تعداد پر بھی مورخین اور سیرت نگار مختلف الآراء رہے ہیں، چنانچہ موسیٰ بن عقبہ' محمد بن اسحاق' واقدی' ابن سعد' ابن جوزی وغیرہ نے غزوات رسول اللہ کی تعداد ۲۷ بتائی ہے۔ سعید بن میبّب سے ۲۴' جابر بن عبداللہ سے ۲۱' اور زید بن ارقم سے ۱۹ کی تعداد مروی ہے۔

اسی طرح سرایا کی تعداد میں بھی اختلاف ہے۔ ابن سعد سے ۴۰' ابن عبدالبر سے ۳۵' محمد بن اسحاق سے ۳۸' واقدی سے ۴۸' اور ابن جوزی سے ۵۶ کی تعداد منقول ہے۔ (مولانا محمد ادریس کاندھلوی۔ سیرت المصطفیٰ ا۔ ۴۸۶)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تاریخی نقشہ غزوات وسرایا عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
سن ۲ ہجری تا سن ۹ ہجری

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی یا اسیر	شہید	زخمی یا اسیر	مقتول		
۲	سریہ رابغ شوال ۱ھ	۶۰ عبیدہ بن الحارث	۳۰۰ عکرمہ یا ابوسفیان	• •		• •	• •	گشت لگا کر مسلمان واپس آئے	یہ سریہ احول اہل مکہ کے تجسس کیلئے بھیجا گیا تھا ثنیۃ المرہ پر موجود دیکھا گیا
۳	سریہ غرار ذی قعد ۱ھ	۸۰ سعد بن ابی وقاص	•	•		•	•	گشت لگا کر واپس چلے آئے	

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی یا اسیر	مقتول	زخمی یا اسیر	مقتول		
۴	غزوہ دوان یا غزوہ ابواء ۲ھ	۷۰ نبی کریم ﷺ	۰	۰	۰	۰	۰	عمرو بن فقی القمری سے معاہدہ کیا گیا قریش کو مدد دیں نہ مسلمانوں کو	۔
۵	غزوہ بواط ربیع الاول ۲ھ	۳۰۰ نبی کریمؐ	۱۰۰ امیہ بن خلف	۰	۰		۰	رضوی اور بواط ہو کر واپس مدینہ تشریف لائے راہ میں قافلہ قریش مع امیہ ملا تھا	رضوی پہاڑ کا نام ہے جو ینبوع کے قریب ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی یا اسیر	مقتول	زخمی یا اسیر	مقتول		
٦	غزوہ سفوان یا بدر اول ربیع الاول ۲ھ	۷۰ نبی کریمؐ	کرز بن جابر الغبری	•	•	•	•	سفوان تک دشمن کا تعاقب کیا گیا مگر ہاتھ نہ لگا	کرز بن جابر اہل مدینہ کے مویشی لوٹ کر لے گیا تھا جس کا تعاقب کیا گیا
۷	غزوہ ذوالعشیرۃ جمادی الآخر ۲ھ	۱۵۰ نبی کریمؐ		•	•	•		بنی مدلج اور بنی ضمرہ سے معاہدہ ہوا	ذوالعشیرہ مکہ اور مدینہ کے درمیان بندر ینبوع کی جانب ہے
۸	سریہ نخلہ رجب ۲ھ	۱۲ عبداللہ بن جحش	ایک قافلہ زیر سرداری ابنائے امیہ	•• •	• •		قیدی مقتول ۲	قیدیوں کو چھوڑا گیا مقتول کا خون بہا دیا گیا	قریش کی خبر کو بھیجے گئے مگر مڈبھیڑ ہوگئی تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان: زخمی یا اسیر	مسلمان کا نقصان: مقتول	دشمن کا نقصان: زخمی یا اسیر	دشمن کا نقصان: مقتول	نتیجہ	کیفیت
۹	غزوہ بدر الکبریٰ رمضان ۲ھ ہجری	۳۱۳ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۰۰ ابوجہل	٠	۲۲		۷۰،۷۰	مسلمانون کی فتح ہوئی	بدر مکہ سے سات منزل اور مدینہ سے تین منزل ہے دشمن دو تہائی سفر طے کر چکا تب ثابت ہو گیا کہ مدینہ پر آرہا ہے تب سرور کائنات ﷺ مدافعت کیلئے نکلے
۱۰	سریہ عمری بن العدیٰ الخطمی رمضان ۲ھ	ایک عمیر	ایک مسماۃ مصما بنت مردان خلمیہ	٠	٠	٠	٠	عصماء قتل ہوئی	عمیر نے اپنی رشتہ کی بہن کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف قوم کو جنگ پر اکسایا کرتی تھی چھری سے قتل کر دیا
۱۱	سریہ عالم بن عمیر انصاری شوال ۲ھ	ایک سالم	ایک یہودی ابوعفکر	٠	٠	٠		یہودی قتل ہوا	ابوعفکہ یہودی نبی کریم ﷺ کے خلاف ابھارا کرتا تھا۔ سالم نے مار ڈالا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی یا اسیر	مقتول	زخمی یا اسیر	مقتول		
۱۲	غزوہ بنو قنیقاع شوال ۲ھ	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم	قبیلہ جو قنیقاع	۰	۰	۰	۰۰	شہر بدر کیا گیا	جب مسلمان بدر گئے ہوئے تھے اس وقت انہوں نے مدینہ کے اندر بلوہ اور بغاوت کی اس لیے جلا وطن کیے گئے
۱۳	غزوۃ السویق ذی الحجہ ۲ھ	۲۰۰ نبی کریم ﷺ	۲۰۰ ابوسفیان اموی	۰	۰	۰	۰	نبی ﷺ نے تعاقب کیا دشمن ہاتھ نہ آیا	ابوسفیان مدینہ تک آیا ۲ مسلمانوں کو قتل اور پھل دار درختوں کا کاٹ کر چلا گیا
۱۴	غزوۃ قرقرۃ الکدر یا بنو سلیم محرم ۳ھ	۲۰۰ نبی کریم ﷺ	قبیلہ بنو غطفان و بنو سلیم	۰	۰۱	۰	۰	دشمن مدینہ پر حملہ کرنے فراہم ہوا تھا اسلامی فوج کے مظاہرے سے بھاگ گیا	ایک غلام یسار نامی گرفتار ہوا۔ چھوڑ دیا گیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی/اسیر	مقتول	زخمی/اسیر	مقتول		
۱۵	سریہ ایضاً	غالب دین عبد اللہ لیثی	ایضاً	۰	۳	۰	۰	دشمن کے کچھ آدمی مارے باقی بھاگ گئے	عزۃ نمبر ۱۴ کی تکمیل میں یہ سریہ کیا گیا تھا۔ کیونکہ دشمن نے دوبارہ اجتماع کر لیا تھا۔
۱۶	سریہ محمد بن مسلمہ ربیع الاول ۳ھ	محمد بن مسلمہ انصاری الخزرجی	ایک یہودی کعب بن اشرف	۱	۰۰	۱۰	۰	۰	کعب یہودی قبائل کو مسلمانوں کے خلاف ابھارا کرتا تھا مکہ جا کر قریش کو جنگ کیلئے آمادہ کیا جس کا نتیجہ جنگ احد ہوا ابن مسلمہ اس کا دودھ شریک بھائی تھا اس نے قتل کر ڈالا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی یا اسیر	مقتول	زخمی یا اسیر	مقتول		
۱۷	غزوہ ذی امر یا غزوہ غطفان یا غزوہ انمار ربیع الاول ۳ھ	۴۵۰ سوار نبی کریم ﷺ	بنو ثعلبہ و بنو محارب	۰	۰	۰	۰۰	بنو ثعلبہ بنو محارب جمع ہوئے تھے کہ مدینہ پر حملہ آور ہوں، اس مظاہرہ سے منتشر ہو گئے	آنحضرت ﷺ نے نجد تک سفر فرمایا ایک کافر جو تلوار لے کر نبی ﷺ پر حملہ آور ہوا تھا۔ مسلمان ہوا
۱۸	سریہ قردہ جمادی الآخر ۳ھ	۱۰۰ زیدؓ بن حارثہ	ابوسفیان اموی	۱	۰	۰۰	۰۰	قریش کے تجارتی رستہ پر مظاہرہ کیا گیا۔	فراۃ بن سفیان جو قافلہ کا رہنما تھا گرفتار ہوا پھر مسلمان ہو گیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان: زخمی یا اسیر	مسلمان کا نقصان: مقتول	دشمن کا نقصان: زخمی یا اسیر	دشمن کا نقصان: مقتول	نتیجہ	کیفیت
۱۹	غزوہ احد ۶ شوال ۳ھ	۶۵۰ پیادہ	۲۸۰۰ پیادہ ۲۰۰ سوار ۳۰۰۰ ابوسفیان اموی	زخمی ۴۰	۷۰	۳۰	۰۰	مسلمانوں کا سخت نقصان ہوا مگر کفار مرعوب ہو کر نتیجہ میں ناکامیاب ہوئے	احد مدینہ سے تین میل ہے دشمنوں نے مکہ سے احد تک چڑھائی کی تھی۔
۲۰	غزوہ حمراء الاسد ۷ شوال ۳ھ ہجری	۵۴۰ نبی کریمؐ	۲۹۷۰ ابوسفیان	۲ ابوعزہ معاویہ بن مغیرہ	دشمن کو مرعوب کیا گیا				جنگ احد سے اگلے دن دشمن کے کیمپ تک صرف اس لئے مظاہرہ کیا گیا تھا کہ دشمن مسلمانوں کو کمزور سمجھ کر پھر حملہ نہ کر دے دو اسیر ہوئے اور شاعر ابو عزہ قتل ہوا کیونکہ بدر میں اس نے عہد دیا تھا کہ آئندہ شریک جنگ نہ ہوگا برخلاف اس کے اس نے اس دفعہ دیگر قبائل کو بھی مسلمانوں کے خلاف ابھارا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان: زخمی یا اسیر	مسلمان کا نقصان: مقتول	دشمن کا نقصان: زخمی یا اسیر	دشمن کا نقصان: مقتول	نتیجہ	کیفیت
۲۱	سریہ قطن یا سریہ ابو سلمہ مخزومی یکم محرم ۴ھ	۱۵۰ ابو سلمہ مخزومی	طلحہ و سلمہ	۰	۰۰	۰		مسلمانوں کے مظاہرہ سے مدینہ پر ڈکیتی نہ کر سکے	یہ مشہور ڈکیت اور ڈاکوؤں کے سردار تھے مدینہ پر ڈکیتی ڈالنا چاہتے تھے جب مسلمان مظاہرہ کرتے ہوئے قطن تک پہنچ گئے تو گرد منتشر ہو گیا
۲۲	سریہ عبد اللہ بن انیس ۵۔محرم ۴ھ	ایک عبد اللہ بن انیس الحجنی الانصاری	ایک سفیان ہذلی	۰	۰۰	۱	۰۱	عبد اللہ نے سنا تھا کہ سفیان نے عرنہ پر مسلمانوں کے خلاف جمعیت فراہم کی ہے عبد اللہ وہاں پہنچا اور سفیان کو مار ڈالا	

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی	مقتول	زخمی	مقتول		
۲۳	سریہ رجیع صفر ۴ھ ہجری	۱۰ عاصم بن ثابت یا مرثد بن ابی مرثد الغنوی	۱۰۰ قبیلہ عضل و قارہ	۰	۱۰	۰۰		دس واعظمین اسلام کو شہید کیا گیا۔	مسماۃ اسلامیہ بن طلحہ نے اشتہار دیا تھا کہ جو عاصمؓ کو مارے اسے سو شتر انعام دیگی اس قبیلہ کے لوگ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر آئے دس واعظین اسلام کو ساتھ لے گئے آٹھ کو راہ میں تیروں کا نشانہ بنایا دو کو اہل مکہ نے خرید کر سولی پر چڑھایا چالیس دن نعشین سولی پر رہیں کتب سیر میں ان کی تعداد چھ ہے صحیح بخاری میں دس ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی	شہید	زخمی	شہید		
٢٤	سریہ بیر معونہ یا سریہ طرز صفر ۴ھ	٧٠ منذر بن عمرو	ایک بڑی جماعت عامر بن مالک	١ ٠	٦٩ ٠			٦٩ عالمان دین شہید اور شکار ظلم ہوئے	عامر خدمت نبویؐ میں آیا کہا میرا ملک اسلام کیلئے آمادہ ہے کچھ واعظ ساتھ بھیج دیئے جائیں نبی کریمؐ نے ستر عالم ساتھ کر دیئے۔ وہ جب ان کے علاقہ میں پہنچ تو قبائلی علی وہنوز کو ان وبنوسلمہ وغیرہ نے حملہ کیا صرف نمرو بن امیہ الضمری بچ کر آئے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی	مقتول	زخمی	مقتول		
۲۵	سریہ عمرو بن امیہ الضمری ربیع الاول ۴ھ	ایک عمرو بن امیہ	۲ از قبیلہ بنو کلاب					چونکہ عمرو نے غلط فہمی سے یہ دو شخص دوسرے قبیلہ کے قتل کر دیئے تھے اسلئے آنحضرتؐ نے دونوں کا خون بہا ادا کیا	عمرو بن امیہ جو ستر علماء سے بچ کر مدینہ آرہے تھے۔ دیکھو (۲۴) انہوں نے دو شخصوں کو سوئے ہوئے پایا اور غلطی سے انہیں قاتلوں کی جماعت سے سمجھ کر قتل کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی یا اسیر	قتیل	زخمی یا اسیر	قتیل		
۲۶	غزوہ بنونضیر ربیع الاول ۴ھ	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم	قبیلہ بنو نضیر					یہ جرم بغاوت و اقدام قتل آنحضرتؐ شہر سے نکال دیئے گئے	بنونضیر یہودی مدینہ کے اندر آباد تھے اور مسلمانوں کے ساتھ بدعہدی کے جرم کی سزا میں جلا وطن ہوکر خیبر میں جا آباد ہوئے تھے۔ غزوہ خیبر بھی ان ہی کی شرارتوں کی وجہ سے ہوا تھا۔
۲۷	غزوہ بدر الاخریٰ ذی قعدہ ۴ھ	۱۵۰۰ پیادہ ۱۵۱۰/۱۰سوار نبی کریمؐ	۲۰۰۰ پیادہ ۲۰۵۰/۵۰ ابوسفیان اموی	٠	٠	٠٠		مقابلہ نہیں ہوا تھا	ابوسفیان مکہ سے لشکر لے کر طیران یا عسفان تک آیا نبی صلعم بھی خبر پا کر مقابلے کیلئے نکلے وہ راستہ سے لوٹ گیا تو نبیؐ بھی واپس تشریف لے آئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی یا اسیر	مقتول	زخمی یا اسیر	مقتول		
۲۸	غزوہ دومتہ الجندل ربیع الاول ۵ھ	۱۰۰۰ نبی کریم ﷺ	باشندگان دومہ					مقابلہ نہیں ہوا راہ ہی سے لوٹ آئے	معلوم ہوا تھا کہ دومتہ الجندل میں جمع کثیر فراہم ہے اور مدینہ پر حملہ کرنے کو تیار ہے آنحضرت روانہ ہوئے تو معلوم ہو گیا کہ خبر غلط تھی واپس تشریف لے آئے راہ میں عینیہ بن حصین سے معاہدہ ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی	مقتول	زخمی	مقتول		
۲۹	غزوہ بنو مصطلق یا مریسیع ۳ شعبان ۵ھ	نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	حارث بن ضرار سید بنو مصطلق			۱۹	مقتول ۱۰	دشمن کو شکست ہوئی سب چھوڑ دیئے گئے	نبی صلعم نے سنا تھا کہ حارث نے مسلمانوں سے جنگ کیلئے جمعیت فراہم کی ہے بریدہ اسلمی کو بھیج کر صحت کی گئی تب آنحضرتؐ ادھر متوجہ ہوئے صرف بنو مصطلق جنگ سے کھڑے ہوئے باقی منتشر ہو گئے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی	مقتول	زخمی	مقتول		
۳۰	غزوہ احزاب یا خندق شوال یا ذی قعد ۵ھ	۳۰۰۰ نبی کریم ﷺ	۱۰۰۰۰ ابوسفیان اموی وغیرہ	۰	۶	۱۰		سرداران دشمن ناکام واپس ہوا	یہود نے مختلف قبائل اور قریش کو لڑائی کے لئے فراہم کیا۔ مسلمانون نے مدینہ کے اندر رہ کر خندق کی پناہ میں مدافعت کی۔ ایک ماہ تک دشمن نے محاصرہ رکھا۔ پھر چپکے سے واپس ناکام چلے گئے۔
۳۱	سریہ عبد اللہ بن عتیک ذی قعد ۵ھ	۵ عبد اللہ بن عتیک الانصاری الخزرجی	ایک اسلام بن ابو الحقیق یہودی خیبر	۰	۰	۰		دشمن قتل ہوا	جنگ احزاب میں اسی نے قبائل کو مسلمانوں کے خلاف ابھارنے میں جدوجہد کی تھی اب مکرر جمعیت کا انتظام کر رہا تھا عبداللہ نے اس کو خوابگاہ میں رات کو پہنچ کر قتل کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی یا اسیر	مقتول	زخمی یا اسیر	مقتول		
۳۲	غزوہ بنو قریظہ ذی الحجہ ۵ھ ہجری	نبی کریم ﷺ	بنو قریظہ	۰	۴ ۰	۲۰۰ ۰		دشمن قید اور قتل ہوا مقتول ۴۰۰	بنو قریظہ یہودی تھے اور مسلمانوں کے ساتھ ہم عہد تھے بغاوت کے جرم میں اسیر کئے گئے انہوں نے چاہا کہ ایک مصنف جو مقبول فریقین ہو ان کا فیصلہ کرے مصنف نے ان کا فیصلہ بموجب احکام توراۃ شریف جس کے وہ قائل تھے کر دیا۔ اس لئے ۴۰۰ قتل ہوئے۔ یہ تعداد بروایت جابر عندالترمذی والنسائی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی/اسیر	مقتول	زخمی/اسیر	مقتول		
۴۳	سریہ قریظا محرم ۶ھ	۳۰ سوار محمد بن مسلمہ انصاری	۲۰ ثمامہ بن اثال			۱		ثمامہ پکڑا گیا اور نبیؐ نے اسے رہا کر دیا بعد رہائی مسلمان ہو گیا	محمد بن مسلمہ نے ثمامہ کو جانب مدینہ آتے دیکھا اور راستہ گھیر کے گرفتار کر لیا۔ نبی کریمؐ نے اسے رہا فرما دیا اخلاق محمدی اور تعظیم نبوی دیکھ کر مسلمان ہو گیا۔ ثمامہ نجد کا سردار تھا۔
۴۴	بنی لحیان ربیع الاول ۶ھ	۲۰۰ سوار سرورِ کائنات ﷺ	بنو لحیان شاخ ہذیل					دشمن خبر پا کر منتشر ہو گیا مقابلہ نہیں ہوا۔	اہل رجیع جنہوں نے دس علماء اسلام کو بے وجہ قتل کیا تھا دیکھو ۲۳ ان کی سزا کے لئے یہ حملہ کیا گیا تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی	مقتول	زخمی	مقتول		
۳۵	غزوہ ذی قردہ یا غابہ ۶ھ ربیع الاخر	۵۰۰ سرور کائنات ﷺ مع سلمہ بن اکوع	سواران بنوغطفان زیر سرداری عیینہ فزاری	ایک عورت	۳			ڈکیتوں نے اونٹوں کو لوٹا تھا مسلمانون نے تعاقب کر کے اپنے سب مویشی چھڑا لیے	یہ ڈکیتوں کا گروہ نبی ﷺ کے اونٹوں کو لوٹ کر لے گیا تھا ذرین ابوذر غفاری کو اٹھا لے گئے تھے صحابہ نے تعاقب کیا۔ نبی کریمؐ بھی شامل ہو گئے تھے۔
۳۶	سریہ عکاشہ بن محصن یا سریہ غمر مرزوق ربیع الآخر ۶ھ	۴۰ عکاشہ بن محصن الاسدی	بنواسد	۰	۰	۰۰		دشمن منتشر ہو گیا مقابلہ نہیں ہوا۔ ان کے دوسو شتر گرفتار ہوئے	بنواسد نے مدینہ پر حملہ کرنے کے لئے جمعیت فراہم کی تھی چالیس شخصوں کا یہ طلایہ گیا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی یا اسیر	مقتول	زخمی یا اسیر	مقتول		
۳۷	سریہ عکاشہ بن محصن یا سریہ عمر مرزوق ربیع الآخر ۶ھ	۱۰ محمد بن مسلمہ	۱۰۰ بنو ثعلبہ	۱ زخمی	۹	۰۰		نو عالمان شہید اور محمد بن مسلمہ زخمی ہوئے	دس عالمان دین ہدایت کے لئے گئے تھے، وہ سوئے پڑے تھے کہ بنو ثعلبہ دشمن قبیلہ نے حملہ کر دیا۔ ذی القصہ مقام کا نام ہے۔
۳۸	سریہ بنو ثعلبہ ربیع الآخر ۶ھ	زید بن حارثہ	بنو ثعلبہ			۱		دشمن بھاگ گیا جس کے گلے سڑے اسباب پر مسلمانوں نے قبضہ کیا	شہدائے مقام ذی القصہ کا انتقام لینے گئے تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی	مقتول	زخمی	مقتول		
۳۹	سریہ جموم ربیع الآخر ۶ھ	۱۵ زید بن حارثہ	بنو سلیم			۱۰		چند اشخاص گرفتار کئے گئے تھے آنحضرتؐ نے سب کو چھوڑ دیا جس میں فجر کے شوہر بھی تھے	ایک عورت حلیمہ نامی نے مخبری بنو سلیم کے خلاف کر دی جب زید اس کی طرف سے گزر رہے تھے تعداد اسیران اندازاً لکھی گئی ہے۔
۴۰	سریہ طرف یا طرق جمادی الآخر ۶ھ	۱۵ زید بن حارثہ	بنو ثعلبہ					دشمن بھاگ گیا بیس شتر گرفتار کر لائے	مجرمان ذی القصہ (دیکھو ۳۶) کی سزادہی کو گئے تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی یا اسیر	قتل	زخمی یا اسیر	قتل		
۴۱	سریہ وادی القریٰ رجب ۶ھ	۱۲ زید بن حارثہ	سکنہائے وادی القریٰ	ایک زخمی	۹ ۰	۰		۹ مسلمان شہید ہوئے ایک زخمی ہوا	حضرت زید بطور گشت گئے تھے۔ لوگوں نے حملہ دیا
۴۲	سریہ دومتہ الجندل شعبان ۶ھ	عبد الرحمٰن بن عوف القرشی الزہری	قبیلہ بن کعب اصبغ ابن عمرو کلبی	۰	۰	۰		وعظ میں نمایاں کامیابی ہوئی	اصبغ بن عمرو کلبی سردار قبیلہ مسلمان ہوا اور علاقہ میں بھی اسلام پھیلا۔ یہ پہلے عیسائی تھے۔
۴۳	سریہ فدک شعبان ۶ھ	۲۰۰ علی المرتضیٰؓ	بنو سعید بن بکر	۰	۰	۰		دشمن بھاگ گیا سو شتر دو ہزار بکریاں مال غنیمت ملا	معلوم ہوا کہ یہ قبیلہ ان یہودیوں کو جو مدینہ سے خارج ہو کر خیبر جاتے تھے لڑائی کے لئے آمادہ کرتا ہے اور خود امداد دینے کا وعدہ کر چکا ہے حضرت علی مرتضیٰ نے مظاہرہ کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی/اسیر	مقتول	زخمی/اسیر	مقتول		
۴۴	سریہ ام قرفہ رمضان ۶ھ ہجری	ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	قوم فزارہ زیر سرداری ام قرفہ		۲			دشمن کو شکست ہوئی	بنوفزارہ نے ام قرفہ کی تحریک سے زید بن حارث کے تاجرانہ قافلہ کولوٹا تھا۔ اس ڈکیتی کی وجہ سے ان کی گرفتاری کی گئی۔ ام قرفہ اور اس کی دختر بھی گرفتار ہوئی تھی باقی سب بھاگ گئے تھے۔ (صحیح مسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی یا اسیر	مقتول	زخمی یا اسیر	مقتول		
۴۵	سریہ عبد اللہ بن رواحہ شوال ۶ھ	۳۰ اسید بن رازم	۱	۰	۳۰			فریقین کی غلط فہمی سے لڑائی ہوئی سب یہودی مارے گئے (مقتول ۳۰)	عبد اللہ مع ۳۰ مسلمانوں سے اسیر کو لینے گئے تھے جس کو بطور سردار یہودان آنحضرتؐ نے منظور فرمالیا تھا وہ ۳۰ یہودیوں کے ساتھ چل پڑا رات میں ایک دوسرے سے بدگمانی ہوکر حملہ ہوگیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی	قتل	زخمی	قتل		
۴۶	غزوہ عرینین شوال ۶ھ ہجری	۲۰ سوار کرز بن جابر القبری	چند کس از عکل و مرینہ	۰	۱	۸		یہ لوگ مسلمان چرواہے کو قتل کر کے اونٹ لوٹ کر لے گئے تھے پھر پکڑے گئے اور قتل ہوئے (مقتول ۸)	یہ لوگ بیمار تھے علاج کیلئے آئے تھے جب تندرست ہو گئے تب موقع پر کر یسارنوی مولی رسول صلعم کو قتل کر گئے اور اونٹ لے گئے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی یا اسیر	مقتول	زخمی یا اسیر	مقتول		
۴۷	سریہ عمرو بن امیہ	ایک کس عمرو امیہ	۰	۰	۰	۰			عمرو بن امیہ مکہ سے اس لئے آیا تھا کہ نبی ﷺ کو قتل کرے لیکن تعلیم اور خلق محمدی دیکھ کر مسلمان ہو گیا اور پھر مکہ جا کر تبلیغ اسلام کرتا رہا مخالفین اسلام کہتے ہیں کہ نبیؐ نے اسے فرمایا تھا کہ ابو سفیان کو ہلاک کر دے۔ مگر کتب اسلامیہ میں کوئی روایت میں کوئی ایسی نہیں پائی جاتی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی یا اسیر	مقتول	زخمی یا اسیر	مقتول		
۴۸	غزوہ حدیبیہ ذی قعد سنہ ۶ ہجری	۱۴۰۰ نبیؐ	اہل مکہ سہیل بن عمرو قرشی					دس سال کے لئے قریش کے ساتھ صلح کا معاہدہ ہوگیا نبیؐ واپس تشریف لائے	نبی ﷺ بہ نیت عمرہ تشریف لے گئے تھے۔ مگر قریش نے حضورؐ کو حدیبیہ سے جو مکہ سے سات کوس ہے آگے نہ بڑھنے دیا صلح کا معاہدہ ہوگیا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی یا اسیر	مقتول	زخمی یا اسیر	مقتول		
۴۹	غزوہ خیبر محرم ہجری	۱۴۰۰ رجال ۲۰ زناں ۱۴۲۰ تیمادار نبی ﷺ	۱۰۰۰۰ یہود خیبر کنانہ ابوالحقیق	زخمی ۵۰	۱۸	۹۲	مقتول ۹۳	فتح مبین حاصل ہوئی تھی	احد واحزاب میں یہودی حملہ کر چکے تھے علاوہ ازیں اکثر قبائل کو مسلمانوں کے خلاف کھڑا کیا کرتے۔ اب پھر مدینہ پر حملہ کی تیاری میں تھے کہ نبی ﷺ نے خیبر پہنچ کر ان کے مفسدانہ ارادوں کا سدباب کر دیا

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی یا اسیر	مقتول	زخمی یا اسیر	مقتول		
۵۰	غزوہ وادی القریٰ محرم ۷ھ	۱۳۸۳ نبی کریم ﷺ	یہودان سکنائے وادی القریٰ	۰	۱۰	۱۱		خفیف مقابلہ کے بعد دشمن کو شکست ہوئی۔ یہودیوں کو ان کی ارضیات وغیرہ پر قابض رکھا گیا	وادی القریٰ میں یہودی آباد تھے خیبر کی واپسی کے وقت جب یہاں قیام ہوا تو یہاں کے یہودیوں نے جنگ میں ابتداء کی تیماء کے باشندوں نے یہاں آ کر خود صلح کر لی
۵۱	غزوہ ذات الرقاع محرم ۷ھ	۴۰۰ نبی کریم ﷺ	بنوغطفان بنومحارب بنوثعلبہ بنوانمار					دشمن منتشر ہو گیا	بنوغطفان نے بنو محارب بنوثعلبہ بنوانمار کو اپنے ساتھ شامل کر لیا تھا اور مسلمانوں پر حملہ کرنا چاہتے تھے مسلمانوں نے ان کی سرحد پر جا کر مظاہرہ کیا تو سب منتشر ہو گئے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی یا اسیر	مقتول	زخمی یا اسیر	مقتول		
۵۲	سریہ عیص صفر ۷ھ ہجری	۷۲ ابو جندل و ابوبصیر	قافلہ قریش	۰	۰	۹ ۰۹	مقتول ۹	اول دشمن کا اسباب لوٹ لیا پھر حکم نبویؐ کے صادر ہونے پر سب کچھ واپس کر دیا	ابو جندل مکہ میں مسلمان ہو گیا تھا اسے قریش نے قید کر دیا اس نے جیل خانہ ہی میں تبلیغ اسلام کر کے کافی تعداد کو مسلمان کر لیا پھر بھاگ گیا مکہ اور شام کی راہ پر ایک پہاڑ پر جا ٹھہرا اور اب قریش کا جو فریق جنگ تھا قافلہ لوٹ لیا۔ آنحضرتؐ نے اسباب واپس دلا دیا ابو جندل کو مدینہ بلا لیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی یا اسیر	مقتول	زخمی یا اسیر	مقتول		
۵۳	سریہ کدید صفر ۸ھ	۶۰ غالب بن عبداللہ لیثی	بنوملوح	۱	۰	۰			بنوملوح نے اصحاب بشیرین سوید کوقتل کر دیا تھا ان کی تنبیہ کے لئے یہ سریہ بھیجا گیا
۵۴	سریہ فدک ۸ھ	غالب عبداللہ لیثی	اہل فدک	۰	۰	۰			کچھ لوگ دشمن کے مارے گئے
۵۵	سریہ حسمی جمادی الآخر ۶ھ ہجری	۵۰۰ زید بن حارثہ	۱۰۲ ابید بن عوص جزری	۰	۰	۲ ۱۰۰		مسلمانوں کی فتح ہوئی بنید اور اس کا فرزند مارا گیا باقی کو بعد توبہ چھوڑ دیا گیا (مقتول ۲)	وجیہ کلبی آنحضرتؐ کی جانب سے سفیر بن کر ہرقل قیصر کے پاس گئے تھے اب واپس آرہے تھے قیصر کے تحائف بھی ان کے پاس تھے بنید نے ان کو لوٹ کیا ان ڈکیتوں کی گرفتاری کے لئے حضرت زید بھیجے گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی یا اسیر	مقتول	زخمی یا اسیر	مقتول		
۵۶	سریہ تربیہ	۳۰ عمر فاروق رضی اللہ عنہ	اہل تربیہ	۰	۰	۰		دشمن منتشر ہو گیا۔	تربیہ مکہ سے دو منزل ہے یہاں کے لوگ بنو غطفان کے ساتھ شامل تھے ان کی سرحد پر مظاہرہ کیا گیا۔
۵۷	سریہ بنو کلاب	ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ	بنو کلاب					فتح ہوئی دشمن بھاگ گیا دشمن کچھ مرے کچھ قید ہوئے	یہ لوگ بنو محارب بنو انمار وغیرہ کے ساتھ تھے اور مسلمانوں پر حملہ کرنے کی تیاریاں کرتے تھے۔
۵۸	سریہ منفعہ رمضان ۷ھ	غالب بن عبد اللہ لیثی	اہل منقعہ	۰	۰	۰		خفیف لڑائی ہوئی	یہ لوگ اہل خیبر کے اتحادی تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی یا اسیر	مقتول	زخمی یا اسیر	مقتول		
۵۹	سریہ حزبہ رمضان ۷ھ	اسامہ بن زید	ابن خربہ	۰	۰	۰			حضرت اسامہ مع ہمراہیاں چلے آتے تھے راہ میں ایک شخص پہاڑ سے نیچے اترتا ہوا سیدھا ان کی طرف آیا۔ اسامہ نے باوجود اس کے کلمہ شہادت پڑھنے کے تلوار سے مار دیا۔ ایک مسلمان مارا گیا۔
۶۰	سریہ بنی مرّہ شوال ۷ھ	۳۰ بشر بن سعد	بنی مرہ قریب فدک	۰	۰	۰		خفیف لڑائی ہوئی	یہ لوگ خیبر کے اتحادی تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی یا اسیر	مقتول	زخمی یا اسیر	مقتول		
۶۱	سریہ بشیر بن سعد انصاری شوال ۷ھ	۳۰ پیادہ بشیر بن سعد بن ثعلبہ الانصاری الخزرجی	اہل فزارہ وعذرہ	۳۰	۰	۲		سب مسلمان تیروں سے زخمی ہوئے دشمن کے دو کس گرفتار ہوئے۔	فزارہ عذرہ نے جنگ خیبر میں یہودیوں کو مدد دی تھی ان کی تنبیہ کے لئے سریہ بھیجا گیا تھا۔صرف مظاہرہ مقصود تھا۔
۶۲	سریہ ابن ابو العوجا ذی الحجہ ۷ھ	۵۰ پیادہ ابن ابی العوجا	بنو سلیم		۱	۴۹	۰	ابن ابی العوجا زخمی ہوئے باقی سب شہید ہوئے	دشمن کی سرحد پر مظاہرہ کیا کیونکہ یہ مدینہ پر حملہ کی تیاری کرتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی	مقتول	زخمی	مقتول		
۶۳	سریہ ذات اطلح ربیع الاول ۸ھ	۱۵ کعب بن عمیر انصاری الغفاری	سکنہائے ذات اطلح بنو قضاعہ		۱۴ ۰			سب مسلمان شہید ہوئے یا ایک صحابی جانبر ہوئے	یہاں کے لوگ تعداد کثیر میں فراہم ہو کر مسلمانوں پر حملہ آور ہونا چاہتے تھے ان کو مرعوب کرنے کے لئے ایک دستہ بھیجا گیا دشمن بہت بڑی تعداد میں تھا۔ سب مسلمان شہید ہوئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی یا اسیر	مقتول	زخمی یا اسیر	مقتول		
٦۴	سریہ ذات عرق ربیع الاول ۸ھ	۲۵ شجاع بن وہب اسدی	بنو ہوازن مقیم ذات عرق					لڑائی نہ ہوئی دشمن کے کچھ اونٹ ملے	بنی ہوازن چند بار دشمنوں کو مدد دے چکے تھے اب انہوں نے مدینہ سے ۵ منزل پر پھر فراہمی لشکر کا کام شروع کر دیا تھا اور بہت لوگ جمع ہو گئے تھے اس لئے ان کو مرعوب کرنے کے لئے مظاہرہ کیا گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی یا اسیر	مقتول	زخمی یا اسیر	مقتول		
٦٥	سریہ موتہ جمادی الاول ٨ھ	٣٠٠٠ زید بن حارثہ	ایک لاکھ ١٠٠٠٠٠ شرجیل غسانی	٠	١٢		تعداد معلوم نہیں ہوسکی	مسلمانوں کو فتح ہوئی	آنحضرت ﷺ کے سفیر حارث بن عمرازدی کو شرجیل نے قتل کرا دیا تھا' اس لئے جنگ ہوئی۔ اگرچہ مسلمانوں کی فوج میں بھی نقصان ہوئے مگر تین ہزار نے ایک لاکھ کو شکست دی
٦٦	سریہ ذات السلاسل جمادی الآخر ٨ھ	٥٠٠ عمرو بن العاص قرشی	بنو قضاعہ مقیم ذات السلاسل السہمی	٠	٠	٠		مسلمانوں کے مظاہرہ سے دشمن منتشر ہو گیا	بنو قضاعہ بلی بنو القین مدینہ پر حملہ کرنے کے لئے جمع ہوئے تھے۔ عمرو بن العاص کی سرداری اس مہم کی یہ وجہ خاص بھی تھی کہ ان کی دادی اس قوم کی تھی اور یہ اس علاقہ سے خوب واقف تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی یا اسیر	مقتول	زخمی یا اسیر	مقتول		
۶۷	سریہ سیف البحر رجب ۸ھ	۳۰۰ ابوعبیدہ بن الجراح	قریش	۰	۰	۰		سمندر کے کنارے چند روز ٹھہر کر واپس آ گئے	اس سریہ کا مقصد صرف یہ تھا کہ قریش کی توجہ منتشر ہو جائے۔
۶۸	سریہ محارب شعبان ۸ھ	۱۵ ابو قتادہ الانصاری	بنو غطفان مقیم خضرہ واقع نجد					دشمن خوف زدہ ہو کر بھاگ گیا کچھ مویشی ہاتھ آئے	بنو غطفان جو چند بار پیشتر حملہ آور ہو چکے تھے اب پھر مقام خضرہ پر جمع ہو رہے تھے پندرہ کس کا ایک دستہ خبر کے لے بھیجا گیا تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی/اسیر	مقتول	زخمی/اسیر	مقتول		
۶۹	غزوہ فتح مکہ رمضان المبارک ۸ھ ہجری	۱۰۰۰۰ نبی کریم ﷺ	قریش مکہ	۰	۲		مقتول ۱۲	فتح ہوئی	علماء میں اختلاف ہے کہ مکہ فتح ہوا ہے یا داخلہ صلح سے تھا حقیقت یہ ہے کہ نبیؐ نے حکم دیا تھا کہ لشکر مکہ کو جائے اور جب تک کوئی مسلح دستہ مزاحم نہ ہو ہتھیار کا استعمال نہ کیا جائے لشکر شہر میں مختلف راستوں سے داخل ہوا صرف ایک دستہ فوج کی مزاحمت ہوئی۔ نبی صلعم نے قبضہ شہر کے بعد سب کو معافی دی۔
۷۰	سریہ خالد رمضان ۸ھ	خالد بن ولید	بت خانہ عزیٰ						عزیٰ کا قبیلہ بنو کنانہ کا بت تھا۔ اسے خالد بن ولید نے جا کر توڑ دیا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان: زخمی یا اسیر	مسلمان کا نقصان: مقتول	دشمن کا نقصان: زخمی یا اسیر	دشمن کا نقصان: مقتول	نتیجہ	کیفیت
۷۱	سریہ عمرو بن العاص رمضان ۸ھ	عمرو بن العاص	بت خانہ سواع	۰	۰	۰		۰	سواع قبیلہ بنو ہذیل کا بت تھا عمرو بن العاص نے توڑا تھا
۷۲	سریہ سعد اشہلی رمضان ۸ھ	سعد بن زید الاشہلی الانصاری	بت خانہ منات					(مقتول ۹۵)	منات قبیلہ اوس اور خزرج کا بت تھا سعد اشہلی نے توڑا تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی یا اسیر	مقتول	زخمی یا اسیر	مقتول		
۷۳	سریہ خالد بن ولید شوال ۸ھ	۳۵۰ خالد بن ولید	بنوخزیمہ					بنو خذیمہ کے جو پہلے ہی سے اسلام لا چکے تھے ۹۵ کس قتل کیے گئے نبی صلعم اس قتل سے ناخوش ہوئے اور مقتولین کا خوں بہا ادا کیا	حضرت خالد تبلیغ اسلام کے لئے بھیجے گئے تھے۔ بنو خزیمہ پہلے ہی سے اسلام لا چکے تھے۔ حضرت خالدؓ کو ان کی بابت شک ہوا۔ ان کے آدمی قتل کیے گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی یا اسیر	مقتول	زخمی یا اسیر	مقتول		
۷۴	غزوہ حنین یا اوطاس ہوازن شوال ۸ھ	۱۲۰۰۰ نبی کریم ﷺ	بنو ہوازن بنو ثقیف بنو معتر بنو احسم وغیرہ			۶	۶۰۰	فتح ہوئی مقتول ۱۷	سب قیدی آنحضرتؐ نے بلا معاوضہ چھوڑ دیے تھے۔ قیدیوں کو کپڑے بھی عطا فرمائے۔
۷۵	غزوہ طائف شوال ۸ھ	۱۲۰۰۰ نبی ﷺ		جمع کثیر		۱۲	جمع کثیر	ایک ماہ کے محاصرہ کے بعد نبی کریم صلعم چلے آئے تھے	محاصرہ اٹھا لینے کے بعد یہ لوگ از خود حاضر ہو کر اسلام لائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				مقتول	قیدی	مقتول	قیدی		
۷۶	سریہ عیینہ بن حصین محرم ۹ھ	۱۵۰ سوار عیینہ بن حصین بن حذیفہ بن بدر الفزاری	قبیلہ بنو تمیم				۶۲	عام بغاوت کا انسداد ہو گیا	اس قبیلہ نے ماتحت قبائل کو بہکایا اور ادائے خراج کو منع کیا پھر عیینہ کے جانے سے بھاگ گئے وہ ۱۱ مرد ۲۱ عورتیں ۳۰ بچے قید کر لئے جب ان کے سردار مدینہ میں حاضر ہوئے نبی صلعم نے سب قیدیوں کو چھوڑ دیا
۷۷	سریہ قطبہ بن عامر صفر ۹ھ	۲۰ قطبہ بن عامر	قبیلہ خثعم	نصف سے زیادہ		اکثر		منتشر ہو گئے	مسلمانوں کے خلاف سازش کرنے کی تیاری کو حضرت قطبہؓ اسیر کر لائے تھے۔ نبی صلعم نے ان کو چھوڑ دیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی	مقتول	زخمی	مقتول		
۷۸	سریہ ضحاک بن سفیان کلابی	ضحاک رضی اللہ عنہ	قبیلہ بنو کلاب	•	•	•			مسلمان بنو کلاب کی تعلیم کے لئے بھیجے گئے۔ کفار نے مزاحمت کی مقابلہ ہوا اہل سریہ کی تعداد کتاب میں نہیں مل سکی معدودے چند ہوں گے۔
۷۹	سریہ عبد اللہ بن حذافہ ربیع الاول ۹ھ	۳۰۰ عبد اللہ بن حذافہ القرشی السہمی	حبشی لوگ بحری ڈکیت					دشمن منتشر ہو گیا	بحری ڈکیت تھے ساحل جدہ پر جمع ہو گئے تھے اور مکہ پر حملہ کرنے کی تیاری کرتے تھے۔ اس سریہ کے جانے سے منتشر ہو گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی/اسیر	مقتول	زخمی/اسیر	مقتول		
۸۰	سریہ بنو طے ۹ھ	۱۵۰ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ	۰ بنو طے	مسماۃ سفانہ دختر حاتم مع دیگر				نبی کریم ﷺ نے سب کو چھوڑ دیا دختر حاتم کو باکرام رخصت فرمایا	
۸۱	غزوہ تبوک رجب ۹ھ	۲۰۰۰۰ نبی کریم ﷺ	قیصر ہرقل					سرحد پر مظاہرہ کرنے دشمنوں کو مرعوب بنانے کے بعد واپس تشریف لائے	پتہ لگا تھا کہ قیصر ہرقل مدینہ پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ تاکہ جنگ موتہ نمبر ۶۵ کا داغ دھویا جائے۔ آنحضرت ﷺ سرحد پر تشریف لے گئے۔ اس سے دشمن پر رعب چھا گیا اور جنگ کا عزم ترک کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	غزوہ یا سریہ کا نام مع تاریخ	لشکر اسلام کی تعداد مع نام سردار	لشکر دشمن کی تعداد مع نام سردار	مسلمان کا نقصان		دشمن کا نقصان		نتیجہ	کیفیت
				زخمی یا اسیر	مقتول	زخمی یا اسیر	مقتول		
۸۲	سریہ دومتہ الجندل	۴۲۰ خالد بن ولید	اکیدر والئے دومتہ الجندل					اکیدر والئے دومتہ الجندل قید اور اس کا بھائی قتل ہوا تھا	اکیدر کو نبی ﷺ نے پھر بحال کر دیا دیگر عیسائی حکومتوں کے ساتھ معاہدات کر لئے گئے۔

قاضی محمد سلیمان منصور پوری (رحمۃ اللعالمین ۲/ ۲۴۱) لکھتے ہیں!

ان انکشافات کے بعد ممکن ہے کہ معترض اپنے اعتراض کو ختم کر چکا ہو گر ہنوز اس کے سینہ میں شکوک موجود ہوں تو میں اس سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ نقشہ کے تمام نمبروں کو جو ۸۲ ہیں لڑائیاں ہی سمجھ لو اور ہر لڑائی کو جارحانہ ہی تسلیم کر لو اور یہ مان لو کہ سب لڑائیوں کا آغاز اور اقدام مسلمانوں ہی کی جانب سے ہوا تھا' پھر بھی ان لڑائیوں کے نتائج پر غور کرنا ضروری ہوگا۔ ہمارے پیش کردہ نقشہ سے ظاہر ہے کہ ان سب لڑائیوں میں سلمانوں اور فریق مخالف کا نقصان ذیل تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام فریق	اسیر	زخمی	مقتول	کل	کیفیت
مسلمان	۱	۱۲۷	۲۵۹	۳۸۷	ہر دو جانب کے زخمیوں کی تعداد صحیح نہیں
مخالف	۶۵۶۴	۰	۷۵۹	۷۳۲۳	
میزان	۶۵۶۵	۱۲۷	۱۰۱۸	۷۷۱۰	اسیروں اور مقتولوں کی تعداد انشاء اللہ صحیح ہے

مقتولین ہر دو جانب کی تعداد (۱۰۸) ہے اور (۸۲) پر تقسیم کرنے سے فی جنگ ۱۴/۸۔۱۱ اوسط نکلتا ہے کیا ایسی لڑائیوں کی نسبت کوئی ذی عقل یہ قرار دے سکتا ہے کہ صد ہا سالہ مذاہب کے ترک کرانے اور مذہب کے لئے جبر قبلوانے کے لئے اور وہ بھی عرب جیسے خونخوار ملک میں یہ کافی موثر تھیں۔ دشمنوں کی تعداد اسیران کافی معلوم ہوتی ہے یعنی ۶۵۶۴ مگر یہ تعداد بھی جزیرہ نما عرب کی وسعت کے مقابلہ میں ہیچ ہے اور چونکہ اس تعداد کے اندر بڑی تعداد (۶۰۰۰) ایک ہی غزوہ حنین کی ہے۔ اس لئے باقی جنگوں میں اوسط اسیران جنگ (۷) رہتا ہے۔ یہ تعداد بھی ایسی نہیں ہے جو تمام ملک کو تبدیلی مذہب پر مجبور کر سکے۔ انسان خون کے اتنے کم نقصان کے ساتھ جو دو ہزار سے متجاوز نہیں اتنی عظیم الشان اور شاندار کامیابی تاریخ میں ایک منفرد مثال ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتراضات وشبہات کا ازالہ

ارشاد ربانی ہے!

"لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ"
یعنی دین میں کوئی زبردستی نہیں۔

اسلام اور جبرِ وکراہ

مولانا محمد ادریس کاندھلوی اشاعت اسلام اور جہاد کے سلسلے میں معترض حلقوں کے اعتراضات کا تفصیلی جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

(۱) "جہاد لوگوں کو جبراً مسلمان بنانے کیلئے نہیں بلکہ اسلام کی عزت اور ناموس کی حفاظت کیلئے ہے اور دنیا کی کوئی قوم اور عالم کا کوئی مذہب بدون حکومت کے اپنی حفاظت نہیں کرسکتا۔

مخالفین اسلام آسمان اور زمین کو سر پر اٹھائے ہوئے ہیں اور زبان اور قلم سے یہ ڈھنڈورا پیٹتے رہتے ہیں کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا ان کو یہ معلوم نہیں کہ شریعت اسلامیہ میں مسلمان وہ شخص کہلاتا ہے جو برضا و رغبت حقانیت اسلام کا زبان سے اقرار اور دل سے اس کی تصدیق کرے اور جو شخص کسی طمع اور لالچ یا کسی خوف اور ہراس سے اسلام کا محض زبان سے اقرار کرے اور دل سے اس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصدیق اور اعتقاد جازم اور یقین تام' جو اسلام کا جز لاینفک بلکہ اس کی عین حقیقت ہے' کسی جبر واکراہ سے حاصل نہیں ہوسکتا اور نہ کسی ترغیب وترہیب سے اور نہ کسی تحریص وتخویف سے' زبان اگرچہ جبرواکراہ سے کسی شے کا اقرار کرے مگر قلب جب ہی تصدیق کرسکتا ہے کہ جب اس کو براہین اور دلائل سے اس کا حق ہونا منکشف ہو جائے' عالم کی تمام قوتیں بھی اگر یہ چاہیں کہ جبر واکراہ سے کسی کے قلب کو مطمئن کر دیں تو ناممکن اور محال ہے' تیغ و تیر اور خنجر سے کوئی عقیدہ قلب میں نہیں اتر سکتا' اور غالبًا اس واضح حقیقت کو کوئی معمولی سے معمولی عقل والا بھی انکار نہیں کرسکتا لہٰذا یہ کہنا کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے بالکل غلط ہے۔

(۲) صحابہ کرام ﷺ ورضوا عنہ کا کفار مکہ کے ہاتھ سے مسلسل تیرہ سال تک مصائب و آلام برداشت کرنا' ماں باپ خویش و اقارب سب کو اسلام کی خاطر چھوڑ بیٹھنا اس امر کی واضح اور روشن دلیل ہے کہ انہوں نے اسلام کو بہ ہزار رضا ورغبت قبول کیا تھا اور اسلام کی حلاوت وشیرنی ان کے دلوں میں ایسی اتر چکی تھی کہ جس نے دنیا کے تلخ سے تلخ مصائب کو شیریں اور لذیذ بنا دیا تھا اور اتنا لذیذ کہ جان و مال سب ہی اس پر قربان کر ڈالا مخالفین اور معترضین ذرا بتلائیں تو سہی [illegible] شے بجبر واکراہ اور گردن تلوار پر رکھ کر منوائی جاتی ہے کیا اس کی یہی شان ہوتی ہے۔

(۳) نیز شریعت اسلامیط کا مقصد یہ ہے کہ لوگ برضا ورغبت اس کے احکام کی تصدیق کریں تاکہ ثواب اور نجات اخروی اس پر مرتب ہو سکے۔ بندہ ایمان اختیاری کا مکلف ہے اور اللہ کے نزدیک وہی ایمان اور اسلام معتبر ہے کہ جو دل سے ہو جبری اور اضطراری ایمان کے اعتبار سے اسی وجہ سے ارشاد ہے!

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا أَفَأَنْتَ
تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ (۲) فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ (٤)

اگر خدا چاہتا تو تمام روئے زمین والے ایمان لے آتے کیا آپ لوگوں پر جبر کر سکتے ہیں کہ وہ سب مومن ہو جائیں۔

جو چاہے ایمان لائے اور جس کا دل چاہے وہ کفر کرے (حق واضح ہے جبر کی ضرورت نہیں)

(۴) آنحضرت ﷺ نے جس وقت نبوت کا اعلان فرمایا اور لوگوں کو اسلام کی دعوت دی اس وقت تن تنہا تھے کوئی حکومت اور سلطنت آپ کے پاس نہ تھی' نہ ہاتھ میں کوئی تلوار تھی جس سے نہ ایمان لانے والوں کو ڈراتے ہوں غیروں کا تو ذکر ہی کیا کنبہ اور خاندان جو انسان کا حامی اور مددگار ہوتا ہے وہی آپ کا جانی دشمن اور خون کا پیاسا ہو گیا' ظلم وستم کی کوئی نوع اور کوئی قسم ایسی باقی نہ چھوڑی کہ جس کا آپ کے اصحاب پر تجربہ نہ کر لیا ہو اگر وحی ربانی آپ کی تسلی اور دلاسا نہ کرتی تو پھر ان مصائب ونوائب کا تحمل تقریباً ناممکن تھا ایسی حالت میں کیسے جبر اور اکراہ ممکن ہے۔

(۵) بعثت کے بعد مکہ مکرمہ میں تیرہ سال آپ کا قیام رہا اسی زمانے میں اور اسی حالت میں صدہا قبائل اسلام کے حلقہ بگوش ہوئے ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ شروع ہی زمانے میں مسلمان ہوئے اور جب واپس ہوئے تو ان کی دعوت سے نصف قبیلہ غفار مسلمان ہوئے اور جب واپس ہوئے تو ان کی دعوت سے نصف قبیلہ غفار مسلمان ہو گیا ہجرت سے قبل تراسی مرد اٹھارہ عورتوں نے (جو مشرف باسلام ہو چکے تھے) کفار مکہ کی ایذاؤں سے تنگ آ کر حبشہ کی طرف ہجرت کی' نجاشی شاہ حبشہؓ جعفر طیارؓ کی تقریر سن کر مشرف باسلام ہوا ہجرت سے قبل مدینہ کے ۷۰ آدمیوں نے مقام منیٰ میں آپ کے دست مبارک پر بیعت کی مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے وعظ سے ایک ہی دن میں تمام قبیلہ بنی عبد الشہل مدینہ منورہ میں مشرف باسلام ہوا بعد ازاں باقی ماندہ انصار بھی مشرف باسلام ہو گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سب قبائل جہاد کا حکم نازل ہونے سے پہلے ہی مسلمان ہوئے اور ابوبکر صدیق، فاروق اعظم، عثمان غنی، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اجمعین جنہوں نے چار دانگ عالم میں اسلام کا ڈنکا بجایا یہ بہادران اسلام کے حلقہ بگوش بن چکے تھے۔

(۶) نجران اور شام کے نصاری کو کس نے مجبور کیا تھا کہ وہ بطور وفد آپ کی خدمت میں حاضر ہوں اور اسلام قبول کریں ہر طرف سے وفود کا تانتا بندھا ہوا تھا وفود آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور اسلام قبول کرتے جبر تو درکنار آپ نے تو ان کے بلانے کیلئے کوئی قاصد نہیں بھیجا تھا جیسا کہ آئندہ چل کر وفود کا بیان پڑھنے سے معلوم ہوگا۔

(۷) مسئلہ جہاد اسلام کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ انبیاء سابقین کی شریعت میں بھی یہ مسئلہ موجود تھا پس اگر اسلام کی ترقی اور اشاعت کا سبب صرف جہاد ہے تو دوسرے جن مذاہب میں یہ موجود تھا وہ کیوں اس سرعت کے ساتھ شائع نہ ہوئے، خصوصاً جبکہ تاریخ میں بکثرت ایسی نظریں موجود ہیں کہ بوقت قدرت سلاطین و یہود ونصاری نے اپنے اپنے مخالفین کا قتل عام کرایا ہے۔

(۸) سلاطین اسلام اگر لوگوں کو جبراً مسلمان بناتے یا اس قسم کی تدبیریں کرتے جو عیسائیت کیلئے کی گئیں اور کی جا رہی ہیں تو کم از کم اسلامی قلمرو میں تو کسی غیر مذہب کا وجود باقی نہ رہتا اس لئے کہ اگر حق و صداقت کے ساتھ مادی اعانت و مساعدت بھی شامل ہو جائے، تو پھر حق کے قبول کرنے میں کیا تامل ہے جبکہ طمع اور لالچ سے تثلیث کا گورکھ دھندا اور ایک ذات انسانی میں باوجود ہزار احتیاج کے بشریت اور الوہیت کا اجتماع اور شجر اور حجر کو خدا اور مادہ اور روح کو خدا تعالیٰ کی توحید خالص اور یکتائی اور اس کی بے چونی اور چگونی اور شان علیمی و قدیری اور سمعی و بصری کو طمع و لالچ سے منوانا کیا مشکل ہے مگر اسلام کا خداداد حسن و جمال اس سے منزہ اور مستغنی ہے کہ درہم و دینار کی چمک کو ذریعہ اشاعت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنائے اور شیطانی کمان کے ذریعے سے اپنے تیر چلائے جو لوگ اس راہ سے کسی مذہب کو اختیار کرتے ہیں وہ خدا کے بندے نہیں بلکہ درہم اور دینار کے بندے ہیں نعوذ باللہ من ذالک۔

(۹) نیز اسلام کے قوانین خود اس کے شاہد ہیں کہ اسلام بزور شمشیر نہیں پھیلا اس لئے کہ اسلام میں اشاعت اسلام کا قانون یہ ہے کہ جب کسی قوم پر حملہ کرو تو اول ان پر اسلام پیش کرو کہ ایمان لے آؤ پس وہ ایمان لے آئیں تو وہ تمہارے بھائی ہیں تم میں اور ان میں کوئی فرق نہیں سب برابر ہو اور اگر اسلام نہ لائیں اور اپنے مذہب پر قائم رہنا چاہیں تو ان سے یہ کہا جائے گا کہ تم اسلامی حکومت کی اعانت کا عہد کرو اور جزیہ دینا قبول کرو اور حکومت میں کوئی بدامنی نہ پھیلاؤ تو ہم تمہاری جان اور آبرو کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں تمہاری جان اور مال آبرو کی حفاظت مسلمانوں کی جان و مال اور آبرو کی طرح ہو گی' اس شرط کے ساتھ تم اسلامی حکومت میں عیسائی اور یہود اور مجوسی بن کر رہ سکتے ہو' حکومت اسلامیہ مذہب میں کوئی مداخلت نہیں کرے گی اور مزید برآں تمہارے لئے آزادی ہو گی کہ اسلام اپنے خاص احکام تم پر جاری نہ کرے گا مثلاً شراب پینا اسلام میں منع ہے اور تمہارے مذہب میں جائز ہے اس لئے اسلام تم کو شراب پینے اور اس کی خرید و فروخت سے منع نہ کرے گا تم کو اپنے رواج کے مطابق نکاح کرنے کی اجازت ہو گی وغیرہ وغیرہ۔

اور اگر جزیہ دینا بھی منظور نہ کریں تو پھر شمشیر کا حکم ہے معلوم ہے کہ شمشیر کا حکم مسلمان بنانے کیلئے نہیں بلکہ آخری درجہ میں ان کی سرکشی کے جواب میں ہے۔ پس اگر اسلام تلوار سے پھیلتا تو سب سے پہلے تلوار کا حکم ہوتا تیسرے درجہ میں نہ ہوتا۔

(۱۰) اگر اسلام جبر و اکراہ سے پھیلتا تو جبر و اکراہ سے اسلام لانے والے اسلام پر عاشق اور فریفتہ نہ ہوتے اس لئے کہ جبر اور اکراہ کا اثر ظاہر اور بدن پر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے قلب پر نہیں ہوتا پس جو لوگ جبراً مسلمان بنائے گئے۔ ان کی حالت یہ ہوتی کہ ظاہر میں زبان سے اسلام کا کلمہ پڑھتے اور دل میں اس سے متنفر اور بیزار ہوتے حالانکہ یہ لوگ دل و جان سے ظاہر و باطن، جلوت اور خلوت میں اسلام پر فریفتہ اور شیدا تھے اور بہ نسبت مسجد میں گھر میں زیادہ عبادت کرتے تھے اور اسلام پر اپنی جان اور مال دینے کو سعادت سمجھتے تھے، علاوہ ازیں شریعت اسلامیہ کا مسئلہ ہے کہ جو شخص محض سے " لا الہٰ الا اللہ " پڑھ کر اس کا قتل جائز نہیں پس جس مذہب نے دشمن کے ہاتھ یہ سپر دے رکھی ہو کہ ایک مرتبہ زبان سے کلمہ پڑھ لینے پر فوراً چھوڑ دیے جاؤ گے کیا وہ مذہب جبر اور اکراہ سے پھیل سکتا ہے؟ جبر کی اس میں گنجائش ہی نہیں ہر کافر تقیہ کر کے کلمہ پڑھ کر قتل سے بچ سکتا ہے اور پھر قدرت اور موقع پانے پر سابق مذہب کی طرف عود کر سکتا ہے آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ جن لوگوں نے بقول معترضین جبر اور اکراہ سے اسلام کو قبول کیا تھا وہ ساری عمر کیوں اس کے پابند رہے موقع پا کر اپنے سابق مذہب کی طرف کیوں نہ لوٹ گئے۔

اشاعت اسلام کا مثالی اور زریں باب (فتح مکہ)

عہد نبوی ﷺ کے غزوات وفتوحات میں "فتح مکہ" کو امتیازی اور مرکزی اہمیت حاصل ہے اس لئے کہ اس موقعہ پر انسانیت کے محسن اعظم ﷺ کو اسلام، پیغمبر اسلام وصحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے جانی دشمن مشرکین مکہ پر کامل اقتدار حاصل تھا مگر آپ نے سب کو معاف کر دیا یہ آپ کا ایسا عظیم کارنامہ ہے جو آپ ﷺ کو فاتحین عالم میں امتیازی مقام عطا کرتا ہے۔ چنانچہ ہندو سیرت نگار رانا بھگوان داس لکھتا ہے:

"سیرت طیبہ کے واقعات میں فتح مکہ کو عظیم الشان حیثیت حاصل ہے۔ عظمت فتح، تسخیر قلوب مفتوحین اور کرم گستری فاتحانہ کے جلوئے فتح

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکہ ہی سے خیال آرا ہوتے ہیں ماہرین حربیات اور سیاسین عالم نے بالاتفاق مہر تصدیق ثبت کی ہے کہ صلح حدیبیہ معاہدہ داعی اسلام کی رحمت ذی شان اور فرزند ان توحید کی امن پسندی اور سیاسی بصیرت کا لا زوال کارنامہ ہے' لیکن مشرکین قریش کی پیہم اسلام دشمنی' حبیب خدا کے ساتھ مسلسل سازشیں' لگاتار ریشہ دوانیاں اسلام کو فنا کرنے کی اعلانیہ وخفیہ کوششیں' نیز معاہدہ کی کھلی خلاف ورزی اور اسلام دشمن قبیلوں کی حمایت نے جب صلح حدیبیہ ختم کر دیا۔ تو آقائے کون و مکان حضرت محمد رسول اللہ ایک عظیم الشان لشکر کے ساتھ عازم مکہ ہوئے۔

انسانی تاریخ کا عظیم انقلاب

اللہ۔ اللہ! تاریخ کا یہ کیسا عجیب وغریب انقلاب ہے۔ کل ہی کی بات ہے کہ حضورؐ رات کی تاریکی میں اسی مکہ سے ہجرت فرما ہوئے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی شریک سفر نہیں تھا' لیکن آج رسول اقدس کے دائیں بائیں' آگے پیچھے شمع نبوت کے لاتعداد پروانے ہیں۔ جہاں تک نظر جاتی ہے۔ اسلام کے علمبردار محمد رسول اللہ ﷺ کے شیدائیوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر دکھائی دیتا ہے۔ حبیب خدا آگے بڑھ رہے ہیں۔ رحمت الٰہی ضیا بار ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ مکہ معظمہ میں جلوہ افروز ہو گئے۔ رحمتہ اللعالمین کے خیر مقدم میں بیت اللہ نے جبین اقدس جھکا دی۔ کفر کی بے پایاں طاقت پارہ پارہ ہو گئی۔ باطل نے سسکیاں لے کر دم توڑ دیا اور حق سر بلند ہو گیا۔

محمد عربی (ﷺ) کے مہتم بالشان وفقید المثال فتح پر کفر لرزاں وترساں ہے۔ آج حجاز میں کوئی قوت نہیں ہے جو جمیعت مسلمہ کے مقابلہ میں آنے کا حوصلہ کر سکے۔ یہ وہی اہل مکہ ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو سخت اذیتیں دیں۔ ان میں وہ بھی دکھائی دے رہے ہیں۔ جنہوں نے اعلاء کلمتہ الحق کے حامیوں کو خون میں نہلا دیا تھا۔ تپتی ریت پر گھسیٹا تھا۔ ہاتھوں میں کیلیں ٹھونکی تھیں۔ سینہ پر پتھر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھے۔ چٹائیوں میں لپیٹ کر شدید زودکوب کرنے والے اور دھواں دینے والے ظالم بھی اس گروہ مشرکین مکہ میں نظر آ رہے ہیں۔ مسلمانوں کو گھر سے بے گھر کرنے والے' رسول اللہ (ﷺ) اور خانوادۂ رسول اللہ کا مقاطعہ کرنے والے' شعب ابی طالب میں رہنے پر مجبور کرنے والے دشمنان اسلام بھی کھڑے ہیں۔ محمد عربی کے راستہ میں کانٹے بچھانے والے' اللہ کے مقدس رسول ﷺ پر پتھر برسانے والے اور چادر سے حلقوم رسول ﷺ کا گھونٹنے کی ناپاک کوشش کرنے والے سفاک بھی آج نظروں کے سامنے ہیں۔ پیکر رحمت محمد رسول اللہ (ﷺ) کے قتل کی سازش کرنے والے ستمگر اور فرزندان توحید پر شمشیر و سناں سے یلغار کرنے والے جفا کار دست بستہ قطار اندر قطار سامنے کھڑے ہیں۔ سامنے کھڑے ہیں۔ یہاں تک کہ اسلام پر ظلم و استبداد کے پہاڑ توڑنے والے رئیس مکہ ابوسفیان بھی آج اسلام کی قوت کے سامنے دست بستہ حاضر ہیں۔

اللہ اللہ قربان جایئے۔ اس فاتحانہ شان رحمت کے ارشاد ہوتا ہے!

"گھر سے بے گھر کرنے والوں کو میں نے معاف کیا۔ تلواریں سونت کر مقابل آنے والوں کو میں نے معاف کیا۔ علمبرداران اسلام کو اذیت دینے والوں کو میں نے معاف کیا۔ قتل کی سازش کرنے والوں کو میں نے معاف کیا۔ یہودیوں سے سازش کرنے والوں کو میں نے معاف کیا۔ امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے وحشی' قاتل کو میں نے معاف کیا۔ سید الشہدا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی نعش مبارک کی بے حرمتی کرنے والی ہندہ کو میں نے معاف کیا۔ ابوسفیان کو معاف کیا۔ ابوسفیان کے گھر میں پناہ لینے والوں کو میں نے امان دی۔ آج تمہارے لئے کوئی سرزنش نہیں ہے۔ آج کے دن تم سے کوئی باز پرس نہیں ہے۔ فاتح مکہ کی اس شان رحمت پر ملائکہ نے درود ونعت کے ترانے گائے اور کائنات ارض و سما کا ذرہ ذرہ پکار اٹھا۔" "وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ"

مقام فکر ہے کہ ہادی عالم فاتح مکہ نے اپنے منشور رحمت سے فاتحین

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالم کو کس قدر عدیم المثال و جاوداں درس دیا ہے۔ جزیرہ نمائے عرب کی تاریخ شاہد ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان رحمت و محبت سے قلوب مسخر ہو گئے۔ فاتح مکہ یہ مقدس فرمان مقاصد رسالت کی تکمیل میں مددگار ثابت ہوا۔ اور مکہ کی فتح کے ساتھ ہی فتح اسلام کا پرچم اہل عرب کے دلوں پر بھی لہرانے لگا اور سرزمین عرب سے کفر وظلم کا نشان ہمیشہ کیلئے نیست ونابود ہو گیا۔ حرمت انسانیہ کے جلوے جمال آرا ہوئے' سرزمین مفتوحہ '' دارالامن'' شہر مکہ دارالسلام قرار پایا۔ سبحان اللہ! فاتح کی شمشیر فتح سے خون نہیں ٹپکا۔ شمشیر محمدی سے پیار ومحبت کے درنیساں اور رحیمی وکریمی کے لعل بدخشاں کی برسات ہوئی۔ فتح مکہ نے خون آشامی ودردنا کی کو ختم کر کے اخلاص محبت جاوداں اور امن و عافیت ذیشان کا مقدس درس دیا۔ کاش جنگ میں آگ وخون کے دریا پیدا کرنے والے فاتحین عالم جادہ محمد ﷺ پر گامزن ہوتے۔

بلاشک اگر دنیا کے حکمران فاتح کے مقدس درس عالی پر عمل پیرا ہوتے تو اولاد آدم کے لئے یہ دنیائے ارضی بہشت بریں ہوجاتی۔ حضور سید المرسلین رحمتہ اللعلمین محمد مصطفے ﷺ نے فتح مکہ میں فاتحین عالم کو فقید المثال درس دے کر نوع انسان پر احسان عظیم فرمایا ہے اور آج بھی صرف یہی طریق محمدی امن عالم کا ضامن ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے بعد ۲۳ سال کے قدیم ترین دشمنوں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو ہولناک اذیتیں دینے والوں خود رسول اللہ ﷺ کے قتل کی سازشیں کرنے والوں اور مدینہ طیبہ پر حملہ کرنے والوں کو معاف کر کے اہل مکہ کے دلوں کو مسخر کر لیا اور مفتوح قوم میں ذرا بھی جذبہ انتقام پیدا نہ ہو سکا۔ یہی اسوۂ حسنہ آج بھی دنیا کی طاقتور قوموں اور با اختیار حکمرانوں کیلئے بہترین معیار عمل ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ وجدل: عہد جاہلیت کا منظر جنگ

اسلام کی ضوفشانی سے قبل عہد جاہلی کے عربوں کے جنون وجنگی تاریخ کا نقشہ مولانا الطاف حسین حالی ''مسدس مدوجزر اسلام'' میں اس طرح بیان کرتے ہیں۔

نہ ٹلتے تھے ہرگز جو اڑ بیٹھے تھے
جو دو شخص آپس میں لڑ بیٹھتے تھے
سلجھتے نہ تھے جب جھگڑ بیٹھتے تھے
تو صدہا قبیلے بگڑ بیٹھتے تھے
بلند ایک ہوتا تھا گردوں شرارہ
تو اس سے بھڑک اٹھتا تھا ملک سارا
وہ بکر اور تغلب کی باہم لڑائی
صدی جس میں انہوں نے آدھی گنوائی
قبیلوں کی کردی تھی جس نے صفائی
تھی اک آگ ہر سو عرب میں لگائی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ جھگڑا کوئی ملک و دولت کا تھا وہ
کرشمہ اک ان کی جہالت کا تھا وہ

اسی طرح اور اک خوں ریز پیدا
عرب میں لقب حرب و داحس ہے جس کا
رہا ایک مدت تک آپس میں برپا
بہا خون کا ہر طرف جس میں دریا

سبب اس کا لکھا ہے یہ اصمعی نے
کہ گھوڑا دوڑ میں چیز کی تھی کسی نے

کہیں تھا مویشی چرانے پر جھگڑا
کہیں پہلے گھوڑا بڑھانے پہ جھگڑا
لب جو کہیں آنے جانے پہ جھگڑا
کہیں پانی پینے پلانے پہ جھگڑا

یوں ہی روز ہوتی تھی تکرار ان میں
یوں ہی چلتی رہتی تھی تلوار ان میں

جنگ اور مفتوحین کے متعلق مذاہب عالم کی تعلیمات

عہد جاہلیت کی جنگی تاریخ اور ان کے نظریات جنگ کے تاریخی اور تہذیبی مطالعہ کے بعد مذاہب عالم کی تاریخ اور تعلیمات ملاحظہ فرمائیں:

(ہندومت) یجروید کی تعلیم کا خلاصہ سوامی دیانند کے الفاظ میں یہ ہے:

دھرم کے مخالفوں کو زندہ آگ میں جلادو۔

دشمنوں کے کھیتوں کو اجاڑ دو' گائے' بیل' اور لوگوں کو بھوکا مار کر ہلاک کردو۔

جس طرح بلی چوہے کو تڑپا تڑپا کر مارتی ہے اسی طرح دشمنوں کو تڑپا کر مارو۔

اسیران جنگ اور مفتوحین کے متعلق بائبل کی تعلیمات ملاحظہ فرمایئے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب خداوند تیرا خدا اسے تیرے قبضہ میں کر دے تو تو وہاں کے ہر ایک مرد کو تلوار کی دھار سے قتل کر۔

یشوع کے متعلق آتا ہے انہوں نے سب (مفتوحین) کو جو اس شہر میں تھے کیا مرد کیا عورت جوان کیا بوڑھا' کیا بیل' کیا بھیڑ اور گدھا سب کو تہ تیغ کیا۔

ساؤل کو حکم ہوا سو تو اب جا اور عمالیق کو مارا اور سب جو کچھ ان کا ہے یک لخت حرم کر (قتل) اور ان پر رحم مت کر بلکہ مرد اور عورت' اور ننھے بچے اور شیر خوار' بیل بھیڑ' اونٹ اور گدھے تک سب کو قتل کر۔

مذاہب عالم کی اسیران جنگ و مفتوحین سے متعلق تعلیمات اور وحشیانہ نظریہ ''ثار'' کو تاریخی تناظر میں رکھتے ہوئے نبی رحمت' محسن انسانیت ﷺ کے انسان دوستی پر مبنی کردار پر نظر ڈالیے بالخصوص ان حالات میں کہ جب ''ثار'' انتقام خون کے جاہلی نظریہ پر مبنی نعرہ '' **اليوم يوم الملحمة اليوم تستحل الكعبة**'' آج تو جنگ وجدال' قتال وانتقام کا دن ہے آج کعبہ کو حلال کیا جائے گا کی صدا جب انسانیت کے محسن اعظم ﷺ کے کانوں میں پہنچی ہے تو آپ ﷺ تمام توقعات اور امکانات کے برعکس نہایت وضاحت کے ساتھ کامل رواداری اور عفو عام کا مظاہرہ کرتے ہوئے دوٹوک الفاظ میں فرماتے ہیں:

'' **اليوم يوم المرحمه**''

''آج تو رحم وکرم' عفو ودرگزر' اور ایثار و رواداری کا دن ہے۔''

آپ ﷺ نے اپنے بدترین دشمن کفار اور مشرکین مکہ سے حسن سلوک' مثالی رواداری' عفو و درگزر کا عملی مظاہرہ کر کے یہ ثابت کر دیا کہ آپ ﷺ دونوں جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں:

سلام اس پر کہ اسرار محبت جس نے سمجھائے
سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلام اس پر کہ جس نے خون کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اس پر کہ جس نے گالیاں کھا کر دعائیں دیں

۶۳۰ء میں پیغمبر ﷺ نے مکہ فتح کر کے مکہ کہ مفتوحین کفار و مشرکین کے ساتھ جس رواداری کا ثبوت دیا اس کی مثال انسانی تاریخ کے صفحات پیش کرنے میں قاصر ہیں "PIRIT OF ISLAM" کے مصنف سید امیر علی لکھتے ہیں:

بالکل بجا طور پر کہا گیا ہے کہ فتوحات کی تاریخ میں اس فاتحانہ درود کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

مفتوح دشمنوں کے ساتھ محسن انسانیت ﷺ کی رواداری اور انسان دوستی پر مبنی تاریخی کردار

فتح مکہ کے تاریخی موقعہ پر انسانی حقوق کے اولین و بے نظیر علمبردار محسن انسانیت ﷺ نے مفتوحین کے لئے ان کی توقعات کے بر خلاف آزادری کا پروانہ جاری کر کے انسانیت پر احسان عظیم کیا اور جاہلیت و انسان دشمن تہذیب و قوانین کو اپنے قدموں تلے روندتے ہوئے اعلان فرمایا:

" اذهبوا فانتم الطُّلقاه "

جاؤ تم سب کے سب آزاد ہو۔"

اس موقعہ کی مرقع آرائی معروف سیرت نگار علامہ شبلی نعمانی زبانی سنئے:"

"آپ ﷺ نے مجمع کی طرف دیکھا تو جباران قریش سامنے تھے۔ ان میں حوصلہ مند بھی تھے جو اسلام کو مٹانے میں سب کے پیش رو تھے' وہ بھی تھے جن کی زبانیں رسول اللہ ﷺ پر گالیوں کے بادل برسایا کرتی تھیں۔ وہ بھی تھے جن کی تیغ و سنان نے پیکر قدسی ﷺ کے ساتھ گستاخیاں کی تھیں' وہ بھی تھے جنہوں نے آنحضرت ﷺ کے راستے میں کانٹے بچھائے تھے۔ وہ بھی تھے جو وعظ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت آنحضرت ﷺ کی ایڑیوں کو لہولہان کر دیا کرتے تھے۔ وہ بھی تھے جن کی تشنہ لبی خون نبوت کے سوا کسی چیز سے بجھ نہیں سکتی تھی' وہ بھی تھے جن کے حملوں کا سیلاب مدینہ کی دیواروں سے آ آ کر ٹکراتا تھا' وہ بھی تھے جو مسلمانوں کو جلتی ہوئی آگ پر لٹا کر ان کے سینوں پر آتشین مہریں لگایا کرتے تھے۔ رحمت عالم ﷺ نے ان کی طرف دیکھا اور خوف انگیز لہجہ میں پوچھا: تم کو کچھ معلوم ہے میں تم سے کیا معاملہ کرنے والا ہوں؟ وہ لوگ اگرچہ ظالم تھے شقی تھے بے رحم تھے لیکن مزاج شناس تھے پکار اٹھے کہ تو شریف بھائی ہے اور شریف برادرزادہ ہے ارشاد ہوا! تم پر کچھ الزام نہیں جاؤ تم سب آزاد ہو۔

محسن انسانیت کی اس رواداری اور اس حسن سلوک کا جو آپ نے فتح مکہ کے موقعہ پر مکہ میں رہنے والوں کے ساتھ کیا اور عرب کے باشندوں کے ساتھ روا رکھا اس کا موازنہ عہد حاضر کے مہذب علمبردار ان کے قول و فعل اور تحفظ حقوق انسانی کا پرچار کرنے والوں کے کردار و گفتار سے کریں تو آپ ﷺ کی رواداری و طرز عمل کی اہمیت و عظمت اجاگر ہو سکے گی جس کا مظاہرہ آپ نے ۶۳۰ء میں مکہ فتح کر کے مکہ کے مفتوحین کے ساتھ جو آپ ﷺ کے بدترین دشمن تھے حسن سلوک' مثالی رواداری' عفو عام اور آزادی کا پروانہ جاری کر کے بے جا انسان دوستی کا ثبوت دیا اس کی مثال انسانی تاریخ کے صفحات پیش کرنے سے قاصر ہیں یورپین دانشور آتھر گلیمن (AUTHUR GILMAN) ''فتح مکہ'' کے موقعہ پر پیغمبر صادق و امین ﷺ کے دشمن مفتوحین کے ساتھ رواداری اور عفو عام کے عملی مظاہرہ کا انسانی تاریخ کی دیگر جنگوں سے تقابل کرتے ہوئے کہتا ہے:

''فتح مکہ کے اس موقعہ پر یہ بات ان کے حق میں جائے گی کہ اس وقت جب کہ اہل مکہ کے ماضی کے انتہائی ظالمانہ سلوک پر انہیں جتنا بھی طیش آتا کم تھا' اور ان کے انتقام کی آگ بھڑکانے کیلئے کافی تھا' مگر آپ ﷺ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے لشکر و سپاہ کو ہر قسم کے خون خرابے سے روکا اور اپنے اللہ کے ساتھ انتہائی بندگی اور اطاعت کا مظاہرہ کیا۔ شکرانہ بجا لائے صرف دس بارہ آدمی ایسے تھے جنہیں پہلے ہی وحشیانہ رویہ کی بناء پر جلا وطن کر دیا گیا تھا اور ان میں سے بھی صرف چار کو قتل کیا گیا' لیکن دوسرے فاتحین کے وحشیانہ طرز عمل کے مقابلہ میں اسے بہر حال انتہا درجے کی شرافت و انسانیت سے تعبیر کیا جائے گا۔ محمد ﷺ کی فتح درحقیقت دنیا کی فتح تھی' سیاست کی فتح تھی۔ انہوں نے ذاتی مفاد کی ہر علامت کو مٹا ڈالا' اور ظالمانہ نظام سلطنت کو جڑ سے اکھاڑ دیا اور جب قریش کے مغرور و متکبر سردار عاجزانہ گردنیں جھکائے مجرموں کی طرح کھڑے تھے تو محمد ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تمہیں مجھ سے کیا توقع ہے؟

''رحم'' اے سخی و فیاض بھائی! رحم۔ وہ بولے' ارشاد ہوا جاؤ تم سب آزاد ہو۔

ہندو سیرت نگار سوامی لکشمن پرشاد'' عفو عام کا فقید المثال نظارہ'' کے عنوان کے تحت رقم طراز ہے:

''صحن کعبہ میں اسلام کے دشمنان ازلی گروہ در گروہ سر جھکائے کھڑے تھے۔ کیسے دشمن؟ جنہوں نے داعی اسلام کے سر مبارک کو شانہ مقدس سے جدا کرنے کیلئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا تھا۔ جنہوں نے جگر گوشہ رسول ﷺ کا حمل اپنے نیزوں سے گرایا تھا۔ جنہوں نے آپ ﷺ کے چچا کا کلیجہ اپنے دانتوں سے چبایا تھا۔ جنہوں نے ہر ممکن موقعہ پر آپ ﷺ کو بدنام کرنے اور اذیت پہنچانے میں کوئی دریغ نہ کیا تھا جن کے دل و دماغ کی تمام قوتیں نخل اسلام کی بیخ کنی میں صرف کار ہوتی تھیں۔ حضور انور ﷺ نے ایسے دشمنان دین کی طرف ایک نظر اٹھا کر دیکھا اور پر رعب لہجہ میں دریافت فرمایا!

''تمہیں معلوم ہے میں آج تمہارے ساتھ کیا سلوک کرنے والا ہوں؟''

سب نے یکساں زبان ہو کر عرض کی کہ آج تک ہم نے تجھے مجسم رحم'

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کرم مجسم دیکھا ہے اور آج بھی تجھ سے رحم و کرم کی توقع رکھتے ہیں۔

آپ ﷺ نے متبسم نگاہوں سے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا! اچھا میں بھی تم سے وہی الفاظ کہتا ہوں جو یوسف علیہ السلام نے اپنے ستمگر بھائیوں سے کہے تھے۔

تم پر کوئی الزام نہیں۔۔۔۔ جاؤ تم سب آزاد ہو!''

ایک چشم زدن میں حاضر اور غیر حاضر' موجود اور غیر موجود' سب ستمگر معاف کر دیے گئے' اسیر تھے غلام تھے زیر دست تھے جب ان میں مقابلے کی تاب نہ تھی جب ان میں انتقام کی قدرت نہ تھی' جب وہ بے بس تھے بے کس تھے اور مسلمانوں کے رحم و کرم پر تھے مسلمانوں نے دنیا پر ثابت کر دیا کہ رحم درحقیقت افضل ترین وہ ہے جو اپنے جانی دشمنوں پر اس وقت کیا جائے جب تمہارے ہاتھوں میں انتقام لینے کی پوری قوت موجود ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احترام آدمیت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور اپنی خلافت کا تاج اس کے سر پر رکھا ہے۔ تمام مخلوق کو انسان کے لئے اور انسان کو اپنے لئے پیدا فرمایا ہے، انسان اور اس کے تمام اعضاء و اجزاء کو محترم قرار دیکر احترام آدمیت کی ہدایت فرمائی ہے۔ اسلام تمام مخلوق کو اللہ تعالیٰ کا کنبہ اور ایک گھرانہ قرار دیتا ہے اور کسی کو بھی دوسروں پر ظلم و زیادتی کی اجازت نہیں دیتا۔ اسلام انسانی اخوت کا سب سے بڑا داعی ہے۔ محسن انسانیت پیغمبر اسلام ﷺ کا ارشا گرامی ہے کہ تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی عیال ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ کی عیال ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جو اس کی عیال سے اچھا سلوک کرے، یعنی کمزوروں اور ناتوانوں کے ساتھ بھلائی سے پیش آئے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بعد اگر کوئی عمل زیادہ اہمیت رکھتا ہے تو وہ خدمت خلق ہے۔ یعنی ہر شخص معاشرہ کے بے سہارا اور کمزور افراد کی مدد کرے اور انسانی ہمدردی اور احترام آدمیت کو اپنی زندگی کا شعار بنائے۔ حقیقت میں یہ بھی عبادت ہی کی ایک قسم ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام یہ چاہتا ہے کہ تمام انسان آپس میں محبت سے بھرپور زندگی گزاریں' آپس میں ایک دوسرے سے محبت و شفقت کا سلوک کریں۔ عداوت و نفرت اور بغض و حسد سے اپنے آپ کو دور رکھیں' تمام مذاہب اور دنیا کے تمام دانشمندوں کے نزدیک انسان مخلوقات میں سب سے افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا ہے۔

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَ فَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا (سورہ بنی اسرائیل آیت ۷۰)

ہم نے آدم علیہ السلام کی اولاد کو عزت دی اور ہم نے ان کو خشکی اور سمندر میں سواری دی اور ہم نے ان کو پاکیزہ اور عمدہ رزق عطا فرمایا اور ہم نے ان کو بہت سی مخلوق پر فضیلت دی۔

اس آیت مبارکہ میں اولاد آدم کے معزز ہونے اور اکثر مخلوقات پر فوقیت و فضیلت رکھنے کا ذکر واضح الفاظ میں فرمایا ہے۔ اس آیت مبارکہ میں دو باتیں قابل غور ہیں' اور یہ کہ انسان کو دوسری مخلوق پر فضیلت کن صفات اور کن وجوہ میں ہے۔ دوسرے یہ کہ اکثر مخلوق پر افضلیت سے کیا مراد ہے۔ پہلی بات کا مختصر بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو احسن شکل و صورت اور سب سے بہتر ساخت پر پیدا فرمایا ہے' اعتدال قد و قامت' اعتدال مزاج جو انسان کو عطا ہوا ہے وہ کسی دوسے جاندار کو عطا نہیں ہوا' اس سے معلوم ہوا کہ انسان کے تمام اعضاء و اجزا کا احترام ضروری ہے۔ اس کے علاوہ عقل و شعور میں اس کو خاص امتیاز بخشا گیا ہے۔ جس کے ذریعے وہ تمام کائنات سے اپنے کام نکالتا ہے' اللہ تعالیٰ نے اس کو قوت گویائی ور افہام و تفہیم کا جو ملکہ عطا فرمایا ہے وہ کسی دوسرے حیوان کو حاصل نہیں ہے۔ عقل و شعور اور افہام و تفہیم کی صلاحیت کا تقاضا یہ ہے کہ ہر آدمی کی دوسرے کا احترام کرے اپنے خالق و مالک و رازق کو پہچانے اور اس کی مرضی و نامرضی کو معلوم کر کے اس کی مرضیات کی پیروی کرے اور اس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نامرضیات سے بچتا رہے۔

دوسری بات یعنی اولاد آدم کو اکثر مخلوقات پر فضیلت ہونا سب کے نزدیک مسلم ہے، جمادات، نباتات اور حیوانات پر انسان کی فضیلت میں تو کسی اختلاف کی گنجائش ہی نہیں ہے، جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ جسم کی ساخت اور عقل وشعور وقوت گویائی کی اعتبار سے انسان تمام مخلوق سے افضل ہے، جنات جو عقل وشعور میں انسان ہی کے مانند ہیں ان سے بھی انسان کا افضل ہونا سب کے نزدیک مسلم ہے۔ اب صرف فرشتوں کا معاملہ رہ جاتا ہے کہ انسان اور فرشتے میں کون افضل ہے، اس بارے میں تحقیقی بات یہ ہے کہ انسان میں عام مومنین صالحین مثلاً اولیاء اللہ عام فرشتوں سے افضل ہیں مگر خواص ملائکہ جیسے حضرت جبرئیل، میکائیل وغیرہ علیہم السلام عام مومنین سے افضل ہیں اور خواص مومنین یعنی انبیائے کرام علیہم السلام خواص ملائکہ سے بھی افضل ہیں او خواص مومنین یعنی انبیاء کرام علیہم السلام خواص ملائکہ سے بھی افضل ہیں، باقی رہے کہ کفار و فجار انسان، تو ظاہر ہے کہ وہ فرشتوں سے تو کیا افضل ہوتے وہ تو اصل مقصد اور فلاح ونجات میں جانوروں سے بھی افضل نہیں ہیں، ان کے بارے میں قرآن کریم کا فیصلہ ہے کہ:

أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ (سورہ الاعراف آیت ۱۷۹)

وہ چوپایوں کی مانند بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔

جب یہ معلوم ہوگیا کہ انسان اکثر مخلوقات سے افضل ہے تو اس سے یہ لازم آیا کہ آدمی کا احترام کیا جائے اور اس کے حقوق کی ادائیگی میں پوری طرح کوشش کی جائے تاکہ انسان صحیح معنی میں خلافت الٰہیہ کے حقوق ادا کر سکے اور معاشرہ کی تنظیم صحیح اور مستقیم و مستحکم بنیادوں پر قائم ہو۔ احترام آدمیت کے سلسلے میں یہ بھی ضروری ہے کہ ہر شخص اپنی زندگی کے تمام شعبوں میں احکام خداوندی کی پابندی کرتے ہوئے ایک دوسرے کے جذبات کی قدر کرے اور آپس میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عہد و پیمان اور وعدوں کو پورا کرے۔ عہد کی پابندی کرنا فرض ہے اور اس کی خلاف ورزی کرنا حرام ہے خواہ وہ عہد اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے ہو جیسے عہد ایمانی یعنی عقائد کی درستی اور عمل کے ذریعہ اس کا اظہار کرنا اور خواہ وہ عہد مخلوقات میں سے کسی کے ساتھ ہو، خواہ وہ عہد مسلمان کے ساتھ ہو یا کفر سے ہو، عہد شکنی ہر حال میں حرام ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ تم نہ اپنے بھائی سے جھگڑا کرو اور نہ اس سے بے جا مزاح کرو اور نہ ایسا وعدہ کرو جس کی خلاف ورزی کا گمان ہو۔ اسلام نے ہر شخص کے مرتبے اور مقام کے مطابق اس کے احترام کا حکم دیا ہے اور اس کے حقوق مقرر فرمائے ہیں۔ بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پر شفقت کرنے کی تعلیم دی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت و احترام نہ کرے اور نیک کاموں کا امر نہ کرے اور برے کاموں سے منع نہ کرے وہ ہم سے نہیں ہے۔

ایک اور حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس جوان نے کسی بوڑھے شخص کی زیادہ عمر والا ہونے کی وجہ سے عزت کی تو اللہ تعالیٰ اسکے بڑھاپے میں ایسے شخص کو مقرر کرے گا جو اس عمر میں اس کی عزت کرے گا۔ مثل مشہور ہے کہ جو خدمت کرتا ہے اس کی خدمت کی جاتی ہے۔ اس حدیث میں اس طرف اشارہ ہے کہ اس جوان کی عمر دراز ہوتی ہے جو بوڑھوں کی عزت کرتا ہے اور پھر بڑھاپے میں اس کی بھی عزت کی جاتی ہے۔ اس حدیث شریف کے راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حبیب رب العالمین سرور کائنات ﷺ کی دس برس تک خدمت کی، آٹھ یا نو یا دس سال کے تھے کہ ان کی والدہ ان کو آپ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یہ بچہ حضور ﷺ کی خدمت کے لئے حاضر ہے۔ اس خدمت کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت عزت عطا فرمائی اور عمر دراز سے سرفراز فرمایا ان کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر ایک سو تین برس کی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بکثرت مال و دولت اور اولاد عطا فرمائی۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے میرے لئے کثرت مال و اولاد اور جنت میں داخل ہونے کی دعا فرمائی۔ چنانچہ میری سو سے زائد اولاد ہوئی اور میرے باغ سال میں دو مرتبہ پھل دیتے ہیں اور مجھے تیسری بات یعنی جنت میں داخلہ کی بھی اللہ تعالیٰ سے قومی امید ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا' یعنی اگرچہ اللہ تعالیٰ کی عام رحمت تو مسلم و کافر اور نیک و بد سب پر ہوتی رہتی ہے لیکن اپنی خاص اور کامل رحمت سے ان لوگوں کو نوازتا ہے۔ جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں اور ایک دوسرے کا احترام کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ لوگوں کو ان کے مراتب میں اتارو یعنی ہر شخص کے مرتبہ اور مقام کے مطابق اس کا ادب و احترام کرو۔ اس حدیث شریف سے بھی احترام آدمیت کی طرف اشارہ نکلتا ہے اور یہ تعلیم ملتی ہے کہ لوگوں کے درجات و مراتب مختلف ہوتے ہیں ان کا لحاظ رکھتے ہوئے ان کا ادب و احترام اور ان کے ساتھ سلوک ہونا چاہیئے۔ ایک خسیس و ذلیل آدمی کے مقابلہ میں ایک شریف و باعزت آدمی ادب و احترام کا مستحق ہے سب کے ساتھ یکساں سلوک نہیں ہوسکتا' لیکن خسیس و ذلیل شخص سے بھی ایسا برتاؤ کرنا چاہیئے جس سے اس کی ایذا رسانی سے محفوظ رہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جب کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کی ایسے موقع پر مدد نہیں کرتا جب اس کی بے حرمتی کی جا رہی ہو اور اس کی عزت و آبرو کو نقصان پہنچایا جا رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی دنیا و آخرت میں ایسے موقع پر مدد نہیں کرتا جبکہ وہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے اور جو شخص کسی مسلمان کی مدد اس جگہ میں کرتا ہے جہاں اس مسلمان کی عزت و آبرو کو نقصان پہنچایا جاتا ہو اور اس کی بے حرمتی کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتی ہو تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی مدد اس جگہ فرمائے گا جہاں وہ چاہے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے۔ اس حدیث شریف میں آدمی کے احترام کی ترغیب دی گئی ہے اور کسی کی عزت و آبرو کی حفاظت کرنا اور بے آبروئی کے موقع پر اس کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا اور اس کی رحمت کے نزول کا ذریعہ ہے اور جو لوگ دوسروں کی عزت و احترام کا خیال نہیں رکھتے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہتے ہیں۔ والدین کی عزت و احترام کا خیال نہیں رکھتے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہتے ہیں۔ والدین کی عزت و احترام کا خیال نہیں رکھتے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہتے ہیں۔ والدین کی عزت و احترام تو سب کے نزدیک مسلم ہے ہی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اور اپنے پیغمبر ﷺ کے حق کے بعد سب سے زیادہ حق والدین کا مقرر فرمایا ہے اور ان کے ادب و احترام کو سب سے زیادہ اہمیت دی ہے اور قرآن کریم میں اپنی عبادت کے ساتھ اس کو ذکر فرمایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا باپ کی رضا میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اولاد پر ماں باپ کا کیا حق ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ وہ دونوں تیری جنت یا دوزخ ہیں، یعنی ان کا ادب و احترام اور ان کی خدمت تجھے جنت میں لے جائے گی اور ان کی بے ادبی اور ناراضگی دوزخ میں پہنچائے گی۔ اسی طرح اسلام نے رشتہ داروں، ہمسایوں، خادموں، مزدوروں، اہل شہر اور اہل ملک کے حقوق بھی مقرر فرمائے ہیں تاکہ ہم ان کو ادا کر کے احترام آدمیت کا فریضہ ادا کر سکیں، حتیٰ کہ انسان کے اعضا و اجزا کا بھی ہم پر حق عائد فرمایا ہے اور ان کے احترام کی بھی ہمیں تعلیم دی گئی اور اس کا پابند بنایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح طریقے پر ہر وقت احترام آدمیت کی توفیق بخشے آمین۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسانی حقوق

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ بے تعلقی اختیار کرے اور جب ان دونوں کی ملاقات ہو تو ایک ادھر منہ پھیر لے اور دوسرا کسی اور طرف منہ کر لے' دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔ اس حدیث کو امام بخاریؒ و امام مسلمؒ نے روایت کیا ہے۔ ایک اور حدیث میں یہی مضمون اس طرح مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ بولنا چھوڑ دے اور جو تین دن سے زیادہ بولنا چھوڑ دے یعنی کسی دیناوی وجہ سے ایسا کرے اور اسی حالت میں مر جائے تو وہ دوزخ میں جائے گا۔ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ تمام مسلمانوں کے آپس میں ایک دوسرے پر کچھ حقوق ہیں جن کا ادا کرنا ضروری ہے ان میں سے ایک حق یہ ہے کہ اگر مسلمان کسی دوسرے مسلمان سے کسی بات پر ناراض ہو جائے اور اس سے قطع تعلق کر لے حتیٰ کہ بولنا تک چھوڑ دے تو اس کو تین دن سے زیادہ ایسا نہیں کرنا چاہیئے بلکہ ان دونوں میں سے ہر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک کو چاہئے کہ جلد از جلد قطع تعلق کو ختم کر دے اور بول چال کی ابتداء کرے' ان میں سے جو شخص پہل کرے گا وہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ نساء آیت ۳۶ میں بندوں کے حقوق بیان فرما کر ارشاد فرمایا ہے کہ

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا

اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو متکبر اور دوسروں پر اپنی بڑائی جتانے والا ہو۔

شریعت نے جس طرح ۔ور نزدیک کے رشتہ داروں اور ہمسایوں وغیرہ کے حقوق واجب فرمائے ہیں اسی طرح عام مسلمانوں کے حقوق بھی واجب کئے ہیں حتیٰ کہ اس شخص کا حق صحبت بھی لازم کر دیا جو تھوڑی دیر کے لئے کسی مجلس یا سفر میں آپ کے برابر بیٹھا ہو' جس میں مسلم و غیر مسلم اور رشتہ دار سب برابر ہیں ان سب کے ساتھ بھی حسن سلوک کی ہدایت فرمائی ہے جس کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ آپ کے کسی قول و فعل سے اس کو ایذا نہ پہنچے' کوئی گفتگو ایسی نہ کریں جس سے اس کی دل آزاری ہو' کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے اس کو تکلیف ہو' اس طرح نہ بیٹھیں کہ جس سے اس کی جگہ تنگ ہو جائے' اسی طرح اجنبی شخص اور راہ گیر کا بھی حق مقرر فرمایا ہے پس اگر کوئی شخص اپنے سفر کے دوران آپ کے پاس آ جائے یا آپ کا مہمان ہو جائے چونکہ اس اجنبی شخص کے تعلق والا کوئی شخص اس جگہ نہیں ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کے اسلام بلکہ انسانی تعلق کی رعایت فرماتے ہوئے اس کا حق بھی دوسروں پر لازم کر دیا ہے کہ بقدر وسعت و استطاعت اس کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔

قبیلہ اسلم کے ایک شخص سے جس کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان سے سال بھر بے تعلق رہنا گناہ میں اس کا خون بہانے کے برابر ہے۔ اس حدیث شریف میں کسی مسلمان سے طویل عرصہ تک قطع تعلق رکھنے کا گناہ قتل کر دینے کے ہم پلہ قرار دیا ہے کیسی سخت وعید ہے۔ مولانا رومؒ فرماتے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو برائے وصل کردن آمدی   نے برائے فصل کردن آمدی

یعنی انسان دنیا میں اس لئے آیا ہے تا کہ ایک دوسرے سے میل جول رکھے تو دنیا میں اس لئے نہیں آیا کہ لوگوں میں جدائی اور تفرقہ ڈالے۔ مسلمان بھائی کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ اس کا جو کام کر سکتا ہو اس کو کر دیا کرے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص کسی مسلمان بھائی کے کام میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا بھی کام بنا دیتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہئے۔ یہ حسن معاشرت کا بہترین اصول ہے اور معاشرے کی اصلاح و ترقی کا اس پر کافی حد تک مدار ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بعد اگر کوئی عمل اسلام میں زیادہ اہمیت رکھتا ہے تو وہ خدمت خلق یعنی معاشرے کے بے سہارا کمزور افراد کی مدد کرنا بلکہ حقیقت میں یہ بھی عبادت ہی کی ایک قسم ہے۔ حدیث شریف میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی عیال ہے پس اللہ تعالیٰ کی عیال کے ساتھ بھلائی سے پیش آئے۔ یعنی ان میں جو کمزور و ناتواں ہیں ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے۔ اسی طرح مسلمان پر مسلمان کا ایک حق یہ بھی ہے کہ اگر اس سے کوئی قصور سرزد ہو جائے اور وہ عذر کرے اور معافی چاہے تو اس کا عذر قبول کر لے اور معاف کر دے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے سامنے عذر کرے اور وہ اس کے عذر کو قبول نہ کرے تو ایسا شخص میرے پاس حوض کوثر پر نہیں آئے گا۔ یہ کتنی سخت وعید ہے۔ اسی طرح حدیث شریف میں ایک حق یہ بیان فرمایا ہے کہ کسی مسلمان کیلئے یہ حلال نہیں ہے کہ کسی دوسرے مسلمان کو ڈرائے اور نیز آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کی طرف اس طرح نگاہ بھر کر دیکھے کہ وہ ڈر جائے تو اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کو ڈرائے گا۔ اس حدیث میں ناحق کسی مسلمان کو خوفزدہ کرنے والے کے لئے وعید ہے لیکن اگر کسی خطا و قصور پر ہو تو ضرورت کے موافق جائز وہ درست ہے۔ غرض کہ شریعت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے مسلمانوں کے آپس میں ایک دوسرے پر بہت سے حقوق عائد کئے ہیں جن کو ادا کر کے ہم اپنے معاشرے کو بہت اعلیٰ معیار پر پہنچا سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

مخلصانہ نصیحت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اسے بے یارو مددگار چھوڑے، نہ اس سے جھوٹ بولے، نہ اس پر ظلم کرے، اور بے شک تم میں سے ایک اپنے بھائی کا آئینہ ہے، اگر وہ کوئی عیب تو دیکھے تو اس سے دور کر دے۔" (ترمذی۔ مشکوٰۃ)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبت فاتح عالم ﷺ تحقیقی جائزہ

نصرت و فتح کی حامل قوتوں اور مفتوح طبقات کی کش مکش عمرانی زندگی کے ارتقاء میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔صحیفہ مدینات کے اوراق پارینہ شاہد ہیں کہ مدن زندگی کی درخشانی میں فاتح کی فیض گسترانہ کرم فرمائیاں اساسی نوعیت کی حامل رہی ہیں۔ بنی نوع انسان کے مسائل صلح و جنگ اور معاہدات امن کے علاوہ انسانی معاشرہ کی خوشحالی کا دارو مدار فاتح کے تدبر پر ہوتا ہے۔

تاریخ عالم کے صفحات شاہد ہیں کہ فاتحین کی خون آشامی اور وحشت و بربریت بالادستی و برتری نیز عسکری قوت کے اندوہناک مظاہروں سے مفتوحہ علاقوں پر تسلط حاصل کیا جا سکتا ہے' لیکن تسخیر قلوب مفتوحین کے اقدام معجز نما کے بغیر اصولوں کی کامرانی اور مقاصد کی جاودانی ممکن نہیں ہے۔ بلاشک فاتح کی شان امتیازی سطوت سیاسی اور شوکت اقتدار کے جابرانہ دبدبہ' سفاکانہ طریقے لوٹ کھسوٹ اور خون ریز فسادت سے حکمرانی کی جھوٹی عظمت کو تو برقرار رکھا جا سکتا ہے لیکن ظلم و استبداد سے پیدا شدہ جذبہ اشتعال اور نفرت و انتقام کی آتشیں چنگاریوں کو شعلہ اماں ہونے سے نہیں روکا جاسکتا اور فاتحانہ سفاکی اور درندگی و

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہیمت کی وجہ سے انتہائی قلیل عرصہ میں فاتحانہ جلال کے فلک بوس قصر زمین پر آ رہے ہیں۔ جب ہم مشاہیر فاتحین عالم کی فقید المثال فتح مندیوں اور فاتح اقوام کی کارفرمائیوں پر فکر عمیق کرتے ہیں' تو یہ حقائق واشگاف ہوتے ہیں کہ فاتح میں شان رحمت کے مفقود ہونے اور کامران اقوام کی سفاکیوں کے باعث بہت جلد عظمت فتح کا پرچہ پارہ پارہ ہو جاتا ہے اولاد آدم کے اولین عہد عظمت میں اقوام مشرق کی داستان عروج و زوال کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ دارائے ایران کی عظیم کشور کشائیاں ہوں۔ سکندر اعظم کی ذی شان کامرانیاں ہوں یا خاقان چین کی وسیع فتوحات ہوں' فارس و روم کا جبر و تشدد ہو یا اہل چین اور آریائی قوموں کی استبدادیت ہو۔ اس نے فاتحین کے ایوانات عظمت و جلالت کو مسمار کر دیا ہے۔

دور وسطی کے تیغ آزما سورماؤں کی فتح مندی اور عبرت انگیز زوال کے المیہ پر غور کرنے سے یہ حقیقت بھی بے نقاب ہو جاتی ہے کہ یزید اموی کی ستم گری' حجاج عراق کی سفاکی چنگیز و ہلاکوی خون آشامی ہوں۔ کشانوں اور دہریوں کے مظالم نیز ہلاکو رچرڈ لوئی اور ولیم کے استبدادی طریقوں کے باعث ہی ان کے عظیم اقتدار کے پرخچے اڑ گئے ہیں۔ دور حاضر میں بھی اقوام فرنگ برنگبدی ولندیزی اطالوی فرانسیسی اور برطانوی فرمانروائی کا زوال ان کے فاتحانہ استبداد سے پیدا ہونے والے بے شمار نتائج میں سے ایک نتیجہ ہے بہرحال یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ فاتح کی نگاہ سفاکانہ اور طریق جابرانہ کے باعث فتح بے معنی اور عظمت کامرانی برباد ہو جاتی ہے۔

لیکن انسانیت کے محسن اعظم اور اولاد آدم کے فقید المثال مقدس مربی کملی والے آقا محمد عربی ﷺ نے حیات عمرانیہ کے تمام شعبوں میں نہ صرف لازوال و اکمل ترین تعلیمات پیش کی ہیں بلکہ ہر مسئلہ حیات پر بنفس نفیس عمل فرما کر مبتہم بالشان رہنمائی بھی فرمائی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحف الہامیہ اور مذہبی کتابوں تورات' انجیل' زبور' اوستاند' گیتا' مہا بھارت' رامائن' آواگرنتھ اور قرآن حکیم کے تقابلی مطالعہ سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ حضور ختم رسالت سرور عالم احمد مجتبی محمد مصطفے ﷺ عدیم المثال محسن انسانیت اور واحد پیکر عمل رہنما ہیں عمل مصطفوی کے نقوش تاباں ابد تک اولاد آدم کے مقدس رہبر ہیں بلاشک حامل دین اکمل ہی پوری کائنات ارض کے رہبر اکمل ہیں تیغ آزمائی و جنگ و فتح برقراری امن اور حرمت بنی آدم کے تعلق سے رحمت عالم نے سربراہان ممالک قائدین اقوام کشور کشاؤں اور فاتحین عالم کو بصیرت افروز درس دیا۔

فاتح اور پیغمبر ﷺ کا امتیاز

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ایک فاتح بادشاہ اور ایک فاتح نبی کا کچھ فرق بیان کر دیا جائے۔ جو معترض کی آنکھ کی حقیقت کا نور پانے میں مدد دے سکے' کیونکہ جہاد اسلامی کی حقیقت جن مقاصد پر مشتمل ہے ان کے لحاظ سے وہ دنیاوی لڑائیوں سے بالکل مختلف ہے۔ اور یہ اختلاف اس قدر بدیہی ہے کہ ہم کو اس کی ظاہری شکل کے ایک ایک خط و خال کے اندر نمایاں طور پر نظر آ سکتا ہے۔

ایک فاتح جب ملک گیری کے ارادے سے میدان جنگ کا رخ کرتا ہے تو طبل و دھل کے غلغلے اور قرنا و برق کے ترانے اس کا خیر مقدم کرتے ہیں سر پر چتر شاہی ہوتا ہے جو سورج کی گرم شعاع کو اس کے قریب آنے کی جرات نہیں کرنے دیتا اور سامنے پرچم لہراتا ہے جس کے پاس یہ جاہ و جلال کا مجسمہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور تمام فوج اس مرصع بت کے گرد طواف کرنے لگتی ہے عظمت و ہیبت کا یہ منظر دنیا کو دفعتاً مرعوب کر دیتا ہے اور اس رعب کے احساس سے اس دنیا دار فاتح کا سر پر غرور و نخوت سے لبریز ہو جاتا ہے۔ اور یہاں تک کہ اس کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ نشہ خاک و خون میں مل کر بھی نہیں اترتا۔

(۱) لیکن ایک اللہ کے نبی برحق کی حالت اس سے بالکل جداگانہ اور مختلف ہوتی ہے۔ وہ گھر سے جب نکلتا ہے تو باوجود مخلصین کی ایک قربان ہونے والی جماعت ہمراہ ہونے کے وہ اپنا رفیق سفر صرف خدائے واحد ہی کو بتاتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ آنحضرت ﷺ جب بغرض جہاد روانہ ہوتے تھے تو یہ دعا فرماتے۔ یعنی! اے خدا تو ہی ہمارا رفیق سفر ہے اور تو ہی ہمارے بال بچوں میں ہمارے پیچھے محافظ و قائمقام ہے۔

(۲) وہ سواری کی پشت پر قدم رکھتا ہے تو خدا کا شکر ادا کرتا ہے۔ کہ وہ خدا بزرگ و برتر ہے جس نے اس سواری کو ہمارا فرمانبردار بنا دیا ہے۔ ورنہ ہم اس کی قدرت و طاقت نہ رکھتے تھے۔

(۳) وہ سفر سے پلٹتا ہے تو خدا کی حمد کا ترانہ سناتا ہے اور اس کی بندگی کا اظہار فرماتا ہے کوئی بلندی ایسی نہیں جہاں وہ چڑھتا ہوا خداوند عالم کی بڑائی نہیں پکارتا اور کوئی اونچائی ایسی نہیں جہاں وہ اس کی ترنم ریز تسبیح وتہلیل کے نعرے نہیں مارتا۔

(۴) وہ فوج کو میدان جنگ میں بھیجتا ہے تو اس کو طاقت کا غرور نہیں سمجھتا اور نہ اس کے جوش قوم کو دو آتشہ کرتا ہے بلکہ اس کے سفر اور تمام نتائج اعمال کو خدا کی سپرد کر کے رخصت کر دیتا ہے۔

(۵) وہ منزل پر اترتا ہے تو نہ تو سلاطین کی طرح اس کے لیے خیمے نصب کیے جاتے ہیں اور نہ فروش شاہانہ سے زمین آراستہ ہوتی ہے وہ خدا کا نام لے کر زمین پر ہی لیٹ جاتا ہے اور اپنی حفاظت کی خدمت ان الفاظ میں زمین ہی کے سپرد فرما دیتا ہے۔

یعنی: اے زمین میرا اور تیرا خدا ایک ہی ہے میں تیرے شر سے تیری باطنی کے شر سے تجھ پر چلنے والوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٦) وہ سفر جہاد سے پلٹ کر گھر پہنچتا ہے تو سب سے پہلے اس کو خدا کا گھر یاد آتا ہے۔ اور مسجد میں جا کر دو رکعت نماز نفل ادا کرتا ہے۔

(۷) جب وہ فتح کی خبر پاتا ہے تو نہ خوشی میں شادیانے بجتے ہیں اور نہ جشن شاہانہ منایا جاتا ہے بلکہ صرف اپنے خدا کے حضور میں فوراً سجدہ ریز ہوتا ہے اور شکر بجالاتا ہے۔

(۸) اگر وہ مشیت ایزدی کے ماتحت کبھی شکست کا منہ دیکھتا ہے تو وہ فوج کے افراد کو جوش و غیرت نہیں دلاتا بلکہ اپنے مولا کریم ہی کی غیرت کی ان الفاظ میں سلسلہ جنبانی کرتا ہے۔ یعنی اے خدا کیا تو چاہتا ہے کہ اب زمین میں تری عبادت کرنے والا کوئی نہ ہو۔

(۹) وہ اپنی فوج کی قلت اور دشمن کے لشکر کی کثرت کو دیکھتا ہے تو صرف رحمت الٰہی و نصرت آسمانی ہی سے مدد طلب فرماتا ہے۔ کسی دنیاوی طاقت کے آگے دست سوال دراز نہیں کرتا۔

(۱۰) جنگ میں اس کو زخم لگ جائے تو بجائے انتقال لینے کے وہ یہ فرما کر خاموش ہو جاتا ہے۔ یعنی اے خدا میری قوم کو معاف فرما۔ کیونکہ یہ لوگ مجھ کو نہیں جانتے۔

(۱۱) اگر وہ بحیثیت فاتح مفتوحین پر اپنے آپ کو قابل دیکھتا ہے تو جانی دشمنوں اور غیر مسلموں سے بھی انتقام نہیں لیتا۔ ان کو قتل کا حکم نہیں دیتا۔ بلکہ انہیں آرام کے ساتھ رکھا جاتا ہے۔ پیٹ بھر کر کھلاتا ہے۔ اور جو ننگے ہوں ان کو کپڑا بھی پہناتا ہے۔ خاندانوں کی۔ شریفوں کی شریف زادوں کی عزت داروں کی عزت کو ملحوظ رکھتا ہے اور بدلگاموں کو معاف فرما کر اور رہائی دے کر یہ ارشاد کرتا ہے کہ جاؤ امن کی زندگی گذارو اور رحم کرنا مجھ سے سیکھو۔ میں بدلہ نہیں لیا کرتا کیا دنیا کی کوئی حکومت اپنے جانی دشمنوں اور غداروں سے وہ سلوک کر سکتی ہے جو اللہ کے بھیجے ہوئے رحمدل اور کریم النفس نبی علیہ السلام کی ذات نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا۔

اشاعت اسلام کا حیرت انگیز اعجاز

مغربی دانشور مترجم قرآن جارج سیل کلام پاک کے انگریزی ترجمہ کے دیباچہ میں اعتراف حقیقت کے طور پر لکھتا ہے:

''کہ وہ ان اسباب کو تلاش کرنا نہیں چاہے گا جن کی وجہ سے محمد ﷺ کی شریعت کی پذیرائی دنیا میں بے مثال طور پر ہوئی' مگر یہ امر واقعہ ہے کہ یہ ہوئی' اور اب تو ان کی آنکھوں پر سے بھی پردہ اٹھ گیا ہے جن کو یہ باور کرایا جاتا تھا کہ یہ تلوار کے ذریعہ پھیلا۔ اس مذہب کو ان لوگوں نے بھی قبول کیا جن کو محمد ﷺ کی قوت سے کبھی واسطہ نہیں پڑا۔ اور وہ لوگ بھی دائرہ اسلام میں داخل ہوئے جنہوں نے عربوں کو ان کی فتوحات سے محروم کیا اور ان کے خلفاء کی بالادستی کو ختم کیا۔ اس مذہب کے بارے میں عامیانہ طور پر جو کچھ بھی کہا جائے مگر یہ حقیقت ہے کہ اس کا فروغ حیرت انگیز طریقہ پر ہوا۔

ایک اور مغربی مصنف ایچ۔ جی۔ ویلس کی زبانی اس ناقابل تردید حقیقت کے بارے میں سنئے موصوف رقم طراز ہے:

''اسلام پھیلتا گیا' یوں چوانگ تک پہنچا' افریقہ تک گیا' اس کے سیلاب میں ایرانی' رومی' یہودی اور مصری تمدن بہہ گیا' اس کو اس لیے فروغ ہوا کہ اس کے ذریعہ سے اس زمانہ کے لیے بہترین معاشرتی اور سیاسی نظام پیش کیا گیا' یہ اس لیے بھی پھیلا کہ لوگ سیاسی حیثیت سے مظلوم تھے' ان کا استحصال ہو رہا تھا' ان کے اوپر خودغرض حکومت تھوپ دی گئی تھی' اسلام میں وسیع النظری تھی' اس کی تعلیمات میں تازگی تھی' پاکیزگی تھی' اس کے سیاسی نظریوں میں جدت تھی' اس زمانے کے سیاسی اور معاشرتی نظام کے مقابلہ میں اس کا نظام ہر طرح بہتر تھا' اس لیے رومن ایمپائر کے سرمایہ دارانہ نظام اور یورپ کی معاشرتی روایات پر اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بڑی ضرب کاری لگی۔"

اشاعت اسلام اور اقوام متحدہ کے اعداد و شمار

اقوام متحدہ اور دیگر بین الاقوامی تنظیموں کی رپورٹ کے مطابق اسلام ساری دنیا میں عیسائیت سے ۵ء۲۱ گنا تعداد میں آگے چل رہا ہے۔

"ورلڈ کرسچین انسائیکلوپیڈیا" کی تازہ رپورٹ کے مطابق ۱۹۷۰ء مس ساری دنیا میں مسلمانوں کی تعداد ۳ء۷ بلین تھی جو دنیا کی آبادی کا ۳ء۱۵ فیصد بنتا ہے۔ مگر اب مسلمانوں کی تعداد ۸۹ء۵ بلین ہو چکی ہے جو دنیا کی آبادی کا ۱۶ء۱۹ فیصد ہے۔ اسلام اپنی اشاعت کے اعتبار سے ۱۹۷۰ء اور ۱۹۹۷ء کے درمیان ۳ء۴ گنا رفتار سے پھیل رہا ہے۔

برطانوی تنظیم کرسچین ریسرچ ایسوسی ایشن کی رپورٹ

برطانوی تنظیم "کرسچین ریسرچ ایسوسی ایشن" کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق آئندہ پانچ سالوں میں باقاعدگی سے مسجد جانے والے مسلمانوں کی تعداد ان اینگلکن مسیحیوں کی تعداد ۷ لاکھ ۵۶ ہزار ہوگئی۔ ۱۹۹۵ء میں ۵ لاکھ ۳۶ ہزار مسلمان اور ۸ لاکھ ۵۴ ہزار اینگلکن اپنی اپنی عبادت گاہوں میں جاتے تھے۔

۱۹۹۲ء اور ۱۹۹۴ء کے درمیان باعمل مسلمانوں کی تعداد میں ہر سال ۳۲ ہزار افراد کا اضافہ ہوا تھا۔ جبکہ چرچ جانے والے مسیحیوں کی تعداد میں ۱۴ ہزار فی سال کے حساب سے کمی ہوئی تھی۔

"کرسچین ریسرچ ایسوسی ایشن" کی اسی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ آئندہ آٹھ سالوں میں ایک سو مزید مساجد بن جائیں گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ حجۃ الوداع کے بارے میں

حقوق انسانی کا منشور اعظم مذہبی رواداری کی مثالی دستاویز

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَتُوْبُ اِلَيْهِ ،وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَاوَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اُوْصِيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَاَحُثُّكُمْ عَلٰى طَاعَتِهٖ وَ اَسْتَفْتِحُ بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ.

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں ہم اسی کی حمد کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور ہم اپنے نفسوں کی شرارت اور اپنے اعلام کی برائیوں سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ واحد و یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے اللہ کے بندو! میں تمہیں اللہ کے تقوے کی وصیت کرتا ہوں اور اس کی اطاعت پر ابھارتا ہوں اور جو خیر کی بات ہے اس سے شروع کرتا ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَمَّا بَعْدُ : اَيُّهَا النَّاسُ ! اِسْمَعُوْا مِنِّیْ اُبَیِّنْ لَّكُمْ فَاِنِّي لَا اَلْقَاكُمْ بَعْدَ عَامِيْ هَذَا بِهَذَا الْمَوْقِفِ اَبَدًا.

(جمهرة خطب العرب)

ثُمَّ قَالَ اَیُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُه اَعْلَمُ. قَالَ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اِسْمِهِ. قَالَ اَلَيْسَ ذَاالْحِجَّةِ ؟ قُلْنَا بَلیٰ . قَالَ فَاَیُّ يَوْمٍ هَذَا ؟ قُلْنَا اللّٰهُ ' وَرَسُوْلُه اَعْلَمُ. قَالَ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّه سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ. قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحرِ؟ قُلْنَا بَلیٰ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ فَاِنَّ دِمَائَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ ' عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا. وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْئَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ ، فَلَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِیْ ضُلاَّلاً يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.. اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ ، فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُّبَلِّغُه' يَكُوْنُ اَوْعیٰ لَهُ ، مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَه..

امابعد ! اے لوگو ! میری بات غور سے سنو، میں تمہارے سامنے واضح طور پر بیان کرتا ہوں کیونکہ میرا خیال ہے کہ شاید میں اس سال کے بعد اس موقف(میدان عرفات) میں تم سے کبھی نہ مل سکوں گا۔

پھر آپؐ نے دریافت فرمایا کہ یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں۔ پھر آپؐ چپ ہو گئے یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ آپؐ اس مہینہ کا کچھ اور نام رکھیں گے پھر آپؐ نے فرمایا کہ کیا یہ ذی الحجہ کا مہینہ نہیں؟ ہم نے عرض کیا ہاں یہ ذی الحجہ کا مہینہ ہے۔ پھر آپؐ نے دریافت فرمایا کہ یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں؟ آپؐ پھر خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ آپؐ اس شہر کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ کیا یہ (مکہ) شہر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا ہاں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ یہ کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں۔ آپؐ اس دن کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ آپؐ نے فرمایا کہ کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔آپؐ نے فرمایا کہ پس تمہاری جانیں اور تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح یہ دن اس شہر میں اور اس مہینہ میں حرام ہے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ قَالَ اَلاَھَلْ بَلَّغْتُ ؟ (مسلم ، بخاری، مسند احمد عن ابی بکرۃ)

عنقریب تم اپنے پروردگار سے ملو گے۔ پھر وہ تم سے پوچھے گا۔ پس میرے بعد تم گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ خبردار جو لوگ حاضر ہیں وہ یہ حکم غائب کو پہنچائے ممکن ہے کہ وہ اس وقت سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہو۔ پھر فرمایا کہ دیکھو! کیا میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا۔

ثُمَّ قَالَ اِسْمَعُوْا مِنّیِ تَعِیْشُوْا ، اَلاَ لاَ تَظْلِمُوْا ، اَلَاَ لاَ تَظْلِمُوْا ، اَلَاَ لاَ تَظْلِمُوْا، اِنَّهُ لاَ یَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ اِلاّ بِطِیْبِ نَفْسٍ مِّنْهُ. اَلاَ وَاِنَّ کُلَّ دَمٍ وَمَالٍ وَمَاٌ ثِرَۃٍ کَانَتْ فِیْ الْجَاھِلِیَّۃِ تَحْتَ قَدَمَیَّ ھٰذِہٖ اِلیٰ یَوْمِ الْقِیمَۃِ وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ یُوْضَعُ دَمُ رَبِیْعَۃَ بْنِ الْحَارِثِ بِنْ عَبْدِ الْمُطَّلِب، کَانَ مُسْتَرْضِعًا فِیْ بَنِیْ لَیْثٍ فَقَتَلَتْه ُ ھُذَیْلُ ، اَلاَ وَاِنَّ کَلَّ رِبًا کَانَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ مَوْضُوْعُ ، وَاِنَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ قَضٰی اِنَّ اَوَّلَ رِبًا الْعَبَّاسِ بِنِ عَبْدِ الْمُطَّلِب ، لَکُمْ، رُءُوْسُ اَمْوَالِکُمْ لاَ تَظْلِمُوْنَ وَلاَ تُظْلَمُوْنَ..

پھر آپؐ نے فرمایا کہ لوگو! میری حیات بخش باتیں سنو۔ دیکھو ظلم سے دور رہنا، دیکھو ظلم سے بچتے رہنا، دیکھو کسی پر ظلم نہ کرنا، بیشک کسی مسلمان کا مال (لینا) حلال نہیں جب تک کہ وہ اپنی مرضی اور خوش دلی سے تمہیں نہ دے۔ آگاہ ہو جاؤ! بلا شبہ جاہلیت کا ہر خون اور مال اور منصب وعہدہ قیامت تک کیلئے میرے دونوں قدموں کے نیچے پامال ہے۔ اور وہ پہلا خون جو میں اپنے خونوں میں سے معاف کرتا ہوں وہ ربعیہ بن حارث بن عبد المطلب کا ہے، جو بنی لیث میں دودھ پیتا تھا۔ پھر اس کو ہذیل نے قتل کر دیا تھا۔ آگاہ ہو جاؤ! جاہلیت کے تمام سود ختم کئے جاتے ہیں۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ عزوجل نے (اس کا) فیصلہ فرما دیا ہے۔ سب سے پہلا سود جو ختم کیا جاتا ہے وہ عباس بن عبد المطلبؓ کا سود ہے۔ سود کی رقم کے علاوہ اصل مال تمہارا حق ہے۔ نہ تم ظلم کرو گے اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَیُّهَا النَّاسُ ! اِنَّمَا النَّسِیءُ زِیَادَةٌ فِی الْکُفْرِ یُضَلُّ بِهِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَیُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا وَّیُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّیُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّیُوَاطِئُوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ..وَاِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ کَهَیْئَةِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ.. وَاِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ ، یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ .. مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ، ثَلَاثَةٌ مُّتَوَالِیَاتٌ وَوَاحِدٌ فَرْدٌ ذُو الْقَعْدَةِ ، وَذُوالْحِجَّةِ ، وَالْمُحَرَّمُ ، وَرَجَبُ الَّذِیْ بَیْنَ جُمَادَی وَشَعْبَان.. اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ؟ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ! (جمهرة خطب العرب)

اے لوگو! بے شک مہینوں کا سرکا دینا کفر کی زیادتی کا سبب ہے۔ اس سے کافر گمراہ ہوتے رہتے ہیں۔ وہ اس حرام مہینے کو کسی سال (اپنی کسی غرض کیلئے) حلال کر لیتے ہیں اور کسی سال (جب کوئی غرض نہ ہو) اس کو حرام خیال کرتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ نے جو مہینے حرام کئے ہیں، صرف ان کی گنتی پوری کر لیں۔ اور بلا شبہ زمانہ اب اپنی اصلی حالت پر لوٹ آیا ہے، جیسا کہ وہ اس دن تھا، جب اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا تھا اور یقیناً شمار کے اعتبار سے اللہ کے نزدیک (سال میں) بارہ مہینے ہیں۔ جن میں سے چار مہینے ذوقعدہ، ذوالحجہ اور محرم تو متواتر ہیں اور رجب کا مہینہ الگ ہے، جو جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان ہے۔ آگاہ ہو جاؤ! کیا میں نے پہنچا دیا؟ اے اللہ تو گواہ رہ۔

اَیُّهَا النَّاسُ ! فَاتَّقُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِی النِّسَآءِ... فَاِنَّکُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِکَلِمَةِ اللّٰهِ .. (مسلم عن جابر)

اے لوگو! تم عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ عزوجل سے ڈرتے رہو کیونکہ تم نے ان کو اللہ تعالیٰ کی امان سے لیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ایک کلمہ کے ذریعہ تم نے ان کے ستر کو اپنے لئے حلال کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلاَ وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْراً فَاِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئاً غَيْرَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ يَأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ فَاِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ.. فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلاَ تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلاً..اَلاَ وَاِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَاءِكُمْ حَقاً وَلِنِسَاءِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقاً.. فَاَمَّا حَقُّكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ فَلاَ يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ وَلاَ يَأْذَنَّ فِي بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ... اَلاَ وَاِنَّ حَقَّهُنَّ عَلَيْكُمْ اَنْ تُحْسِنُوْا اِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ (ترمذی عن عمرو بن الاحوص)

آ گاہ ہو جاؤ ! عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ یہ تمہارے پاس قیدی ہیں۔تم ان کی کسی چیز کے مالک نہیں سوائے اس کے کہ اگر وہ کسی کھلی فحش حرکت کا ارتکاب کریں تو تم انہیں اپنے بستروں سے الگ کر دو اور ہلکی مار مارو کہ اس سے ہڈی وغیرہ ٹوٹنے پائے۔ پھر اگر وہ تمہاری فرماں برداری کریں تو تم ان کے ساتھ زیادتی کرنے کے بہانے تلاش نہ کرو، آ گاہ ہو جاؤ ! جیسے تمہاری عورتوں پر تمہارا حق ہے۔ تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ وہ ان لوگوں کو تمہارے بستروں کے قریب نہ آنے دیں جنہیں تم پسند نہیں کرتے بلکہ وہ ایسے لوگوں کو بھی گھروں میں داخل ہونے کی اجازت نہ دیں جنہیں تم اچھا نہیں سمجھتے اور تم پر ان کا حق یہ ہے کہ ان کے کھانے ، پینے کی چیزوں میں تم ان سے عمدہ سلوک کرو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَالَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَہ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِہٖ کِتَابُ اللّٰہِ وَسُنَّةُ نَبِیِّہٖ وَاَنْتُمْ تَسْئَلُوْنَ عَنِّیْ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ قَالُوْا نَشْھَدُ اِنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ وَاَدَّیْتَ وَنَصَحْتَ .. فَقَالَ بِاِصْبَعِہِ السَّبَابَةِ یَرْفَعُھَا اِلَی السَّمَاءِ وَیَنْکُتُھَا اِلَی النَّاسِ، اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ ، ثَلاثَ مَرَّاتٍ..

(مسلم،عن جابر...ترغیب وترھیب عن ابن عباس).....

اور میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رہے تو اس کے بعد کبھی گمراہ نہ ہو گے اور وہ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کا طریقہ (سنت) ہے۔ اور (قیامت کے دن) تم سے میرے بارے میں سوال کیا جائے گا تو تم اس وقت کیا کہو گے۔ سب نے غرض کی کہ ہم گواہی دیں گے کہ بیشک آپؐ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا اور رسالت کا حق ادا کر دیا اور آپؐ نے امت کی پوری پوری خیر خواہی کی۔ پھر آپؐ اپنی انگشت شہادت کو اٹھا کر آسمان کی طرف اشارہ کرتے اور لوگوں کی طرف جھکاتے اور فرماتے۔ اے اللہ گواہ رہ، اے اللہ گواہ رہ۔ آپؐ نے تین بار یہی فرمایا۔

اَلاَ لاَ یَجْنِیْ جَانٍ اِلاَّ عَلٰی نَفْسِہٖ وَلاَ یَجْنِیْ وَالِدٌ عَلٰی وَالِدِہٖ.. اَلاَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اَخُوا لْمُسْلِمَ فَلَیْسَ یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ مِنْ اَخِیْہِ شَیْءٌ، اِلَّا مَا اَحَلَّ مِنْ نَّفْسِہٖ (ترمذی عن عمروابن الاحوص)

آ گاہ ہو جاؤ! کوئی جنایت کرنے والا شخص اپنے علاوہ کسی پر جنایت نہیں کرتا، یعنی جو شخص کوئی جرم کرتا ہے تو اس کا عذاب اسی کو ہوتا ہے۔ اور کوئی والد اپنے بیٹے کے جرم پر اور کوئی بیٹا اپنے والد کے جرم پر سزا نہیں پائے گا۔ آ گاہ ہو جاؤ! مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور کسی مسلمان کیلئے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی کوئی چیز اپنے لئے حلال سمجھے سوائے اس کے جو اس کا بھائی اس کیلئے خود حلال کر دے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَیُّھَاالنَّاسُ ! اِنَّ الشَّیْطٰنَ قَدْ یَئِسَ اَنْ یُّعْبَدَ بِبِلَادِکُمْ آخِرَ الزَّمَانِ وَقَدْ یَرْضٰی عَنْکُمْ ، بِمُحَقَّرَاتِ الاَ عْمَالِ ، فَاحْذَرُوْہُ عَلٰی دِیْنِکُمْ بِمُحَقَّرَاتِ الْاَعْمَالِ.. (سیرت ابن کثیر)

اے لوگو! بیشک شیطان ہمیشہ کے لئے اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ تمہارے شہروں میں آخر زمانے میں اس کی پرستش کی جائے گی۔ لیکن وہ اس بات سے تم سے خوش ہے کہ جن اعمال کو تم حقیر اور چھوٹا خیال کرتے ہو (ان میں اس کی عبادت کی جائے گی) پس تم اپنے دین کے معاملے میں ان (برے) اعمال سے بچو جن کو تم حقیر اور چھوٹا خیال کرتے ہو۔

وَاِنَّ مَاثِرَ الْجَاھِلِیَّۃِ مَوْضُوْعَۃٌ غَیْرَ السَّدَانَۃِ وَالسَّقَایَۃِ وَالْعَمَدُ قَوَدٌ وَشِبْہُ الْعَمَدِ مَا قُتِلَ بِا لْعَصَا وَلْحَجرِ وَفِیْہِ مِائَۃُ بَعِیْرٍ فَمَنْ زَادَ فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَاھِلِیَّۃِ... (جمھرۃ خطب العرب)

اور بیشک زمانہ جاہلیت کے تمام عہدے اور مناصب، سوائے بیت اللہ کی خدمت اور حاجیوں کو پانی پلانے کے، ختم کر دیئے گئے۔ اور قتل عمد میں قصاص ہے اور جو لاٹھی اور پتھر سے قتل کیا جائے وہ قتل عمد کے مشابہ ہے اور اس میں سو اونٹ (دیت) ہے۔ پس جس نے زیادتی کی وہ اہل جاہلیت میں سے ہے۔

یٰاَیُّھَا النَّاسُ ! اِنَّ رَبَّکُمْ وَاحِدٌ وَاِنَّ اَبَاکُمْ وَاحِدٌ کُلُّکُمْ لِاٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ... اَلاَ لاَ فَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی عَجَمِیٍّ وَلاَ لِعَجَمِیٍّ عَلٰی عَرَبِیٍّ وَلاَ لِاَ سْوَدَ عَلٰی اَحْمَرَ اِلَّا بِالتَّقْوٰی. اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ .. اَلاَ ھَلْ بَلَّغْتُ ؟ قَالُوْ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ ..

اے لوگو! بیشک تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ ایک ہے۔ تم سب آدم (علیہ السلام) کی اولاد ہو اور آدم (علیہ السلام) مٹی سے پیدا کئے گئے۔ آگاہ ہو جاؤ! کسی عربی کو عجمی پر اور کسی سرخ کو کالے پر اور کسی کالے کو سرخ پر کوئی فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کے، بلا شبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سے زیادہ متقی ہے۔ دیکھو! کیا میں نے پہنچا دیا، صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپؐ نے فرمایا کہ جو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تر غیب وترھیب عن جابر بن عبداللہ .. جمھرۃ خطب العرب)

حاضر ہے اسے چاہیے کہ وہ غائب تک (میری یہ باتیں) پہنچادے۔

اِنَّ اللہَ قَسَمَ لِکُلِّ وَارِثٍ نَصِیْبَہٗ مِنَ الْمِیْرَاثِ فَلاَ یَجُوْزُا لِوَارِثٍ وَصِیَّۃٌ .. اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاھِرِ الْحَجَرُ عَلیٰ غَیْرِ اَبِیْہِ اَوْ تَوَلّٰی غَیْرَ مَوَا لِیْہِ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللہِ وَالْمَلاَ ئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ، لاَ یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّ لاَ عَدْلٌ (ابن ماجہ عن عمرو بن خارجۃ)

آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہر وارث کیلئے ترکہ میں اس کا حصہ تقسیم کر دیا ہے۔ پس اب کسی وارث کیلئے وصیت کرنا درست نہیں اور بچہ اس کو ملے گا جس کے نکاح یا ملک میں اس کی ماں ہو اور زنا کرنے والے کیلئے پتھر جو شخص اپنے باپ کے سوا کسی اور کا بیٹا بنے یا اپنے مالک کے سوا کسی دوسرے کا غلام بنے تو اس پر اللہ تعالیٰ ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ نہ اس کا نفل قبول ہوگا، نہ فرض۔

یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ لاَ تَجِیْئُوْا بِالدُّنْیَا تَحْمِلُوْنَھَا عَلیٰ رِقَابِکُمْ وَیَجِیْ ءُ النَّاسُ بِا لْاٰ خِرَۃِ فَاِنِّیْ لاَ اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِنَ اللہِ شَیْئاً.

(خطبات محمدی عن وراء بن خالد بن عمرو بن عامر)

اے قریش کے لوگو! ایسا نہ ہو کہ تم اپنی گردنوں پر دنیا لادے ہوئے آؤ جبکہ دوسرے لوگ آخرت لئے ہوئے آ رہے ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہیں آ سکوں گا۔

اِنَّ الصَّدَقَۃَ لاَ تَحِلُّ لِیْ وَلاَ لِاَھْلِ بَیْتِیْ وَاَخَذَ وَبْرَۃً مِنْ کَاھِلِ نَاقَتِہٖ .. فَقَالَ لاَ وَاللہِ وَلاَ مَایُسَاوِیَ ھٰذَا وَلاَ مَا یَزِنُ ھٰذَا.

(مصنف عبدا لرزاق عن شھر بن حوشبٍ)

آپؐ نے فرمایا۔ بلاشبہ صدقہ نہ میرے لئے حلال ہے اور نہ میرے اہل بیت کیلئے اور آپؐ نے اپنی اونٹنی کی گردن کے قریب سے اون لی اور فرمایا! نہیں، خدا کی قسم اس کے برابر بھی جائز نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاَ تُنْفِقُ اِمْرَاَةٌ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا .. قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَلاَ الطَّعَامَ ؟ قَالَ ذٰلِکَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا ، وَقَالَ الْعَارِيَةُ مَرْدُوْدَةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ ،
(ترمذی عن ابی امامه الباهلی)

کوئی عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں سے خرچ نہ کرے۔ عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کھانا بھی نہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ کھانا تو ہمارے سب مالوں سے افضل ہے۔ یعنی اس کی حفاظت تو اور ضروری ہے اور فرمایا کہ مانگی ہوئی چیز اور منحہ (دودھ پینے کیلئے دیا جانے والا جانور) واپس کیا جائے اور قرض ادا کیا جائے اور ضامن اس چیز کا ذمہ دار ہے، جس کی اس نے ضمانت دی ہے۔

اَلاَ اَنِّيْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَاُكَاثِرُ بِكُمُ الاُمَمَ.. فَلاَ تُسَوِّدُوْا وَجْهِيْ.. اَلاَ وَاِنِّيْ مُسْتَنْقِذٌ اُنَاساً وَمُسْتَنْقَذٌ مِنِّيْ اُنَاساً وَمُسْتَقَذُ اُنَاسٌ ، فَاَقُوْلُ يَارَبِّ اَصْحَابِيْ ؟ فَيَقُوْلُ اِنَّکَ لاَ تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ.. (ابن ماجه و مسند احمد عن عبد الله بن مسعود)..

آگاہ ہو جاؤ! میں حوض (کوثر) پر تم سے پہلے جاؤں گا اور دوسری امتوں پر تمہاری کثرت کی وجہ سے میں تم پر فخر کروں گا۔ (پس تم اپنی برائیوں کی وجہ سے) مجھے شرمندہ نہ کرنا۔ آگاہ ہو جاؤ! بعض لوگوں کو میں (شفاعت کر کے) چھوڑ آؤں گا اور بعض لوگ مجھ سے چھڑا دیے جائیں گے (یعنی ان کو عذاب کے فرشتے مجھ سے چھڑا کر لے جائیں گے) پھر میں کہوں گا۔ اے میرے رب! یہ تو میرے اصحاب (امت کے لوگ) ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آپؐ کے بعد ان لوگوں نے جو بدعتیں پیدا کیں وہ آپ نہیں جانتے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلاَ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ فَرَضَ فَرَائِضَ وَسَنَّ سُنَنًا وَحَدَّ حُدُوْدًا وَحَلَّ حَلاَلاً وَ حَرَّمَ حَرَامًا وَشَرَعَ الدِّیْنَ .. فَجَعَلَہٗ سَھْلاً سَمْحاً وَاسِعًا ، وَلَمْ یَجْعَلْہٗ ضَیِّقاً .. وَلاَ دِیْنَ لِمَنْ لاَ عَھْدَ لَہٗ وَمَنْ نَکَثَ ذِمَّتِیْ خَاصَمْتُہٗ فَلَجُتُ عَلَیْہِ وَمَنْ نَکَثَ ذِمَّتِیْ لَمْ یَنَلْ شَفَاعَتِیْ وَلَمْ یَرِدْ عَلَیَّ الْحَوْضَ.. (ترغیب و ترھیب عن ابی ابن عباس)

آ گاہ ہو جاؤ! اللہ تعالیٰ نے فرض بھی مقرر فرما دیئے ہیں، سنتیں اور طریقے بھی بتا دیئے ہیں۔ حدیں بھی مقرر فرما دی ہیں، حلا کا حلال ہونا اور حرام کا حرام ہونا بھی واضح فرما دیا ہے اور دین کو نہایت وضاحت کے ساتھ کامل فرما دیا ہے اور آسان، وسیع اور کشادہ بنا دیا ہے اور اس میں کسی قسم کی تنگی نہیں رکھی۔ آ گاہ ہو جاؤ! بلا شبہ وہ ایمان دار نہیں جو امانت دار نہ ہو اور اس کا کوئی دین نہیں جو عہد کا پابند نہ ہو اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اس سے جواب طلبی کرے گا اور جو کوئی میرے ذمہ کو توڑے گا تو میں خود اس سے لڑوں گا۔ پس جس کے مقابلے پر میں آ جاؤں تو میں ہی اس پر غالب رہوں گا اور جس نے میرا ذمہ توڑا تو وہ میری شفاعت سے محروم رہے گا۔ اور وہ میرے حوض کوثر پر بھی نہیں آ سکے گا۔

وَمَنْ کَانَتْ عِنْدَہٗ اَمَانَۃٌ فَلْیُؤَدِّھَا اِلٰی مَنِ ائْتَمَنَہٗ عَلَیْھَا .. (مسند احمد عن ابی حرا لرقاشی)

پس جس کے پاس کوئی امانت ہو اس کو چاہیے کہ وہ امانت رکھوانے والے کو دے دے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَضَّرَ اللّٰہُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَوَعَاھَا ثُمَّ اَدَّاھَا اِلٰی مَنْ لَّمْ یَسْمَعْھَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْہٍ اِلٰی مَنْ ھُوَ اَفْقَہُ مِنْہُ ، ثَلَاثٌ لَا یَغِلُّ عَلَیْھِنَّ قَلْبُ الْمَرْءِ مِنَ.. اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰہِ ، وَالنَّصِیْحَۃُ لِوَلِی الْاَمْرِ وَلُزُوْمُ الْجَمَاعَۃِ.. اِنَّ دَعْوَتَھُمْ تَکُوْنُ مِنْ وَّرَائِہٖ وَمَنْ کَانَ ھَمُّہُ الْاٰخِرَۃَ جَمَعَ اللّٰہُ شَمْلَہٗ وَجَعَلَ غِنَاءَ ہٗ فِیْ قَلْبِہٖ وَاَتَتْہُ الدُّنْیَا وَھِیَ رَاغِمَۃٌ، وَمَنْ کَانَ ھَمُّہُ الدُّنْیَا فَرَّقَ اللّٰہُ اَمْرَہٗ ، وَجَعَلَ فَقْرَہٗ بَیْنَ عَیْنَیْہِ وَلَمْ یَاْتِہٖ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا مَا کُتِبَ لَہٗ.(جمھرہ خطب العرب ، مسند احمد بسند محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ)

اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش وخرم رکھے جس نے میری بات کو سن کر محفوظ (یاد) رکھا، پھر اس شخص کو پہنچایا جس نے اس بات کو نہیں سنا۔ کیونکہ بہت سے حامل فقہ ایسے ہیں جن کو خود کوئی سمجھ حاصل نہیں اور بہت سے حامل فقہ ایسے ہیں جو اپنے سے زیادہ سمجھدار تک بات پہنچا سکتے ہیں۔ تین باتیں ایسی ہیں جن پر مومن کے دل میں کوئی کھوٹ و کینہ نہیں۔(١) اللہ تعالیٰ کے لئے عمل میں اخلاص پیدا کرنا، (٢) الوالامر کو نصیحت کرنا، (٣) اور جماعت کو لازم پکڑنا ۔ بیشک لوگوں کی دعائیں اس کے پیچھے ہوں گی اور جس کے پیش نظر آخرت ہوگی، اللہ تعالیٰ اس کے شملہ (چادر) کو جمع کر دے گا۔ اور اس کے پاس ذلیل ہو کر آئے گی۔ اور جس کے پیش نظر دنیا ہو اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو انتشار کی نذر کر دے گا اور اس کو اس کی زندگی ہی میں اس کی تنگدستی دکھاوے گا اور اس کو دنیا سے اسی قدر ملے گا جتنا اس کے مقدر میں لکھ دیا گیا ہے۔

اَلَا اِنَّ الْعُمْرَۃَ قَدْ دَخَلَتْ فِی الْحَجِّ، وَلَوْ اِسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَااسْتَدْ بَرْتُ مَا سُقْتُ الْھَدْیَ ، لَا حْلَلْتُ . فَمَنْ لَمْ یَکُنْ مَعَہٗ ھَدْیٌ " فَلْیُحِلّ ، فَقَامَ سُرَاقَۃُ بْنُ مَالِکِ ابْنِ جُعْشَمُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ

آگاہ ہو جاؤ! بیشک عمرہ، حج میں داخل ہو گیا۔ جو بات مجھے اب معلوم ہوئی ہے اگر پہلے معلوم ہو جاتی تو میں قربانی کے جانور ساتھ نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ قربانی کے جانور نہ ہوتے تو میں احرام کھول دیتا۔ پس جس کے پاس قربانی کا جانور نہیں ہے وہ احرام کھول دے۔ پھر سُراقہ بن مالک نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ اس سال کیلئے ہے یا ہمیشہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ . اَلِعَامِنَا ھٰذَا اَمْ لِلاَبَدِ ؟ قَالَ لاَبَلْ لِلاَ بَدِ (مسند احمد عن جابر بن عبد اللہ)

کیلیے ۔ آپ نے فرمایا۔نہیں یہ ہمیشہ کیلئے ہے۔

یَا مَعْشَرَ النَّاسِ ! اَتَانِیْ جِبْرَائِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ اٰنِفًا فَاَ قْرَاَنِیْ مِنْ رَبِّیَ السَّلَامَ، وَقَالَ اِنَّ اللہَ عَزَّوَجَلَّ غَفَرَلاَھْلِ عَرَفَاتٍ، وَاَھْلِ الْمَشْعَرِ، وَضَمِنَ عَنْھُمُ التَّبِعَاتِ.. فَقَامَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ.. فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللہِ، ھٰذَ ا لَکُمْ وَلِمَنْ اَتیٰ مِنْ بَعْدِ کُمْ اِلیٰ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ.. فَقَالَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کَثُرَ خَیْرُ اللہِ وَطَابَ اللہ

(ترغیب وترھیب عن انس)

لوگو! میرے پاس ابھی ابھی (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) آئے۔ انہوں نے میرے رب کی طرف سے مجھے سلام پہنچایا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے اہل عرفات اور اہل مشعر الحرام کی مغفرت فرما دی اور وہ ان کی آپس کی خطاؤں کا ضامن بن گیا یہ سن کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ (فضیلت) خاص ہمارے لئے ہے؟ آپ نے فرمایا یہ فضیلت تمہارے لئے بھی ہے اور تمہارے بعد قیامت تک آنے والوں کیلئے بھی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا لطف وکرم بہت بڑا اور بہت سارا ہے۔

فَلَمَّا کَانَ بِجَمْعٍ قَالَ اِنَّ اللہَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ غَفَرَ لِصَالِحِیْکُمْ وَشَفَّعَ صَالِحِیْکُمْ فِیْ طَا لِحِیْکُمْ تَنَزَّلُ الْرَحْمَۃُ فَتَعُمُّھُمْ.. ثُمَّ تَفَرَّقُ الْمَغْفِرَۃُ فِی الْاَرْضِ اَیُّھَاالنَّاسُ اِنَّ اللہَ عَزَّوَجَلَّ تَطَوَّلَ عَلَیْکُمْ فِیْ ھٰذَا الْیَوم فَغَفَرَ لَکُمْ اِلَّا التَّبِعَاتِ فِیْ مَا بَیْنَکُمْ وَوَھَبَ مُسِیْئَکُمْ

اے لوگو! بلا شبہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے آج کے دن تم پر بڑے بڑے انعام واکرام نازل فرمائے ہیں۔ تمہارے تمام گناہ معاف فرما دئے ہیں۔ سوائے ان گناہوں کے جو باہمی حقوق سے متعلق تھے۔ اس نے تمہارے نیک لوگوں کی سفارش سے بد لوگوں کو بھی بخش دیا ہے اور نیک لوگوں کو اس نے وہ سب کچھ عطا فرما دیا جو انہوں نے مانگا تھا۔ اب اللہ کے نام لے کر مزدلفہ کی طرف لوٹو پھر جب سب لوگ مزدلفہ میں جمع ہو گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا بیشک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَعْطٰی لِمُحْسِنِکُمْ مَّا سَاَلَ، فَادْفَعُوْا بِسْمِ کُلِّ تَائِبٍ مِمَّنْ حَفِظَ لِسَانَه وَیَدَه.....

اللہ تعالیٰ عزو جل نے تم میں سے نیک لوگوں کو بخش دیا ہے اور بد لوگوں کے بارے میں ان کی سفارش قبول فرمالی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوئی اور اس نے سب کو ڈھانپ لیا۔ پھر مغفرت و رحمت زمین پر پھیل گئی۔ پھر ہر اس کی توبہ کرنے والے کی بخشش ہوگئی جس نے اپنی زبان اور اپنے ہاتھوں کی حفاظت کر لی (یعنی وہ اپنی زبان اور ہاتھ سے کوئی خلاف شروع حرکت نہ کرے)۔۔ اور ابلیس اور اس کا لشکر عرفات کے ان پہاڑوں پر کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مہر بانیوں کو دیکھتے رہے۔ پھر جب یہ عام رحمت نازل ہوئی تو ابلیس اور اس کے لشکر نے اپنے سر پیٹ لئے اور ہائے دہائی کرنے لگے۔

وَاِبْلِیْسُ وَجُنُوْدُه عَلٰی جِبَالِ عَرَفَاتٍ یَنْظُرُوْنَ مَا صَنَعَ اللّٰهُ لَهُمْ فَاِذَا نَزَالَتِ الرَّحْمَةُ دَعَا اِبْلِیْسُ وَجُنُوْدُه بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ..

(خطبات محمدی عن عبادہ بن صامت).

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهٖ وَیَدِهٖ وَالْمُوءْ مِنُ مَنْ اَمَّنَهُ النَّاسُ عَلٰی اَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَایَا وَالذُّنُوْبَ ، وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ ..

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنے مال اور اپنی جانوں پر امان پائیں اور مہاجر وہ ہے جو خطائیں اور گناہ چھوڑ دے اور مجاہد وہ ہے جو اللہ کی اطاعت میں اپنے نفس سے مجاہدہ کرے۔

(الوثائق السیاسیة ، عن فضالة بِ عبید الانصاری)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلاَ اِنَّ الْاُ مَرَاءَ مِنْ قُرَیْشٍ ، اَلاَ اِنَّ الْاُمَرَاءَ مِنْ قُرَیْشٍ ، مَا اَقَامُوْا بِثَلاثٍ مَّا حَکَمُوْا فَعَدَلُوْا وَمَا عَاهَدُوْا فَوَفَوْا وَمَا اسْتُرْ حَمُوْا فَرَحِمُوْا ، فَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ ذٰلِکَ مِنْهُمْ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلاَ ئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ.. (خطبات محمدی عن علی)

آ گاہ ہو جاؤ ! بلا شبہ امراء خلفاء قریش میں سے ہی ہیں۔ آ گاہ ہو جاؤ ! بلاشبہ امراء وخلفاء قریش میں سے ہی ہیں، جب تک کہ تین باتوں کو قائم رکھیں۔ (۱) حکم میں عدل کرتے رہیں، (۲) وعدے پورے کرتے رہیں، (۳) اور رحم کرتے رہیں۔ پھر ان میں سے جو کوئی ایسا نہ کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔

اَیُّهَا النَّاسُ ! اتَّقُوْا اللهَ وَاِنْ اُمِّرَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ حَبْشِیّ ''مَجَدَّعٌ'' فَاسْمَعُوْلَهُ وَاَطِیْعُوْا مَا اَقَامَ لَکُمْ کِتَابَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ .. (ترمذی، مسند احمد، عن ام الحصین الاحمسیه)

اے لوگو ! اللہ سے ڈرو اور اگر کسی حبشی کو بھی تمہارا میر بنا دیا جائے جو اگر چہ کن کٹا ہی ہو، تو تم اس کی بات سنو اور اطاعت کرو، بشرطیکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق احکام جاری کرے۔

اَلْحَجُّ حَجُّ عَرَفَةَ ، مَنْ جَاءَ قَبْلَ صَلاَ ةِ الْفَجْرِ مِنْ لَیْلَةِ جَمْعٍ تَمَّ حَجُّه'.. اَیَّامُ مِنٰی ثَلاَثَة'' فَمَنْ تَعَجَّلَ فِیْ یَوْمَیْنِ فَلاَ اِثْمَ عَلَیْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلاَ اِثْمَ عَلَیْهِ.. (مسند احمد عن عبد الرحمن بن یعمر الدیلی)

حج تو عرفہ حج ہے۔ جو شخص فجر کی نماز سے پہلے رات کو عرفات میں آ گیا اس کا حج پورا ہو گیا منیٰ کے تین دن ہیں۔ پس جو دو دن میں جلدی کرے (یعنی دو دن کے بعد منیٰ سے چلا جائے) تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو تاخیر کرے (یعنی دو دن سے زیادہ تین یا چار دن ٹھہرے) اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ قَالَ مَا بَعَثَ اللهُ مِنْ نَبِيٍ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَه اُمَّتَه ، لقد اَنْذَرَ نُوحٌ اُمَّتَه وَالنَّبِيُّوْنَ عَلَيهِمُ الصَّلاةُ وَالسَّلامُ مِنْ بَعْدِهٖ اِلاَ مَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ اَنَّ رَبَّكُمْ لَيسَ بِاَعْوَرَ..

(مسند احمد عن عبد الله بن عمر)

آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو (دجال سے) نہ ڈرایا ہو۔ نوح علیہ السلام نے بھی اپنی امت کو خبردار کیا تھا اور ان کے بعد دوسرے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی امتوں کو خبردار کیا، سوائے اس کے بات کے جو ان انبیاء پر (دجال کے بارے میں) مخفی تھی۔ پس تم پر ہرگز یہ مخفی نہ رہے کہ تمہارا رب کانا نہیں۔

اَيُّهَا النَّاسُ ! خُذُوْا مِنَ الْعِلمِ قَبْلَ اَنْ يُقْبَضَ الْعِلمُ وَقَبْلَ اَنْ يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَقَبْلَ اَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ .. وَقَدْ كَانَ اَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ. يَآ يُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لاَ تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُوءْ كُمْ ، وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ عَفَا اللهُ عَنْهَا وَاللهُ غَفُوْرٌ حَلِيْم اَلاَ وَاِنَّ ذِهَابَ الْعِلْمِ اَنْ يُذْهَبَ حَمَلَتُهُ .. ثَلاَثَ مِرَارٍ..

(مسند احمد عن ابی امامة الباهلی)

اے لوگو! علم حاصل کرو قبل اس کے کہ وہ قبض کیا جائے اور قبل اس کے کہ وہ (علم) اٹھا لیا جائے اور اللہ تعالیٰ عزوجل نے نازل فرمایا ہے" اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو کہ اگر وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگواری ہو اور اگر تم قرآن کے نازل ہوتے وقت ان کو پوچھو گے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی۔ (گزشتہ سوالات) اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیئے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور حلم والا ہے۔" آگاہ ہو جاؤ! اور علم کا جانا یہ ہے کہ اس کے اٹھانے والے چلے جائیں۔ آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔

اَلاَ اِنَّمَا هُنَّ اَرْبَعٌ اَنْ لاَّ تُشْرِكُوْا بِاللهِ شَيْأً ، وَلاَ تَقْتُلُوا لنَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلاَ تَزْنُوْا وَلاَ تَسْرِقُوْا..

(مسند احمد عن سلمه بن قیس الاشجعی)

آگاہ ہو جاؤ! بیشک وہ چار چیزیں ہیں (جن سے بچنا ضروری ہے) (۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، (۲) کسی کو ناحق قتل نہ کرو، (۳) اور زنا نہ کرو (۴) اور چوری نہ کرو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَیُّھَا النَّاسُ ! خُذُوْا مَنَا سِکَکُمْ فَاِنِّیْ لَا اَدرِیْ لَعَلِّیْ غَیْرُ حَآ جٍ بَعْدَ عَامِیْ ھٰذَا . . (الوثائق السیاسیہ،

اے لوگو! تم اپنے حج کا طریقہ (مجھ سے) سیکھو کیونکہ کہ شاید میں اس سال کے بعد حج نہ کر سکوں۔

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص)

اَیُّھَا النَّاسُ ! لَا نَبِیَّ بَعْدِی وَلَا اُمَّةَ بَعْدَ کُمْ ، فَاعْبُدُوْا رَبَّکُمْ وَاَقِیْمُوْا خَمْسَکُمْ وَصُوْمُوْا شَھْرَ کُمْ وَاَطِیْعُوْا وُلَا ةَ اَمْرِ کُمْ ثُمَّ ادْخُلُوْا جَنَّةَ رَبَّکُمْ . .

اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں اور نہ تمہارے بعد کوئی امت آئے گی پس تم اپنے رب کی عبادت کرو اور اپنی پانچوں نمازوں کو قائم کرو، اپنے ماہ (رمضان) کے روزے رکھو اور اپنے حاکموں کی اطاعت کرو۔ پھر تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(الوثائق السیاسیہ. . عن ابی قبیلة)

اَرِقَّاءَ کُمْ اَرِ قَّاءَ کُمْ اَطِعِمُوْ ھُمْ مِمَّا تَاْکُلُوْنَ وَاکْسُوْھُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ . . فَاِنْ جَا ءُ وْ ا بِذَنْبٍ لَا تُرِ یْدُوْنَ تَغْفِرُوْنَ فَبِیْعُوْا عِبَادَ اللہِ وَلَا تُعَذِّبُوْھُمْ . .

تم اپنے ماتحتوں اور غلاموں کا خیال رکھو اپنے کھانے میں سے انہیں بھی کھلاؤ، اپنے لباس میں سے انہیں بھی پہناؤ، اگر ان سے کوئی ایسی خطا سرزد ہو جائے کہ تم اس سے درگزر نہیں کرنا چاہتے تو انہیں بیچ دو لیکن خدا کے ان بندوں کو عذاب نہ دو۔

(خطبات محمدی ابن حارثہ)

وَقَالَ رَوْ حَةٌ "فِیْ سَبِیْلِ اللہِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنیَا وَمَا عَلَیْھَا وَغَدْوَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْھَا وَاِنَّ الْمُؤ مِنَ عَلَی الْمُؤ مِنِ حَرَام" عِرْضَه وَمَا لَه وَنَفْسَه حُرْمَةٌ" کَحُرْمَةِ ھٰذَ ا الْیَوْمِ . . (مسند احمد عن سفیان بن حرب

آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں شام کو نکلنا دنیا اور ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جو اس پر ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبح کو نکلنا دنیا اور ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جو اس پر ہیں۔ بلاشبہ مومن کی عزت، مال اور جان دوسرے مومن پر اسی طرح حرام ہیں جیسے آج کے دن کی حرمت۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَیُّھَا النَّاسُ ! خُذُوْا الْعَطَاءَ مَاکَانَ عَطَاءً.. فَاِذَا تَجَاھَضَتْ قُرَیْشُ ' عَلَی الْمُلْکِ وَکَانَ عَنْ دِیْنِ اَحَدِکُمْ فَدَعُوْہُ (ابو داؤد)

اے لوگو! عطیہ اور انعام اس وقت تک لو جب تک کہ وہ انعام کی حیثیت میں رہیں۔ مگر جب قریش ملک پر لڑنے لگیں اور انعام یہ صورت اختیار کر لیں کہ وہ دین کے عوض ملنے لگیں تو ان کو چھوڑ دینا۔

اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللہِ الْمُصَلُّوْنَ وَمَنْ یُقِیْمُ الصَّلٰوتِ الْخَمْسَ الَّتِیْ کَتَبَھُنَّ اللہُ عَلَیْہِ وَیَصُوْمُ رَمَضَانَ وَیَحْتَسِبُ صَوْمَہُ وَیُؤْتِیْ الزَّکٰوۃَ مُحْتَسِبًا طَیِّبَۃً بِھَا نَفْسُہُ وَیَجْتَنِبُ الْکَبَائِرَ الَّتِیْ نَھَی اللہُ عَنْھَا.. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِہٖ یَا رَسُوْلَ اللہِ وَکَمِ الْکَبَائِرُ.. قَالَ تِسْعٌ، اَعْظَمُھُنَّ الْاِشْرَاکُ بِاللہِ.. وَقَتْلُ الْمُؤْمِنِ بِغَیْرِ حَقٍّ وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصِنَۃِ وَالسِّحْرُ وَاَکْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَاَکْلُ الرِّبٰوا وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ الْمُسْلِمَیْنِ وَاسْتِحْلَالُ الْبَیْتِ الْحَرَامِ قِبْلَتِکُمْ اَحْیَاءً وَّاَمْوَاتاً لَا یَمُوْتُ رَجُلٌ لَّمْ یَعْمَلْ ھٰؤُلَاءِ الْکَبَائِرَ وَیُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتِیْ الزَّکٰوۃَ اِلَّا رَفَقَ مُحَمَّداً صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بیشک اللہ تعالیٰ کے دوست نماز پڑھنے والے ہیں اور جو لوگ پانچوں فرض نمازیں پابندی سے ادا کرتے ہیں اور طلبِ ثواب کیلئے رمضان کے روزے رکھتے ہیں اور اجر وثواب کی طلب میں خوشی سے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور ان کبیرہ گناہوں سے باز رہتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے روک دیا ہے۔ پس صحابہء کرام میں سے ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کبیرہ گناہ کتنے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ (کبیرہ گناہ) نو ہیں۔ (۱) ان میں سب سے بڑا تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا ہے (۲) کسی مومن کو ناحق قتل کر دینا، (۳) میدانِ جہاد سے فرار ہونا، (۴) پاک دامن عورت پر تہمت لگانا، (۵) جادو کرنا، (۶) یتیم کا مال کھانا، (۷) سود کھانا، (۸) مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا، (۹) بیت اللہ کی عزت نہ کرنا جو تمہارا قبلہ ہے۔ زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔ جو شخص ان کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرے اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے وہ جنت میں جس کے دروازے کے پٹ (کواڑ) سونے کے ہوں گے، ضرور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيْ بُحْبُوْحَةِ جَنَّةٍ اَبْوَابُهَا مَصَارِيْعُ الذَّهَب.

اَيُّهَا النَّاسُ ! اِنَّهُ لَيسَ الْبِرُّ فِيْ اِيْجَافِ الْاِبِلِ وَلاَ فِيْ اِيْضَاعِ الْخَيْلِ وَلٰكِنْ سَيْراً جَمِيْلاً تَوَاصَلُوْا ضَعِيْفاً وَلاَ تُوءُ ذُوْا مُسْلِمًا.. (خطبات محمدی)

اے لوگو! اونٹوں کے بھگانے اور گھوڑوں کے دوڑانے میں نیکی نہیں بلکہ اپنی سواریوں کو درمیانی چال سے لے جاؤ ضعیفوں، کمزوروں کا خیال رکھو اور کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔

اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةَ كَانُوْا يَرْجِعُوْنَ مِنْ عَرَفَةَ حِيْنَ تَكُوْنُ الشَّمْسُ كَاَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِيْ وُجُوْهِهِمْ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ وَمِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَيْنَ تَكُوْنَ كَاَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَاِنَّا لاَ نَدْفَعُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ هَدَيْنَا مُخَالِفُ لِهَدْيِ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالْشِّرْكِ.

(خطبات محمدی عن محمد بن قیس بن مخرمة).

بیشک اہل جاہلیت عرفات سے اس وقت لوٹا کرتے تھے جب سورج ڈوبنے کے قریب ہو جایا کرتا تھا۔ گویا کہ وہ لوگوں کے عمامے ہیں۔ (آفتاب کی کرنیں جو چہروں پر پڑتی تھیں، ان کو عمامہ سے تشبیہ دی) اور مزدلفہ سے اس وقت لوٹتے تھے جب سورج طلوع ہو جائے اور اسی حالت میں آ جائے گویا کہ وہ لوگوں کے عمامے ہیں اور ہم اس وقت تک عرفات سے نہیں لوٹیں گے جب تک کہ سورج غروب نہ ہو جائے اور مزدلفہ سے ہماری واپسی سورج نکلنے سے پہلے ہوگی۔ ہمارا طریقہ بت پرستوں اور مشرکوں کے طریقہ کے خلاف ہے۔

فَقَالَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مِّنْكُمْ مَعَه' هَدْىٌ فَاَحَبَّ اَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَه' الْهَدْى' فَلاَ . (بخاری شریف عن عائشة)..

تم میں سے جس کے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) نہ ہو اور وہ یہ چاہتا ہو کہ اپنے احرام کو صرف عمرہ کا احرام بنا لے تو اس کو ایسا کر لینا چاہیے۔ مگر جس کے ساتھ ہدی ہے وہ ایسا نہ کرے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَيُّهَا النَّاسُ ! اَلاَ أُخْبِرُ كُمْ بِاَ شْرَاطِ السَّاعَةَ ؟ فَقَامَ اِلَيْهِ سَلْمَانُ رَضِىَ اللهُ تعالىٰ عَنْهُ فَقَالَ اَخْبِرْنَا فِدَاكَ اَبِىْ وَاُمِّىْ يَا رَسُوْلَ اللهِ (صَلّى الله عليه وسَلَّم).قَالَ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ ، اِضَاعَةُ الصَّلٰوةِ، وَالْمَيْلُ مَعَ الْهَوٰى وَتَعْظِيْمُ رَبِّ الْمَالِ.

اے لوگو ! کیا میں تمہیں قیامت کی نشانیاں نہ بتاؤں۔ پس حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ ہمیں (قیامت کی نشانیاں) بتایئے ۔ آپؐ نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ نمازوں کا ضائع کرنا، خواہشات کی طرف مائل ہونا، مالداروں کی تعظیم کرنا۔

فَقَالَ سَلْمَانُ وَيَكُوْنُ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى الله عليه وسلم ؟ قَالَ نَعَمْ وَالَّذِى نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِه فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَا سَلْمَانُ، تَكُوْنَ الزَّكٰوةُ مَغْرَماً وَالْفَىْ ءُ مَغْنَماً وَيُصَدَّقُ الْكَاذِبُ الصَّادِقُ ،وَيُوءْ تَمنَ الْخائِنُ، وَيَخوَّنُ الْاَمِيْنُ وَيَتَكَلَّمُ الرُّوَ يبضَةُ .. قَالَ وَمَا الرُّوَيْبَضَةُ . قَالَ يَتَكَلَّمُ فِى النَّاسِ مَنْ لَّمْ يَتَكَلَّم. وَيَنْكُرُ الْحَقُّ تِسعَةَ اَعْشَارِهِمْ يَذْهَبُ الْاِسْلاَمُ فَلاَ يَبْقىٰ اِلَّا اِسْمه وَيَذْهَبُ الْقُرْاٰنُ فَلاَ يَبْقىٰ اِلَّا رَسْمُهٗ وَتُحَلَّى الْمَصَاحِفُ بِالذَّهَبِ وَتَتَسَمَّنُ ذُكُوْرُ اُمَّتِىْ وَتَكُوْنُ الْمَشْوَرَةُ

یہ سن کر حضرت سلمانؓ نے تعجب سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ایسا ہی ہوگا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں خدا کی قسم ایسا ہو کر رہے گا۔ اے سلمانؓ اس وقت زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے گا اور مال غنیمت اپنی دولت تصور کی جائے گی اور جھوٹے آدمی کو سچا سمجا جانے لگے گا ار سچے کو جھوٹا کہا جائے گا۔ خیانت کرنے والے امین مشہور ہوں گے اور امین خائن سمجھے جائیں گے اور رویبضہ لوگوں کے کاموں میں رائے دینے لگیں گے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ رویبضہ کس کو کہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ (ایسا کمینہ اور رذیل شخص) جس سے لوگ بات کرنا بھی پسند نہ کریں وہ لوگوں کے معاملات میں رائے دینے لگے اور حق کے دس حصوں میں سے نو کا انکار ہونے لگے اور اسلام کا فقط نام رہ جائے گا اور قرآن کے صرف حروف رہ جائیں گے اور قرآن کو سونے سے منڈھا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِلْاِمَاءِ وَيَخْطُبُ عَلَى الْمَنَابِرِ الصِّبْيَانُ وَتَكُوْنُ الْمُخَاطَبَةُ لِلنِّسَاءِ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تُزَخْرَفُ الْمَسَاجِدُ كَمَا تُزَخْرَفُ الْكَنَائِسُ وَالْبِيَعُ وَتُطَوَّلُ الْمَنَائِرُ وَتَكْثُرُ الصُّفُوْفُ مَعَ قُلُوْبٍ مُتَبَاغِضَةٍ وَالْسُنٍ مُخْتَلِفَةٍ وَاَهْوَاءٍ.

قَالَ سَلْمَانُ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ ؟

قَالَ نَعَمْ وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ عِنْدَ ذٰلِكَ يَا سَلْمَانُ يَكُوْنُ الْمُوءْ مِنْ فِيْهِمْ اَذَلَّ مِنَ الْاَ مَةِ يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِى الْمَاءِ مِمَّا يَرٰى مِنَ الْمُنْكَرِ فَلَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُغَيِّرَهٗ وَيَكْتَفِى الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ وَالنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ وَيُغَارُ عَلَى الْجَارِ الْبِكْرِ .. فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَا سَلْمَانُ يَكُوْنُ اُمَرَاءُ فَسَقَةٌ ' وَوُزَرَاءُ فَجَرَةٌ ' وَاُمَنَاءُ خَوَنَةٌ، يُضِيْعُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ. فَاِنْ اَدْرَكْتُمُوْهُمْ .. فَصَلُّوْاصَلٰوتَكُمْ لِوَقْتِهَا عِنْدَ ذٰلِكَ يَا سَلْمَانُ يَجِيْءُ سَبْىٌ ' مِنَ الْمَشْرِقِ وَسَبْىٌ مِنَ الْمَغْرِبِ

جائے گا اور میری امت کے مردوں میں موٹاپا بڑھ جائے گا۔ کنیزوں سے مشورہ لیا جانے لگے گا، منبروں پر کم عمر لڑکے خطبے دینے لگیں گے اور کام کی بات عورتوں کے ہاتھ ہوگی۔ اس وقت مسجدوں کو خوب سجایا جائے گا، جس طرح گرجے اور خانقاہیں سجائی جاتی ہیں اور مینار بلند کئے جائیں گے۔ نمازیوں کی صفیں تو زیادہ ہوں گی مگر ان کے دل زبان اور خیالات مختلف ہوں گے۔

حضرت سلمانؓ نے پھر متعجب ہو کر دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا واقعی ایسا ہوگا۔ آپ نے فرمایا ہاں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے یہی ہوگا۔ اے سلمانؓ اس وقت مومن ان کی نگاہوں میں کنیز سے بھی زیادہ زلیل ہوگا۔ وہ دل ہی دل میں پیچ و تاب کھا کر گھلتا رہے گا جس طرح نمک میں پانی گھلتا ہے کیونکہ وہ نافرمانیوں کو دیکھتا ہے اور ان کی اصلاح کی طاقت نہیں رکھتا۔ مرد، مردوں میں شہوات رانی کرنے لگیں گے اور عورتیں آپس میں مشغول ہو جائیں گی۔ لڑکوں پر اسی طرح رشک ہونے لگے گا جس طرح کنواری نوجوان عورتوں پر، پھر اس وقت اے سلمانؓ فاسق لوگ امام بن کر بیٹھیں گے، ان کے وزیر بدکردار ہوں گے، امین لوگ خیانت کرنے لگیں گے۔ نمازیں ضائع کر دی جائیں گی، خواہشات نفسانی کی پیروی کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جُشَاءُ هُمْ جُشَاءُ النَّاسِ وَقُلُوبُ الشَّيَاطِيْنِ لاَ يَرْحَمُوْنَ صَغِيْرًا وَّلاَ يُوَقِّرُوْنَ كَبِيْرًا ..عِنْدَ ذٰلِكَ يَا سَلْمَانُ يَحُجُّ النَّاسُ اِلٰى هٰذَا الْبَيْتِ الْحَرَامِ، تَحُجُّ مُلُوْكُهُمْ لَهْوًا وَتَنَزُّهاً وَاَغْنِيَاءُ هُمْ لِلتِّجَارَةِ وَمَسَاكِيْنُهُمْ لِلْمَسْئَالَةِ وَقُرَّاءُ هُمْ رِيَاءً وَّسُمْعَةً. وَقِلَّةُ اَرْبَا حِهَا. عِنْدَ ذٰلِكَ يَا سَلْمَانُ يَبْعَثُ اللهُ رِيْحاً فِيْهَا حَيَّاتٌ صُفْرٌ فَتَلْتَقِطُ رُءَ سَاءَ الْعُلَمَاءِ لَمَّا رَءَ وُا الْمُنْكَرَ فَلَمْ يُغَيِّرُوْ هُ..

قَالَ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ (صلى الله عليه وسلم) ؟

قَالَ نَعَمْ. وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ عِنْدَ ذٰلِكَ يَا سَلْمَانُ يَفْشُوْ الْكَذِبُ وَيَظْهَرُ الْكَوْكَبُ لَهُ الذَّنَبُ وَتُشَارِكُ الْمَرْءَ ةُ زَوْجَهَا فِىْ التِّجَارَةِ وَتَقَرُبُ الْاَسْوَاقُ . قَالَ كَسَادُهَا قَالَ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ (صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)؟..

جانے لگے گی۔ پس اگر تم ایسے وقت اور حالات کو پاؤ تو تم نماز کو وقت پر پڑھ لیا کرو۔ اس وقت اے سلمان مشرق و مغرب سے لوگ آئیں گے۔ ان کے جسم تو انسانی ہوں گے، مگر ان کے دل شیطانی ہوں گے۔ وہ نہ چھوٹوں پر رحم کریں گے اور نہ بڑوں کی عزت کریں گے، مگر اس وقت اے سلمانؓ لوگ اس بیت الحرام کا حج تو کریں گے، مگر بادشاہ تو سیر و تفریح کے طور پر حج کریں گے اور مالدار لوگ تجارتی اغراض کے لئے اور مسکین لوگ بھیک مانگنے کیلئے حج کریں گے اور قاری ریا کاری اور دکھاوے کیلئے حج کریں گے۔

حضرت سلمانؓ نے پھر تعجب سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اسی طرح ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں اسی طرح ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اس وقت جھوٹ پھیل جائے گا۔ دُم دار ستارہ ظاہر ہوگا اور عورتیں، مردوں کے ساتھ تجارت میں شریک ہوں گی۔ بازار قریب قریب ہو جائیں گے۔ لوگوں نے کہا کہ بازاروں کا قریب ہونا کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ کساد بازاری ہوگی اور نفع کی کمی ہوگی۔ اس وقت اے سلمانؓ اللہ تعالیٰ ایک ایسی (آندھی) بھیجے گا جس میں پیلے رنگ کے سانپ ہوں گے اور وہ سانپ اس وقت کے سردار علماء پر گریں گے کیونکہ انہوں نے برائیوں کو دیکھ کر ان کو روکنے کی کوشش نہیں کی۔ حضرت سلمانؓ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ نَعَمْ وَالَّذِیْ بَعَثَ مُحَمَّدًا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالْحَقِّ.

(خطبات محمدی بروایت ابن مردویہ وامام سیوطی فی دارالمنشور)

پھر کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہی ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو حق کے ساتھ مبعوث کیا یہ سب قیامت کے قریب اسی طرح واقع ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

استحکام پاکستان بوسیلہ سیرۃ طیبہ

پاکستان دنیا کے نقشے پر ابھرنے والی ایک نظریاتی مملکت ہے۔ ایک ایسی مملکت جو نظریہ پاکستان کی بنیاد پر وجود میں آئی اور یہ نظریہ صرف اور صرف ''دین اسلام'' ہے یعنی پاکستان کا قیام صرف اس لئے عمل میں آیا کہ یہاں حاکمیت اور فرمانروائی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی تسلیم نہیں کی جائے گی۔ یعنی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسلامی نظریہ حیات کو جاری و ساری کرنے کا نام ہی نظریہ پاکستان ہے۔

قائداعظم نے فرمایا کہ

''ہم نے پاکستان کا مطالبہ ایک زمین کا ٹکڑا حاصل کرنے کے لئے نہیں کیا تھا بلکہ ایک ایسی تجربہ گاہ حاصل کرنا مقصود تھا جہاں ہم اسلام کے اصولوں کو آزما سکیں۔''

نظریہ کسی قوم کے لئے قوت متحرکہ اور روح رواں کا کام دیتا ہے۔ اس کی بدولت قوم میں اپنے تحفظ، سلامتی و بقاء اور استحکام کے لئے معرکہ آرا ہونے اور اپنی تعمیر نو کے لئے سرگرم عمل ہونے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استحکام کا مفہوم

استحکام کے ساتھ قیام اور تعمیر کا تصور آتا ہے۔ بقاء و ارتقاء کا تصور آتا ہے۔ جب کہ عدم استحکام کے ساتھ تخریب و تنزلی آتی ہے۔

استحکام سے مراد ایسی اجتماعی و معاشرتی صورتحال ہے جس میں انتشار نہ ہو یگانگت و یک جہتی کا احساس ہو۔

کسی عمارت کے استحکام کا انحصار اس کی بنیادوں کی گہرائی و گیرائی پر ہوتا ہے۔ اس کے ہیتی ڈھانچے frame work کی مضبوطی پر ہوتا ہے۔ اس کی تعمیر میں استعمال ہونے والی اینٹوں کے تعمیراتی مواد اور ساخت پر ہوتا ہے۔ اس عمارت کا بوجھ سہارنے یا اٹھانے والے ستونوں Piilars کی قوت پر ہوتا ہے۔

استحکام پاکستان

استحکام پاکستان سے مراد یہ ہے کہ مملکت پاکستان کی۔

(۱) جغرافیائی سالمیت برقرار رہے۔ یعنی جغرافیائی سرحدوں کا تحفظ ہو۔

(۲) نظریاتی سرحدوں کا تحفظ ہو۔

(۳) افراد' قوت' ذات' رنگ' نسل' صوبے کے خانوں میں بٹے ہوئے نہ ہوں۔

(۴) معاشی استحکام ہو۔

(۵) معاشرتی' سیاسی اور معاشی ادارے اپنی ذمہ داریاں صحیح طور پر ادا کریں۔

(۶) معاشری' معاشی اور سیاسی اداروں کے درمیان ربط و ارتباط ہو۔

(۷) استحکام کے باعث لوگوں میں تحفظ کا احساس قوی ہو' ان میں قوت ارادی بڑھے اور بہترین شہریوں کی حیثیت سے اپنا کردار ادا کرنے اور عمل کرنے کے لئے ماحول ساز گار ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۸) اندرونی طور پر ملک مضبوط اور خارجی طور پر کسی کا دست نگر نہ ہو۔

قوت مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تیری

امام مالکؒ نے ایک قاعدہ کلیہ بیان کیا ہے۔

''اس امت کے آخری حصے کے لوگوں کی اصلاح بھی اسی طرح ہو گی جس طرح پہلے لوگوں کی ہوئی تھی''

جن عوامل نے قرون اولی کے مسلمانوں کو استحکام بخشا اور ان کے رفعت وبلندی وکمال کا سبب بنے وہی عوامل آج پاکستان کے استحکام اورعروج و کمال کا باعث بن سکتے ہیں۔

عالم اسلام' امت مسلمہ اور استحکام

ایک ارب ۲۵ کروڑ (1,250000000) مسلمان دنیا میں آباد ہیں لیکن مسلمان درگور اور مسلمانی درکتاب والی بات ہے ایک ارب ۲۵ کروڑ نفوس کی جمعیت ایک مضبوط' مستحکم اور موثر جمعیت ہوسکتی ہے۔ بڑا اہم اور موثر کردار ادا کرنے والی قوت بن سکتی ہے۔ یہ جمعیت خود قوت مذہب سے توانائی حاصل کر سکتی ہے۔خود اس کا استحکام منحصر ہے اسلام پر' قرآن پر' حیات طیبہ اور اسوۂ حسنہ سے اخلاص اور اتباع پر۔قوم رسول ہاشمی اپنی ہیئت وترکیب میں دیگر اقوام کی مانندنہیں ہے۔ بقول اقبال۔

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی
ان کی جمعیت کا ہے رنگ و نسل پر انحصار
قوت مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تیری

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کا دعویٰ

قرآن کریم اپنے بارے میں یہ دعویٰ کرتا ہے۔

ترجمہ: سورۂ ابراہیم آیت نمبرا ''(یہ) ایک (پرنور) کتاب (ہے) اس کو ہم نے تم پر نازل کیا ہے کہ لوگوں کو اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاؤ۔''

قرآن جو کتاب ہدایت ہے نظری ہدایت فراہم کر دیتا ہے اور ہدایت عملی صاحب قرآن حضرت محمد ﷺ کی عملی زندگی یعنی سیرت طیبہ اور سنت مطاہرہ۔ کیوں کہ آپ ﷺ کا عمل اور اسوۂ سراسر قرآن ہے۔ آپ ﷺ کی پوری زندگی قرآن مجید کی شرح اور تفسیر عملی ہی تو ہے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

''میں اپنے بعد تمہارے درمیان جو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک قرآن اور دوسری میری سنت۔''

لہٰذا استحکام پاکستان کے لئے بہترین رہنمائی قرآن اور سیرت طیبہ ہی سے حاصل ہوسکتی ہے۔

استحکام پاکستان کے لئے بہترین رہنمائی قرآن سے کیوں کر حاصل کی جاسکتی ہے۔ حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

ان اللہ یرفع بھذا الکتاب اقواما و یضع بہ آخرین

''بے شک اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے بعض قوموں کو رفعت و بلندی عطا فرما دیتے ہیں اور اس کتاب کو چھوڑ دینے کی وجہ سے بعض قوموں کو نیچے گرا دیتے ہیں۔'' (مسلم)

یعنی پیمانہ اس کتاب ہدایت کو بنایا گیا ہے جو بھی اس کتاب کے جتنے قریب ہوگا اتنا ہی بلند و مستحکم ہوتا چلا جائے گا یا رو بہ کمال ہوگا اور جو اس کتاب سے جتنا دور ہوگا اتنا ہی نیچے گرتا جائے گا۔ تنزلی کا شکار ہوگا۔ اتنا ہی زوال پذیر ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی ایک سنت اور ہمارے لئے ایک مستقل راستہ بتا دیا ہے۔ علامہ اقبال نے قرون اولیٰ کے مسلمانوں کے عروج و استحکام کا سبب اور ذریعہ قرآن کو قرار دیا اور آج امت مسلمہ کو بے بضاعتی، کم مائیگی، زبوں حالی اور زوال پذیری کا سبب ترک قرآن کو قرار دیا اور یہ حرف حرف سچائی ہے۔

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

عالم اسلام اور اکیسویں صدی کا چیلنج

آج جب الیکٹرونک میڈیا، ریڈیو، ٹی وی نیز اخبارات رسائل و جرائد میں اس موضوع پر گفتگو ہوتی ہے کہ امت مسلمہ نے عالم اسلام نے اکیسویں صدی میں داخلے کی کیا تیاری کی ہے تو میرا جی چاہتا ہے کہ من الحیث الامت اور من حیث القوم ہم پر یہ حقیقت منکشف و آشکار ہو جائے اور ہم اس حقیقت کو سمجھ لیں کہ اکیسویں صدی میں داخل ہونے کی شعور تیاری اور آنے والی صدی کے چیلنج سے کامیابی کے ساتھ ہمکنار ہونے کے لئے بھی قرآن کو اپنے ہاتھوں میں اٹھا کر، اپنے قلوب میں اتار کر، اپنے عمل میں شعار کر کے یعنی پانی معیشت، اپنی سیاست، اپنی معاشرت، اپنی ثقافت، اپنی عدالت، اپنا قانون، اپنا دستور و آئین غرض اپنی زندگی کا قدم قدم قرآن کے احکام و تعلیمات کے مطابق کر لیں اور یہ ایک بہت محنت طلب اور مشقت طلب کام ہے اور قوت ایمانی کے ذریعے اور تائید و توفیق الٰہی کے ذریعے اور نیت کے اخلاص کے ذریعے ہی تکمیل پا سکتا ہے۔ مشکل کام تو ہے ناممکن نہیں ہے۔ قرآن کے ذریعے نہ صرف یہ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں استحکام، رفعت و بلندی عطا فرما سکتا ہے بلکہ اگر ہم نے قرآن کے سبق کا اعادہ کیا تو دنیا کی امامت کا کام بھی ہم سے لیا جا سکتا ہے۔

قیام پاکستان سے پہلے علامہ اقبال مرحوم کو اس وقت کے مسلمان سے شکوہ تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"کتاب خواں ہے مگر صاحب کتاب نہیں"

اور آج ہمارا یہ عالم ہے کہ ہم کتاب خواں بھی نہ رہے۔ ذوق کتاب خوانی بھی کم سے کم ہو گیا اور مسلمان پستی در پستی کا شکار ہوتے جا رہے ہیں اور غیر مستحکم ہوتے جاتے ہیں۔

ہمارے زوال کا عدم استحکام کا سب سے بڑا سب قران مجید سے لاتعلقی ہے اور قرآن سے لاتعلقی کو نہ صرف آخرت بلکہ اس دنیا کے اندر ذلت کا باعث قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وقال الرسول یا رب ان قومی اتخذو هذا القران مهجورا

"رسول اکرم (ﷺ) (قیامت کے دن) یوں کہیں گے اے میرے رب! میری قوم نے قرآن پاک کو چھوڑ دیا تھا۔ الفرقان آیت ٣٠)

قرآن کو چھوڑ دینا یہ ہے کہ کبھی اس کو ہاتھ ہی نہ لگایا جائے اور قرآن کو چھوڑ دینا یہ بھی ہے کہ اس کے معنے و مفہوم کو سمجھنے کی کوشش نہ کیا جائے یا کبھی اس کے مفہوم پر غور ہی نہ کیا جائے تو یہی ہم پاکستانی مسلمانوں کا حال ہے۔

ہماری خواری اور ذلت کا سبب قرآن کو چھوڑ دینا ہے۔ قرآن کو پس پشت ڈال دینے کو تو ہم قرآن کی بے حرمتی قرار دیتے ہیں لیکن عملاً قرآن کے احکام کو نظر انداز کرنا بھی دراصل قرآن کو عملاً پس پشت ڈالنے کے مترادف ہے۔

علامہ فرماتے ہیں۔

خوار از مہجوری قرآن شدی
شکوہ سنج گردش دوراں شدی

یہی شکوہ قرآن مجید کے اندر ان لوگوں کے بارے میں موجود ہے جو اس دنیا میں ذلت کا شکار ہو رہے ہیں۔ یہود کے بارے میں اور پھر مسلمانوں کے بارے میں بھی آگے چل کر یہی فرمایا کہ ان اہل کتاب کا جرم یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کی تاب کو پس پشت ڈال دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی شکوہ قرآن مجید کے اندر ان لوگوں کے بارے میں موجود ہے جو اس دنیا میں ذلت کا شکار ہو رہے ہیں۔ یہود کے بارے میں اور پھر مسلمانوں کے بارے میں بھی آگے چل کر یہی فرمایا کہ ان کا کتاب کا جرم یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کی کتاب کو پس پشت ڈال دیا ہے۔

استحکام کے اساسی اصول زیر غور آیات ربانی سے اخذ کئے جا سکتے ہیں۔

استحکام کے حوالے سے قرآنی اصطلاحات کا تجزیہ

عروۃ الوثقیٰ: سورۃ البقرہ۔ آیت نمبر ۲۵۶

ترجمہ: ''دین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں۔ سیدھی راہ ٹیڑھی راہ سے ممتاز اور روشن ہو چکی جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے معبودوں سے انکار کرے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اس نے ''مضبوط کڑے'' (عروۃ الوثقیٰ) کو تھام لیا۔ جو کبھی نہ ٹوٹے گا اور اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے''

(۱) الوثقیٰ: مضبوط کڑا یعنی دین کے اعلیٰ اور قوی سبب کو لے لیا جو نہ ٹوٹے اور نہ پھٹے خوب مضبوط مستحکم اور کڑا ہوا۔ عروۃ الوثقیٰ سے مراد ایمان' اسلام' توحید باری' قرآن اور خدا کی راہ کی محبت اور اسی کے لئے دشمنی کرنا ہے۔ یہ کڑا کبھی نہ ٹوٹے گا۔ یعنی قائم و مستحکم ہے اور اس کڑے کو پکڑنے والے بھی قائم و مستحکم رہیں گے۔ ایک اور جگہ:

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں۔

۲۔: سورۃ آل عمران۔ آیت ۱۰۳' ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

''اور سب مل کر اللہ کی رسی مضبوطی سے پکڑ لو اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالو''

۱۔ حضرت علیؓ و ابن مسعودؓ و ابو سعید الخدریؓ نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت فرمائی ہے۔

''حبل اللہ القرآن'' یعنی اللہ کی رسی سے مراد قرآن ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ کوئی قوم نہ تو عزت و وقار سے زندہ رہ سکتی ہے اور نہ استحکام حاصل کر سکتی ہے۔ جب تک اس کے افراد میں اتفاق و اتحاد نہ ہو۔

۳۔ اور کوئی اتحاد پائندہ و پائیدار نہیں ہو سکتا جب تک محکم و حقیقی بنیادوں پر اس کی عمارت تعمیر نہ کی گئی ہو۔

۴۔ ایسا اتحاد و ایسا اتفاق ہو جو سطحی نہ ہو۔ وقتی نہ ہو جسے کوئی تند و تیز لہر بہا کر لے جا سکے بلکہ حقیقی اور پائیدار ہو۔

مثلاً زبان، رنگ و نسل گروہ اور فرقہ وغیرہ اتفاق و اتحاد کا وقتی طور پر ذریعہ تو بن سکتے ہیں لیکن مستقل، محکم اور مضبوط اتحاد و اتفاق ان سے حاصل نہیں ہو سکتا۔

اس لیے اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو متحد ہونے کا حکم دیا ہے۔ گویا اتفاق و اتحاد یا یگانگت و یک جہتی اللہ کا حکم ہے اور اس کے لئے وہ مستحکم بنیاد مقرر فرمائی جس سے محکم تر اور کوئی بنیاد نہیں ہو سکتی اور وہ مستحکم و محکم بنیاد قرآن کریم ہے۔

علامہ قرطبی نے بہت خوب فرمایا ہے۔

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اعتقاداً اور عملاً کتاب و سنت کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیں۔ ہمارے اتحاد کا صرف یہی سبب ہے اور صرف اسی طرح اتفاق و اتحاد کی نعمت میسر آ سکتی ہے جس سے ہمارے دین و دنیا کے حالات سنور سکتے ہیں۔''

۳۔ الدین القیم :

ترجمہ سورہ روم۔ آیت نمبر ۳۰

''پس آپ کر لیں اپنا رخ دین (اسلام) کی طرف پوری یکسوئی سے۔ (مضبوطی سے پکڑ لو) اللہ کے دین کو جس کے مطابق اس نے لوگوں کو پیدا فرمایا ہے۔ کوئی رد و بدل نہیں ہو سکتا اللہ کی تخلیق میں یہی سیدھا دین مستحکم ہے لیکن اکثر لوگ (اس حقیقت کو) نہیں جانتے۔''

(اے غلامان مصطفیؐ! اے امت محمدؐ تم بھی اپنا رخ اسلام کی طرف کر لو) اللہ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف رجوع کرتے ہوئے اور ڈرو اس سے اور قائم کرو نماز کو اور نہ ہو جاؤ ان مشرکوں میں سے جنہوں نے پارہ پارہ کر دیا اپنے دین کو اور خود گروہ گروہ ہو گئے (دین میں فرقہ واریت پیدا کر لی) ہرگز وہ جو اس کے پاس ہے اسی پر خوش ہے''۔

مراد یہ ہے کہ دین اسلام پر پوری طرح کاربند ہو جاؤ اور ارشاد ربانی کی تعمیل میں استقامت اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کرو۔

صاحب روح المعانی نے اسے دین کی طرف ہمہ تن توجہ سے تعبیر کیا ہے۔ آج ہمارا جو طرز عمل ہے کہ دین کے کسی حکم کو تو اختیار کیا اور کسی حکم کو نظر انداز کیا یہ ''دین قیمہ'' کے خلاف ہے۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ نے فطرت اللہ کے معنی ''دین اسلام'' بیان فرمایا ہے۔

علامہ آلوسی نے اس آیت کے معنے ان الفاظ میں بیان کئے ہیں۔

''یہ دین عقل سلیم سے کلیتًا ہم آہنگ اور فہم صحیح کے عین مطابق ہے۔ اسی لئے فطری طور پر نہ انسان اس سے رخ موڑ سکتا ہے نہ اس کا انکار کر سکتا ہے۔''

اس آیت کا مفہوم یہ بھی بتایا گیا ہے کہ دین اسلام نے جو نظام حیات ہمیں دیا ہے وہ ہماری فطرت کے عین مطابق ہے گر تم چاہو کہ اس نظام فطرت کو چھوڑ کر کوئی دوسرا نظام حیات تجویز کر لو جو اسلام کی طرح تمہاری فطرت کے عین مطابق ہو تو ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔

قیم مبالغے کا صیغہ ہے اس کے معنے ہیں ایسا سیدھا جس میں ذرا کجی نہیں۔ ایسا صحیح جس میں غلطی کا ادنیٰ احتمال تک نہیں لہذا یہ مضبوط و مستحکم دین ہے اور امت محمد اس وقت ہی استحکام حاصل کر سکتی ہے جب پوری یکسوئی سے اپنا رخ دین اسلام یعنی دین قیم کی طرف کر لے۔ جو دین خود قائم بالذات ہو یعنی فطری تقاضوں کے عین مطابق مکمل' بالکل راست' مضبوط و مستحکم ہو گا اسی دین

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں قائم اور برقرار رہنے یعنی استحکام کی صفت و صلاحیت ہو گی اور اس کے سچے پیروکار استحکام حاصل کریں گے۔

امت سے اتحاد و اتفاق تب ہی برقرار رہ سکتا ہے جب سب صدق دل سے احکام اسلام کی پیروی کر رہے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی اطاعت کا دامن مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہوں۔ اگر ہر شخص اپنی خواہشات کا پیروکار بن جائے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود سمجھ لے اور اپنی رائے ہی کو قابل عمل اور واجب الاتباع خیال کرے تو وہ وحدت برقرار نہیں رہ سکتی جو امت کو استحکام عطا کرتی ہے' اور ایک امت مختلف فرقوں میں بٹتی چلی جاتی ہے جس سے اس کی ہوا اکھڑ جاتی ہے۔ پہلی امتوں میں بھی اس قسم کی فرقہ بندیاں پیدا ہو گئی تھیں۔ امت یہود اور امت نصاری ایسے گروہوں میں بٹ گئیں اور مختلف فرقوں کے درمیان نفرت و تعصب کی ایسی خلیجیں حائل ہو گئیں کہ وہ آپس میں مل بیٹھنے کے قابل بھی نہ رہے۔ ہر گروہ اور ہر فرقہ اپنے سوا سب کو گمراہ کہتا اور قابل گردن زنی خیال کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب حضرت محمد ﷺ کی امت کو اس قسم کی تفرقہ اندازی سے منع فرما رہا ہے۔

قرطبی نے حضرت ابو ہریرہ ؓ اور حضرت عائشہ ؓ کے حوالے سے حدیث بیان کی ہے۔

انہ الاب القلبتہ اھل الا ھو اء والبدع

علامہ راغب اصفہانی نے الدین القیمہ' کی یہ تشریح کی ہے۔

ترجمہ: یعنی وہ دین جوان کی دینوی معیشت کی ترقی اور اخروی فلاح کا ضامن ہے۔

۴۔ بنیان مرصوص

ترجمہ: آیت نمبر ۳ سورہ صف

"بے شک اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے ان (مجاہدوں) سے جو اس کی راہ میں جنگ کرتے ہیں پرا باندھ کر گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام امن وسلامتی کا دین ہے۔ قتل و غارت گری اور خون ریزی اس کی فطرت کے خلاف ہے۔ اسلام نے جب بھی جنگ کی اجازت دی ہے وہاں چند شرائط بھی عائد کی ہیں جن کا پورا ہونا از حد ضروری ہے۔

۱۔ وہ فی سبیل اللہ ہو یعنی اس کا مقصد حق کو سربلند کرنا اور باطل کی سرکوبی کرنا ہو نیکی قوتوں کو آزاد کرنا اور برائی اور اس کے علمبرداروں کو پابجولاں کرنا ہو۔

۲۔ جس قوم کے سامنے اتنا عظیم اور اعلیٰ مقصد ہو اگر وہ متحد و منظم ہو کر باطل کی قوتوں سے نبرد آزما نہ ہوگی تو وہ قوتیں اسے پیس کر رکھ دیں گی۔

۳۔ امت مسلمہ کی شکست صرف اس کی ذات تک محدود نہ رہے گی بلکہ وہ بلند نظریات جن پر ساری انسانیت کی فلاح کا انحصار ہے وہ شکست کھا جائیں گے۔

۴۔ اس لئے مندرجہ بالا آیت میں وضاحت سے بتا دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف ان باہمت جواں مردوں سے محبت اور پیار کرتا ہے جو جذبہ جہاد اور روح جہاد سے سرشار ہوں اور جن کا مقصد محض حق کا بول بالا ہو اور جب وہ کسی میدان کارزار میں معرکہ آرا ہوں تو ان میں انتشار و افتراق کا نام ونشاں تک نہ ہو۔

۵۔ بڑے منظم ہو کر وہ دشمن کی طرف بڑھیں اور ان کی منظم پیش قدمی کو دیکھ کر دیکھنے والے باور کرلیں کہ یہ غیر منظم افراد کی بھیڑ نہیں ہے بلکہ یہ ایک مضبوط و مستحکم دیوار ہے جس میں پگھلا ہوا سیسہ ڈال کر یک جان کر دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے محبوب اور پسندیدہ وہ لوگ ہیں جو صفیں باندھ کر دشمنان خدا کے مقابلے میں ڈٹ جاتے ہیں تاکہ اللہ کے نام کا اور اللہ کے دین کا بول بالا ہو۔ دین حق کی حفاظت ہو اور دین کا غلبہ ہو۔

مسند احمد میں تین قسم کے لوگوں کی تین حالتیں ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ تبارک تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔

۱۔ رات کو اٹھ کر تہجد پڑھنے والے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ نماز کے لئے صفیں باندھنے والے۔

۳۔ میدان جنگ میں صف بندی کرنے والے۔

غرض یہ کہ ان کی صفیں میدان جہاد میں ایسی ہوتی ہیں جیسی نماز میں۔

یعنی صف بندی کرنے کے ذریعے (نماز اور میدان جنگ میں) اللہ تعالیٰ کو اہل ایمان اور اہل اسلام میں یک جہتی' یک رنگی' اتحاد ترتیب و تنظیم کار فرما دیکھنی مقصود ہے۔

حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں جب تک حضور ﷺ صفیں نہ بندھوالیں دشمن سے لڑائی شروع نہیں کرتے تھے۔ غزوہ بدر اور دیگر غزوات اس کا عملی ثبوت ہیں۔

یعنی آپ ﷺ کی نظر میں امن ہو جا جنگ یک جہتی' یک رنگی' اتحاد' ترتیب اور تنظیم سب سے بڑی حکمت عملی (strategy) تھی۔

صف بندی کی تعلیم مسلمانوں کو خدا کی دی ہوئی ہے ایک دوسر سے ملے رہیں' ثابت قدم رہیں اور ٹلیں نہیں۔

جس طرح عمارت کا بنانے والا نہیں چاہتا کہ اس کی عمارت میں کہیں اونچ نیچ ہو یا ٹیڑھی ترچھی ہو یا سوراخ رہ جائیں اسی طرح اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ اسلام کے دائرے میں داخل ہونے والے یعنی مسلمان' اہل اسلام' اہل ایمان میں اختلاف ہو' تفرقہ ہو' گروہ بندی ہو۔ میدان جنگ میں اور روزمرہ زندگی میں بوقت نماز مسلمانون کی صف بندی خود اللہ کا منشا ہے۔ اور دین میں پانچ مرتبہ صف بندی کے عمل کے ذریعے وہ مسلمانوں میں اتحاد' ترتیب اور تنظیم کی روح پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اجتماعی زندگی کا استحکام صف بندی یعنی اتحاد' ترتیب و تنظیم سے ممکن ہے۔

لہٰذا روزمرہ کی اجتماعی زندگی میں بھی یہی اتحاد' ترتیب و تنظیم کی روح کارفرما رکھنی ہوگی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن حکیم کی اصطلاحات کی تشریح و توضیح کے بعد آیئے دیکھیں کہ آپ ﷺ نے اپنے عمل اور سیرت طیبہ کے ذریعے قرآن مجید کی شرح اور تفسیر کیوں کر کی، مدینہ طیبہ ہجرت کے بعد اسلامی ریاست و مملکت کا قیام عمل میں آیا۔ اس مملکت کے قیام و استحکام کے لئے سرکار دو عالم ﷺ نے کیا کیا تدابیر و اقدامات اور حکمت عملیاں اختیار کیں اس کا جائزہ لینا ہوگا۔

استحکام کے دو پہلو ہوتے ہیں۔

۱۔ داخلی استحکام ۲۔ اور خارجی استحکام

مملکت کے داخلی استحکام کے لئے اقدام

(۱) پہلا اقدام ۔۔۔ دلوں کو جوڑنا

۱۔ عفو و درگزر کا سبق دینا۔

۲۔ دشمنوں کو اماں دینے پناہ دینے کو رواج دینا۔

۳۔ اس سے دلوں میں الفت پیدا کرنا۔

قبیلہ اوس اور قبیلہ خزرج کے درمیان برس ہابرس سے جنگ بعاث کا سلسلہ تھا۔ اسی جنگ بعاث میں حضرت اسعد ابن زرارہ کے ہاتھوں قبیلہ اوس کے ایک سردار کے قتل ہو جانے کے باعث قبیلہ اوس کے لوگ ان کے خون کے پیاسے تھے۔

دلوں کو جوڑنے والے رسول ﷺ نے قبیلہ اوس کے سرداروں سے فرمایا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم لوگ اسعد بن زاراہ کو پناہ دو۔ سعد ابن خیثم سردار اوس نے تعمیل حکم کی اور انہیں امان دی۔ مدینہ طیبہ میں یہ رحمت اللعالمین کے فرمان کی پہلی رحمت کی لہر تھی جو اوس و خزرج کو شیر و شکر کر گئی۔

سورہ آل عمران کی آیت ۱۰۳ میں دشمنوں اور خون کے پیاسوں کے دلوں میں محبت و الفت کا جذبہ پیدا کرنے والے نے بطور احسان فرمایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''اور اللہ کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے۔''

آج اگر ہم بھی عفو و درگزر کے اس سبق پر عمل پیرا ہو جائیں تو اللہ ہمارے دلوں سے بھی تعصب کو دور کر دے گا اور ہم پاکستانی بھی مہاجر' سندھی' بلوچی' پنجابی اور پٹھان کے خانوں میں بٹے ہوئے ہونے کے بجائے بھائی بھائی ہوں گے۔

۲۔ دوسرا قدم

مدینہ منورہ کو حرام قرار دینا: دور جدید کی اصطلاح میں حرام کے معنے کھلا شہر open city کے ہیں جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس شہر کے اندر اور گردونواح میں اہل شہر کسی سے جنگ کرنا نہیں چاہتے۔ آپ ﷺ کی یہ حکمت عملی کا مدینہ منورہ کو حرام قرار دیا' بڑی دور بینی پر مبنی تھا۔

۳۔ دعائے حب وطن

رسول کریم حضرت محمد ﷺ نے مہاجرین کے لئے مدینے کی آب و ہوا کو ناسازگار دیکھتے ہوئے اور ہوائے مدینہ راس نہ آنے نیز ان کے غربت و افلاس کو دیکھتے ہوئے دعا مانگی۔

''اے اللہ ہمیں مدینہ کی ایسی ہی محبت دے جیسے مکہ کی بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اس کی آب و ہوا کو اچھا کر دے۔ ہمارے لئے مدینے صاع دمہ (ناپنے اور تولنے کے پیمانے) میں برکت عطا فرما' یہاں کے بخار کو جعفہ منتقل کر دے۔''

گویا جب وطن کے لئے دعا مانگی جائے نیز وطن کی آب و ہوا کی بہتری کے لئے برکت کے لئے اور بلائیات کے دور ہونے کے لئے دعا کی جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ مواخات

جب تمام مہاجرین مدینے میں آ گئے اور مسجد نبوی کی تعمیر تکمیل کے قریب پہنچ گئی تو رسول کریم کے سامنے سب سے بڑا اور اہم مسئلہ مہاجرین کی آبادکاری کی تھا۔

چنانچہ ہجرت کے پانچویں مہینے رجب ایک ہجری کو حضرت انس بن مالک کی رہائش گاہ پر تمام انصار و مہاجرین کو طلب کیا گیا۔ گویا ایک میٹنگ بلائی۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

''اللہ کی راہ میں دو دو شخص بھائی بھائی بن جائیں۔ ہر شخص ایک مہاجر خاندان کو لے لے اور اپنے گھربار، کاروبار میں شریک کر لے''۔

پھر مہاجرین و انصار میں سے دو دو کو بلا کر فرمایا۔

''یہ اور تم بھائی ہو دونوں مل کر کام کرو اور کمائی مل کر کھاؤ''۔

آپ کے حکم کی تعمیل میں انصار نے غیر معمولی ایثار سے کام لیا اور مہاجرین نے غیرت نفس کو شعار بنایا۔

یہ بھائی بندی اتحاد و استحکام کا سبب بن گئی۔ ایک دوسرے کے دکھ، مشکل اور کٹھن لمحوں میں ساتھ دینے شامل اور شریک ہونے سے جو یگانگت پیدا ہوئی وہ داخلی استحکام کا موثر ذریعہ بنی۔

۵۔ بے روزگاری کے مسئلے کا حل

مہاجرین کی آبادکاری کے ساتھ ساتھ ان کی بے روزگاری کے مسئلے کا حل بھی ''مواخات'' سے نکل ایا۔

طے یہ پایا کہ انصار نے کہا مہاجرین ہماری زمینون پر کاشت کریں اور پیداوار کا نصف حصہ اپنی محنت کے معاوضے میں لے لیا کریں۔ د

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم پاکستان میں مزارع یا ہاری اور مالکان زمین (زمیندار یا وڈیرے) کے درمیان یہی شرائط نافذ و جاری کر سکتے ہیں۔

نیز بے روزگاری کے مسئلہ کو مزید اس طرح حل کیا گیا۔

بعض صحابہ کرام نے دکانیں کھولیں۔

حضرت ابوبکرؓ نے کپڑے کا کارخانہ کھولا اور کپڑے کی تجارت کرنے لگے۔

حضرت عمر فاروقؓ بھی تجارت میں مشغول ہو گئے۔

حضرت عثمانؓ نے کھجور کی خرید و فروخت شروع کر دی۔

بے روزگاری کے مسئلے کو حل کرنے کے لئے آج پاکستان میں بے روزگار افراد ملازمتوں کے مواقع کی تلاش میں سرگرداں پھرنے اور ناکامیاب رہنے کے بجائے تجارت و کاروبار کو اپنائیں تو روزی کمانے میں کامیاب ہوں گے اور بے روزگاری کے مسئلہ میں یقیناً کمی آئے گی۔

۶۔ دعا کرتے رہنا

انصار کے غیر معمولی ایثار و ہمدردی کے جواب میں آپ ﷺ نے مہاجرین کو ان کے لئے دعا کرتے رہنے کو کہا۔ یعنی ایک دوسرے کے خیر خواہ بھی خواہ رہیں اور احسان کرنے والوں کے ساتھ دعا کا احسان کرنے کا حکم دیا۔

۷۔ مواخات نظام معیشت کی بنیاد

مواخات کا یہ نظام بصیرت نبوی کا شاہکار ہے۔ یہ مہاجرین کی فوری بحالی اور آبادکاری کا معاشی منصوبہ تھا۔ سینکڑوں بے روزگاروں کا مسئلہ روزگار ایک ہی دن اور ایک ہی نشست میں حل فرما دیا۔ توکل کے ساتھ اللہ کی راہ میں ہجرت کی یہ پہلی برکت تھی۔ اس نظام معیشت کی بنیاد ''مواخات'' بھائی بندی پر رکھی گئی جس طرح دو بھائیوں کے آپس کے حقوق ہوتے ہیں اسی طرح کا یہ رشتہ تھا۔ دسترخوان ایک نفع نقصان ایک۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔ مواخات۔ معاشی استحکام کا باعث ہوا

معاشی استحکام' استحکام مملکت کے لئے کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ اخوت و بھائی بندی کا یہ رشتہ نہ صرف یہ کہ مہاجرین کے لئے معاشی بحالی کا سبب بنا بلکہ من حیث المجموع معاشی استحکام کا باعث ہوا وہ اس طرح کہ انصار کی معیشت کا انحصار زراعت پر تھا اور تجارت پر یہود کی اجارہ داری تھی وہ انصار کی کمزوریوں سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے تھے۔ یہود کی سہوکاری کے جال میں اوس و خزاج کے قبیلے اس طرح پھنسے ہوئے تھے کہ ان کا اس سے نکلنا مشکل ہی نہیں ناممکن تھا۔

مہاجرین جیسے بھائی انصار کو مل گئے۔ مہاجرین تجارتی سوجھ بوجھ اور تجربہ رکھتے تھے مہاجرین کے آ جانے سے انصار کو یہود کے سود در سود کے کاروبار' ساہوکاری' چور بازاری' گراں فروشی' احتکار اور ذخیرہ اندوزی سے نجات ملی اور مہاجرین کی کاروباری سوجھ بوجھ سے مجموعی معیشت کو فروغ و استحکام ملا۔

دوسری جانب مہاجرین جو کاشت کاری کو عار سمجھتے تھے۔ محنت کی عظمت اور زمین کی برکت سے مستفیض ہوئے۔ غرض مواخات سے زراعت کو بھی فروغ ملا' صنعت اور تجارت کو بھی ترقی ہوئی اور معیشت مستحکم ہو گئی۔

۹۔ مواخات۔ معاشرتی و سماجی استحکام کا باعث ہوا

اس مواخات کے نتیجے میں تمام بے گھر بے سہارا مہاجر کسی نہ کسی کے گھر میں بس گئے اور بھائی بھائی کی حیثیت سے' کوئی کسی کا آقا نہیں' کوئی کسی کا غلام نہیں کسی کا درجہ کسی سے کسی طرح کم نہیں۔ سب کے سب ایک کنبے کے افراد کی مانند مساوات ور اخوت کی برکات سے مالا مال سب کے دامن قلب و نظر کو کشادگی ملی اور یگانگت و یک جہتی پیدا ہوئی جس سے معاشرتی و سماجی استحکام حاصل ہوا۔

قبائلی عصبیت کی جگہ رنگ' نسل' زبان' وطن اور خاندان سے بالاتر ہو کر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی اخوت کے جذبے سے سرشار ہو کر ایک ملت کی تشکیل عمل میں آئی۔ بلاشبہ یہ استحکام مملکت کے لئے بنیادی اقدام ہے۔

۱۰۔ مدینہ میں نزاع کا خاتمہ

مدینہ میں نزاع کی کیفیت تھی۔ ہر چند کہ بیعت عقبہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے بارہ نقیب مقرر فرما کر ان میں سیاسی مرکزیت پیدا کرنے کی جانب ایک قدم اٹھایا تھا پھر بھی اپنے اپنے سقفے (سائیبان۔ چوپال) میں مسائل طے کرتے تھے۔

کفار مکہ نے ایک وفد مدینہ بھیجا کہ رسول اللہ حضرت محمد ﷺ کو اور ان کے ساتھیوں کو مدینہ سے نکال دیا جائے اور ان کے حوالے کر دیا جائے اور انہوں نے دھمکی دی کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو مدینہ والوں کو سنگین نتائج بھگتنا ہوں گے گو کفار مکہ کا یہ وفد بے نیل و مرام واپس کیا۔ مگر اس واقعے کے دو اہم اور دور رس نتائج نکلے۔

۱۔ مدنی ریاست کا آئین مرتب ہوا۔

۲۔ مدینے کے اردگرد ایک بفراسٹیٹ کا قیام عمل میں آیا۔

۱۱۔ مدنی ریاست کا قیام

رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے مسلمانوں اور غیر مسلموں کا ایک عام اجلاس طلب کیا۔ یہ اجلاس آنحضور کے ذاتی ملازم حضرت انس کے والد کے گھر پر ہوا۔ امام بخاری کے مطابق رسول اللہ نے اس جلاس میں تجویز پیش کی کہ مدینہ کے لوگوں کے باہمی تنازعات کے خاتمے اور بیرونی حملہ آور کی حوصلہ شکنی کے لئے مدینہ کی ایک ریاست قائم کی جائے۔ یہ ریاست ایک کنفیڈریشن ہو جس کے تمام یونٹوں کو بڑی حد تک خود مختاری حاصل ہو۔

معاہدے کی تمام دفعات پر اتفاق رائے کے بعد انہیں ضبط تحریر میں لایا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا اسے ''میثاق النبی'' کا نام دیا گیا۔

بقول محقق اسلام ڈاکٹر حمید اللہ یہ ''شہری مملکت مدینہ'' کا دستور تھا اور دنیا کا سب سے ''پہلا تحریری دستور'' بھی ہے۔

اور بقول محقق سیرت شاہ مصباح الدین شکیل کے

''کسی خطہ ارضی پر بسنے والوں کی اکثریت اور اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ' اجتماعی امن اور ہمہ جہتی ترقی اور استحکام کے مسائل میں دنیا کے اس پہلے تحریری دستور سے بڑی رہنمائی مل رہی ہے''۔

میثاق مدینہ سے ملکی استحکام کے لئے رہنمائی

آیئے استحکام ملک کے حوالے سے میثاق مدینہ کی دفعات کا جائزہ لیں۔

۱۔ خوں بہا' فدیہ اور دیت کا طریقہ جو عہد جاہلیت میں رائج تھا اب بھی برقرار رہے گا۔ کیونکہ داخلی استحکام کی پہلی شرط انسانی جان کا تحفظ و احترام ہے اور قانون کی بالا دستی ہے۔ (اسے حضور کریم نے جوں کا توں رکھا)

۲۔ قوم یہود کو مذہبی آزادی حاصل رہے گی اور وہ مسلمانوں سے دوستانہ تعلقات رکھیں گے۔ (اس دفع سے یوں رہنمائی لی جا سکتی ہے کہ مسلمانوں کے علاوہ سرزمین پاک پر بسنے والی تمام اقلیتوں کو مذہبی آزادی حاصل رہے گی اور وہ مسلمانوں سے دوستانہ تعلقات رکھیں گے اور پاکستان کے وفادار رہیں گے۔

۳۔ جنگ کی صورت میں فریقین ایک دوسرے کے معاون و مددگار ہوں گے۔ بیرونی طاقت اگر مدینہ پر حملہ آور ہوگئی تو مسلمان اور دیگر تمام اقلیتیں شانہ بہ شانہ مل کر اس حملے کو روکنے کے لئے مدافعت کریں گے۔

دستور مملکت مدینہ' یا میثاق مدینہ' میں کل ۴۷ دفعات یا فقرے ہیں۔

دفعات ۱تا ۲۳ ''دستور العمل مہاجرین و انصار'' پر مشتمل ہیں یعنی داخلی استحکام سے متعلق ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کہ دفعات ۲۴ تا ۴۷ کے پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ ''دستور العمل یہودیان'' ہے۔ یعنی خارجی استحکام سے متعلق ہیں۔

مواخات اور میثاق مقصد

سیرت احمد مجتبیٰ (جلد دوم) میں محقق سیرت شاہ مصباح الدین شکیل رقم طراز ہیں کہ مواخات اور میثاق مدینہ کا مقصد حسب ذیل نتائج کا حصول تھا۔

۱۔ ریاست کی تاسیس، تنظیم اور بقاء (تنظیم و بقاء یقیناً استحکام کا باعث بنتی ہے۔)

۲۔ قبائلی عصبیت کا خاتمہ، رنگ، نسل، زبان، وطن اور خاندان سے بالا تر ہوکر ملت اسلامیہ کی تشکیل (بلا شبہ استحکام مملکت کے لئے بنیادی اقدام ہے)

۳۔ مسلمانوں میں رشتہ اخوت قائم کرنا اور انہیں مقصد حیات سے وابستہ کرنا۔ (یگانگت و یک جہتی کی فضا قائم کرنا اور اتفاق و اتحاد کی روح بیدار کرنا)

۴۔ غیر مسلموں (مشرک) اور مذہبی جماعتوں (یہود و نصاری) یعنی اقلیتوں کے حقوق و فرائض متعین کرنا۔

۵۔ نزاعیت ختم کر کے انصاف اور قانون کی بالا دستی والی حکومت کا قیام عمل میں لانا۔

اگر تمام شہریوں کو سستا اور بروقت انصاف ملے اور قانون سب پر یکساں طور پر نافذ العمل ہو یعنی امیر و غریب، بے اختیار و بے مرتبہ اور ذی اختیار و ذی مرتبہ، بے یارو مددگار اور برسر اقتدار ہر فرد پر قانون یکساں انداز سے نافذ ہو (یہاں ''خدا کی قسم اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو اس کو بھی قرار واقعی سزا ملتی'' والی حدیث ہماری رہنما ہے) تو مملکت کو دوام و استحکام، بقاء و ارتقاء حاصل ہوگا کیونکہ قانون مستحکم ہو تو نظام مستحکم اور نظام مستحکم ہو تو ملک مستحکم ہوتے ہیں۔

۶۔ مساوات کے اصول پر معاشرے کی تعمیر میں مرکز مسجد نبوی اور تربیت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گاہ صفہ تھی۔ یعنی مساجد اور مدارس اپنا مطلوبہ کردار ادا کریں تو معاشرہ مستحکم ہو گا۔

خارجی استحکام۔ پہلا اقدام ا۔ دفاعی معاہدے

داخلی امن و استحکام قائم ہو جانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ سے باہر آباد قبائل سے رابطہ پیدا کیا۔ پیغمبر نے ان قبائل سے خاص طور پر تعلق پیدا کیا جن کے علاقوں میں سے قریش مکہ کے تجارتی قافلے گزر کر عراق، شام، مصر کی طرف آتے جاتے تھے۔ رسول اللہ ان قبائل کے ساتھ بیرونی حملہ کے خلاف باہم فوجی امداد کی بنیاد پر دفاعی معاہدے کرنے میں کامیاب رہے۔

ایسے دفاعی معاہدوں کے ذریعے رسول اللہ نے اسلامی ریاست کی سلامتی اور دفاع کو روز افزوں مضبوط بنانا شروع کر دیا۔ معاہدوں کی وجہ سے پر امن طور پر کام کرنے کی راہ ہموار ہو گئی اور دین اسلام ان قبائل میں سرایت کرنے لگا جن سے رسول اللہ نے دفاعی معاہدے کئے تھے۔

بیرونی استحکام کا محاذ تین مورچوں میں تقسیم ہو گیا تھا۔

۱۔ ایک طرف خود کفار قریش تھے۔

۲۔ یہود

۳۔ منافقین، جن کا سرغنہ عبداللہ بن ابی سلول تھا۔

ان تینوں محاذوں پر دو طرف تو کھلے دشمن تھے مکہ کے حریف کفار قریش نے یثرب کے تخت و تاج کے آرزو مند بادشاہ کی نفسیاتی کیفیت سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہا اسے خط لکھا اور اس کے جذبات بھڑکانے کی پوری کوشش کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باخبر رہتے۔ آپؐ نے عبداللہ ابن ابی کو خود سمجھایا۔

۲۔ گشت

ادھر سے کچھ مطمئن ہوئے تو پہلے یہود سے معادہ کر کے انہیں پابند بنا لیا۔ اب کفار قریش کی جانب سے حملے کا اندیشہ تھا۔ سنن نسائی میں ہے کہ حضور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکرمؐ رات رات بھر جاگا کرتے اور گشت پر نکل جاتے۔

۳۔ گہری نظر

غرض یہ کہ اندرونی استحکام اور بیرونی حملوں سے بچاؤ یعنی بیرونی استحکام پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گہری نظر تھی اور یہی سربراہ مملکت کا سب سے زیادہ اہم فرض اور اہم ذمہ داری ہے۔

۴۔ دشمنوں کی نقل وحرکت پر نظر رکھنا

سریہ کا مقصد احتیاط کے ساتھ دشمن کی نقل وحرکت پر کڑی نظر رکھنا۔ بیدار مغزی اور دور بینی سے مخالف کی جنگی تیاری پر افرادی طاقت کی فراہمی کو بار آور نہ ہونے دینا تھا۔ سریہ میں ایک یا ایک سے زیادہ افراد بھی بھیجے گئے۔ سریہ کو جنگ کا ہم معنی سمجھنا درست نہیں۔

سرایاء ہمارے لئے اس بات کی ترغیب وتعلیم ہے کہ مسلمان اپنے وطن کی حفاظت و دفاع کیلئے' اپنے خارجی استحکام کیلئے پورے ہوش وخرد سے کام لیں۔ اپنے دشمنوں اور ان کی جنگی حکمت عملیوں اور عسکری ہوشمندیوں پر کڑی نظر رکھیں (Zee.T.V پر نظر رکھنے کی بجائے) اور اپنے آپ کو جذبہ جہاد کو قائم و زندہ رکھیں۔ عیش وعشرت' تن آسانی اور نازونعم میں پڑ کر اپنے اندر سے جہاد کی روح کو ختم نہ کر دیں۔

دشمن کی نقل وحرکت کے بارے میں پوری معلومات فراہم رکھنا' آپؐ کی حکمت عملی رہی۔

غزوہ جمع غزوات

اس کے معنی جہاد کے ہیں اور یہ وہ ضابطہ قتال یا جنگیں ہیں جن میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہ نفس نفیس شریک ہوئے۔ انہیں مغازی بھی کہا جاتا ہے۔ بقول اقبال ''رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ اقبال نے خارجی استحکام کے انہی اقدامات کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے کہا۔

آ تجھ کو بتاؤں میں تقدیر امم کیا ہے
شمشیر و سناں اول ' طاؤس و رباب آخر

۷۔ جاسوس بھیجنا

غزوہ بدر کے تفصیلی مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت طلحہؓ ابن عبداللہ اور حضرت سعیدؓ بن زید (دونوں عشرہ مبشرہ سے تھے) کو قریش کے کارواں کو بارے میں تفصیلات فرحم کرنے کے لئے شام کی طرف روانہ کیا۔ نیز ابوسفیان کے قافلے کی خبر لانے کے لئے حضرت جحش کو جاسوس بنا کر بھیجا گیا۔

استحکام کا حقیقی منبع

جمعہ ۱۷ رمضان المبارک یوم البدر' عجزو نیاز سے نماز فجر کی ادائیگی کے بعد رسول اکرم ﷺ نے اہل ایمان کو مخاطب فرمایا۔ خطاب کا آخری حصہ مضبوطی و استحکام کے متعلق رہنمائی کرتا ہے۔ فرمایا۔

"سنو! میں خود بھی اور تم سب بھی اس حیَ القیوم کی ذات کی مدد سے یہاں بس سکتے ہیں۔ ہم سب اس کی طرف جھکتے ہیں اور اسی پاک ذات سے ہم مضبوطی پاتے ہیں۔ اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اسی کی طرف ہم سب کو لوٹنا ہے اللہ تعالیٰ ہم کو اور سب مسلمانوں کو بخش دے۔"

۸۔ صف بندی و صف آرائی

یوم البدر سے پہلے والی شب میں آپ ﷺ نے صفیں بنانے کا حکم دیا۔ اہل ایمان کی گزشتہ پندرہ برسوں سے اطاعت امیر اور صف بندی کی تربیت اسلام کے اہم ترین رکن نماز کے ذریعے دی جاتی رہی تھی۔ نماز کی صفیں ٹیڑھی نہیں ہوسکتیں تو جہاد کی صفیں کس طرح ٹوٹ سکتی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج با ضابطہ مظاہرہ تھا اس حقیقت کا کہ رب کے حضور حاضری کے وقت صف بستہ ہونے والے میدان جہاد میں صف آرا ہوتے ہیں۔ امن ہو یا جنگ ان کا شیوہ نظم و ضبط ہوتا ہے۔ آج اس صف بستہ فوج کو اپنی جگہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار بننے کا حکم تھا۔ یہ بنیان مرصوص کی تفسیر عملی کا موقع تھا۔ ڈر تھا کہیں جوش شہادت غیر ارادی طور پر صفوں کے ٹوٹنے کا باعث نہ بن جائے۔ صف آرائی وصف بندلڑائی عربوں کیلئے پہلا تجربہ تھا۔ صف بستہ مجاہد سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح مستحکم تھے۔

۹۔ استحکام مملکت کیلئے فنون حرب' علوم و فیات اور زبانیں سیکھنے کا حکم

معلم کتاب و حکمت نے استحکام مملکت کیلئے حضرت زید بن ثابت کو عبرانی زبان اور سریانی زبانوں کے سیکھنے کا حکم دیا۔ سرکاری خطوط ان زبانوں میں آتے تھے جس کے لئے یہودیوں کی خدمات حاصل کرنا پڑتی تھیں۔ اس طرح مملکت کے قیمتی راز دشمن کو پہنچ جاتے تھے۔ اس سنت نبویؐ سے سبق لیتے ہوئے ہمیں سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم پر خصوصی توجہ دینا چاہیے تاکہ مغربی اور غیر اسلامی دنیا سے ٹیکنالوجی کی ترسیل کیلئے ہمیں ان کے سامنے گھٹنے نہ ٹیکنے پڑیں۔

جدید اسلحہ ہم خود بنا سکیں۔ نیز زبانیں سیکھنے کے ذریعے ان زبانوں کے علمی ذخیروں سے روشناس ہو سکیں گے۔

(۱۰) غزوہ دومتہ الجندل

فتنے کے سر اٹھانے سے پہلے ہی سے اسے دبانے اور ظالموں کی سرکوبی کی حکمت کا سبق دیتا ہے۔

۱۱۔ عصبیت کا انسداد عفو و درگزر سے ممکن ہے

غزوہ بنو مصطلق یا مریسیع سے فراغت کے بعد ابھی مسلمان چشمہ مریسیع ہی پر خیمہ زن تھے کہ ایک نہایت ناخوشگوار واقعہ پیش آیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعہ یوں ہے کہ ایک مہاجر (ہجاہ ابن مسعود) اور ایک انصاری (سنان بن بر جہنی) میں کنویں میں ڈول ڈالنے پر جھگڑا ہو گیا۔ (ہجاہ) مہاجر نے (سنان) انصاری کو تھپڑا مارا۔ جس سے انصاری کے خون جاری ہو گیا اور انہوں نے یا معشر الانصار (اے انصار کے گروہ) کی دہائی دی۔ ہجاہ (مہاجر) نے مہاجرین کو مدد کیلئے پکارا۔ دونوں کے لوگ لپکے۔ بات اتنی بڑھی کہ ہتھیار نکال لئے گئے۔ شور سن کر رسول اکرم ﷺ بھی اپنے خیمے سے باہر تشریف لے آئے۔ فرمایا۔

"یہ ایام جاہلیت کی سی پکار کیسی؟ لوگوں کا یہ کیا حال ہے"

تمام کیفیت سن کر فرمایا۔

"اس پکار کو ہمیشہ کے لئے ترک کر دو یہ خبیث پکار ہے"

مہاجرین نے سنان (انصاری) کو راضی کر لیا اور اس کے حلیفوں کو سمجھایا۔ اس حادثے کی خبر منافقین کو پہنچی۔ جن کا سرغنہ عبداللہ ابن ابی بن سلول بھی اس غزوہ یعنی غزوہ بنو مصطلق میں شریک تھا۔ اس نے اس واقعے کو بنیا دبنا کر اپنے بہی خواہوں کو شہ دی کہ "جو لوگ ان (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ ہیں انہیں کچھ بھی نہ دو۔ ان مہاجرین کی یہ ہمت کہ ہمارے ذریعے قوت حاصل کی اور ہمارے ہی ساتھ یہ سلوک۔ مثال درست ہے کہ اپنے کتے کو موٹا کر تا کہ تجھے کھا جائے۔ خدا کی قسم! ہم جب مدینہ واپس پہنچیں گے تو ہم میں سے عزت والا (خود) ذلیل (نعوذ باللہ) (بزعم خود حضورؐ اور صحابہ) کو باہر کر دے گا۔"

پھر اپنے لوگوں کو مخاطب کر کے کہا "یہ سارا کیا کرایا تمہارا ہے تم نہ انہیں اپنے شہر میں جگہ دیتے نہ جائیداد' مال و متاع تقسیم کرتے نہ ان کی یہ حالت ہوتی۔ اب بھی اپنے ہاتھ کھینچ لو تو کہیں اور چلے جائیں گے اور اب یہ کام میں خود ہی انجام دوں گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمرؓ فاروق نے یہ سن کر عرض کیا کہ آپؐ عبادہ بن بشیر کو حکم دیجئے کہ اس منافق کو قتل کر دیں۔ فرمایا ''نہیں لوگ کہیں گے کہ محمدؐ اپنے ساتھیوں کو قتل کراتے ہیں۔''

اس کے بعد آپؐ نے فوری طور پر کوچ کو منادی کرادی۔ حضرت اسیدؓ بن نضیر نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! خدا کی قسم آپؐ چاہیں تو عبداللہ ابن ابی کو مدینہ سے ہی نکال دیں وہی ذلیل ہے آپؐ ہی صاحب عزت ہیں۔ اللہ نے آپؐ کو ہمارے لئے نبی بنا کر بھیجا ہے اس کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ آپؐ نے اس سے ملک اور بادشاہت چھین لی ہے اس کے ساتھ نرمی کا سلوک فرمائیے۔

عبداللہ ابن ابی کے بیٹے نے بھی اپنے باپ کی مذمت کی۔ اس واقعے کے بعد جو وہ کوئی نئی بات کرتا تو خود اس کی قوم اسے مفسد سمجھتی اور اس کی بات پر کوئی توجہ نہ دیتا۔

حضور ﷺ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا ''اگر میں تمہارے مشورے پر عمل کرتا تو جوش انتقام میں عصبیت کی فضا پیدا ہو جاتی اور اب یہ حال ہے کہ اس کے حامی خود اس کا کام تمام کرنے کے درپے ہیں۔'' حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ''بے شک آپؐ کا درگزر موجب خیر و برکت ہے۔''

از صحیح بخاری۔ جلد دوم صفحہ ۹۴۷۔۹۴۶

آج پاکستان میں صوبائی تعصب اور مذہبی فرقہ واریت کو ہوا دیتے وقت ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ وہ نبی برحق جن سے ہمیں محبت کا دعویٰ ہے ان کا فرمان ہے ''یہ ایام جاہلیت کی سی پکار کیسی؟ اس پکار کو ہمیشہ کیلئے ترک کردو۔ یہ خبیث پکار ہے۔''

نیز آپؐ کے طرز فکر عمل سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جوش انتقام سے عصبیت کی فضا پیدا ہو جاتی ہے لہٰذا عفو و درگزر بہتر ہے کیونکہ یہ موجب خیر و

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برکت ہے اس لئے ہمیں بھی ایک دوسرے سے کشادہ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے درگزر سے کام لینا چاہیے تاکہ استحکام پاکستان حاصل ہو سکے۔

۱۲۔مشقت میں شرکت' مراعات میں برابری۔ استحکام بخش رویئے

جنگ احزاب میں آپؐ نے مدینہ کی شمالی کھلی سمت خندق کھودنے کا فیصلہ فرمایا۔ جناب رسالتماب خود بنفس نفیس مجاہدین کے ساتھ خندق کھودنے میں شریک تھے۔ اپنے دامن میں مٹی اٹھا اٹھا کر لاتے یہاں تک کہ غبار نے شکم اطہر کی جلد ڈھانک دی۔

غزوہ خندق میں جب کسی نے بھوک اور ناداری کی شکایت کی تو نبی کریمؐ نے کرتہ اٹھا کر دکھایا۔ ان صحابی کے شکم پر ایک اینٹ تھی تو آپؐ کے شکم مبارک پر دو اینٹیں بندھی تھیں۔ یعنی آپؐ سرکار دو عالم سرور انبیاء کہیں زیادہ بھوک سے دوچار تھے یعنی مسائل میں' مشقت میں' کٹھنائیوں میں آپؐ نے اپنی امت کا عملی ساتھ دیا۔

خندق کی کھدائی کے دوران کام کے بوجھ اور موسم کی شدت وسختی کو ہلکا کرنے کیلئے حضرت عبد اللہ ابن رواحہ اور جتیل رجز کے اشعار پڑھتے تمام مسلمان اور خود اللہ کے رسولؐ ان کی آواز میں آواز ملاتے۔

غرض یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صورت احوال میں خود کو شریک کیا۔ آپؐ ہر کھٹن وقت اور مشکل اور گھڑی میں اپنی امت کے ساتھ شامل اور شریک رہے اور اس طرح آپؐ نے ایک کلچر کو فروغ دیا۔ عوام کا کلچر اور خواص کا کلچر جدا جدا نہیں تھا۔ پالیسی ساز ہر پالیسی پر عمل درآمد میں قدم بقدم شریک ہوتے اور خصوصًا مشقت اٹھانے میں تو یہ Uni-Culture کی بات ہے اور یہی Uniculture معاشرے اور مملکت کو دوام واستحکام بخشتا ہے۔

زعمائے حکومت کی ہر کام میں شرکت وشمولیت اور مساویانہ حق و

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراعات کی مثالیں خلافت راشدہ میں بھی ملتی ہیں۔ بھرے دربار میں '' مال غنیمت'' میں ملنے والی چادر اور اس سے تیار کردہ ملبوس کے بارے میں حضرت عمرؓ فاروق سے ایک خاتون کی جواب طلبی کی مثال ہمارے سامنے ہے اور یہ رویئے مملکت کے استحکام کا باعث بنتے ہیں۔

۱۳۔ دفاع اور سامان حرب' فنون حرب اور سواریوں پر توجہ

سنہ ٦ ہجری میں آپؐ نے اونٹوں' تیر اندازوں اور نیزہ بازوں کے مقابلے کروائے اس کا مقصد جہاد کی تیاری تھا۔ سامان حرب اور زرائع حمل ونقل (کیونکہ گھوڑا اس دور کا طیارہ سمجھا جاتا تھا۔ رسالہ یا گھڑسوار ایئر فورس سمجھے جاتے تھے اس زمانے میں تیر اندازی اور نیزہ بازی آج کل کے رائفل اور بندوق کی قائم مقام تھی) تیر اندازی ہو یا گھڑسواری اس سے اللہ کے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو اور ان (ظاہری دشمنوں) کے سوا اور دشمنوں کو بھی جنہیں تم نہیں جانتے مگر اللہ ان کو جانتا ہے ان سب کو مرعوب کرتے رہو (جس سے تمہاری ان پر دھاک بیٹھی رہے)

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ ہے۔

'' اپنے بچوں کو تیر اندازی' گھڑسواری اور پیراکی سکھاؤ'' یہ وہ تمام ہنر ہیں جو بچوں کی صحت وشخصیت کی تعمیر کے ساتھ ساتھ ان کو جہاد کیلئے تیار کرتے ہیں۔ یعنی اسلام فوجی عسکری صلاحیت کو بروئے کار لانے کے مشاغل کی تائید کرتا ہے۔

۱۴۔ سادہ مجاہدانہ زندگی جذبہ جہاد کو زندہ رکھتی ہے

نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سادہ' مردانہ وار اور مجاہدانہ اور سخت کوش tough and rough زندگی گزارنے کی ہدایت فرمائی ہے۔

مرفوع حدیث ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اپنے جد معد بن عدنان کی نسبت پیدا کرو (سادگی اور فصاحت و بلاغت میں) اور سادگی اور معمولی زندگی اختیار کرو"

آپ ﷺ کی سادہ زندگی ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے۔

نیز حضرت معاذ بن جبل سے مرفوع حدیث ہے۔

"تم ناز ونعم میں پڑنے سے بچو اس لئے کہ اللہ کے بندے ناز ونعمت میں نہیں پڑتے۔"

جب ملت اسلامیہ کے افراد ناز ونعمت میں پڑ جائیں۔ نعمتوں میں مست اور کھانے پینے میں مستغرق ہو جائیں۔ ریشم و دیباج پر سوئیں تو مادی تمدن انہیں دھوکے میں ڈال دیتا ہے اور ان کے دلوں سے صبر' قناعت' جہاد فی سبیل اللہ اور اس کے لئے مصائب برداشت کرنے کی روح ماند پڑ جاتی ہے۔

اور اگر پاکستانی تعلیمات نبوی کے مطابق اس طرح زندگی گزارنے کی روش اختیار کر لیں تو استحکام پاکستان کا ہدف حاصل کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ کیونکہ قوی وسائل معیشت کے استحکام پر خرچ ہوں گے اشیائے تعیش اور عیش پرستی پر نہیں۔

غور و فکر کا مقام

آیئے دیکھیں وہ کیا عوامل ہیں جو پاکستان کی بنیادوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں؟ کیا رویئے ہیں جنہوں نے پاکستان کے وقار و سالمیت کو نقصان پہنچایا ہے؟ وہ کیا عوامل ہیں جو پاکستان کی بے بضاعتی' کم مائیگی' زبوں حالی اور عدم استحکام کا باعث بن رہے ہیں۔

قیام پاکستان کے بعد قوم کی تعلیم' قوم کی سیرت و کردار کی تعمیر پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ معیار زندگی بڑھاتے رہے۔ حلال وحرام' جائز و ناجائز کی تمیز ختم ہو گئی اور کرپشن بڑھتا رہا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاگیرداری اور وڈیرہ شاہی کی بیخ کنی نہیں کی گئی۔ نظریہ پاکستان کو نظر انداز کیا گیا بلکہ فراموش کر دیا گیا۔

اخوت اور بھائی چارے کو فروغ نہیں دیا بلکہ صوبائی' لسانی گروہی اور فرقہ وارانہ منافرت و عصبیت کو فروغ ملا۔ تعلیم کو اہمیت نہیں دی گئی۔ فروغ تعلیم کے لئے خاطر خواہ سرمایہ کاری اور اقدامات نہیں کئے گئے۔

غلط منصوبہ بندی اور نا عاقبت اندیشانہ طرز عمل کی بدولت ملک کا مشرقی بازو ٹوٹ گیا۔

کوئی مضبوط حکومت قائم نہ ہو سکی۔ یعنی مملکت مستحکم نہ ہو سکی معاشرتی اقدار تیزی سے ٹوٹ رہی ہیں یعنی معاشرتی استحکام بھی حاصل نہیں ہے معیشت دیوالیہ پن سے قریب ہے۔ یعنی معاشی استحکام بھی حاصل نہیں ہے۔ ان حالات میں استحکام پاکستان کیلئے سیرت طیبہؐ سے رہنمائی کے درج ذیل نکات سامنے آتے ہیں اور مدینہ منورہ کی اسلامی ریاست کو استحکام بخشنے والے اقدامات سے درج ذیل رہنمائی ملتی ہے۔

داخلی استحکام کیلئے رہنمائی

١۔ نظریہ پاکستان کو فروغ دیا جائے۔ اس نظریئے کی ترویج و اشاعت کی جائے۔ اس نظرریئے کو نوجوان نسل کے ذہنوں میں راسخ کیا جائے کیونکہ نظریہ پاکستان کا سب سے بنا اور یہی نظریہ استحکام پاکستان کا باعث بنے گا۔

٢۔ امت مسلمہ کی جمعیت قوت مذہب سے مستحکم ہوتی ہے۔ اس لئے مذہب کا دامن تھام کر جمعیت کو مستحکم کیا جا سکتا ہے۔

٣۔ قرآن کے ذریعے پاکستانی قوم رفعت و بلندی اور استحکام حاصل کر سکتی ہے۔ تارک قرآن ہو کر مسلمان دنیا میں خوار ہوتا ہے۔

٤۔ اکیسویں صدی کے چیلنج کا مقابلہ قرآن کے فہم و ادراک' قرآن سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استفادہ اور قرآن پر عمل پیرا ہو کر ممکن ہے۔

۵۔ قوم شعوری طور پر اپنی حالت بدلنے کی جدو جہد کرے۔

۶۔ قوم عروۃ الوثقی کو مضبوطی سے پکڑ لے۔

۷۔ **واعتصمو بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا** پر عمل کرتے ہوئے قرآن حکیم اپنا رہبر و رہنما بنا لے۔

۸۔ فرقوں میں نہ بٹے بلکہ یک جہتی اور ملی اتحاد کو اختیار کرے۔

۹۔ دین قیمہ کی طرف اپنا رخ کر لے اور دین کو کامل طور پر اختیار کرے۔

۱۰۔ صف بندی وصف آرائی پر جم جائے۔

۱۱۔ انتشار و افتراق کا نام تک اس کے اندر نہ ہو۔

۱۲۔ تعلیم کو عام کریں۔ افراد قوم میں سے ہر فرد ملت کے مقدر کا ستارا ہے۔ لہٰذا اس کی تعلیم و تربیت پر توجہ دی جائے تا کہ **quality of nation** بلند ہو سکے۔

۱۳۔ انسانی جان کو تحفظ و احترام اور قانون کی بالا دستی قائم کریں۔

۱۴۔ سرزمین پاک پر بسنے والی اقلیتوں کو مذہبی آزادی حاصل رہے لیکن وہ مسلمانوں کے دوست اور پاکستان سے وفادار پر خصوصی توجہ دی جائے۔

۱۵۔ ریاست کی تنظیم کے اقدامات پر خصوصی توجہ دی جائے۔

۱۶۔ ہر طرح کی عصبیت سے بالا تر ہو کر ملت اسلامیہ سے وابستگی کا احساس اجاگر ہو اور بطور پاکستانی شناخت کروانا ہمارے لئے باعث فخر ہو۔

۱۷۔ یگانگت و یک جہتی کی فضا قائم کریں۔

۱۸۔ قانون کی بالا دستی ہو اور قانون سب پر یکساں طور پر نافذ العمل ہو۔

۱۹۔ زعمائے حکومت اور عوام یکساں ثقافت [] **Uniculture** اختیار کریں۔

۲۰۔ زعماء ہر مشکل میں **Share** کریں اور سب (خواص و عوام) سادگی و

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سخت کوشی کی زندگی گزاریں یعنی مجاہدانہ زندگی گزاریں۔

۲۱۔ جذبہ جہاد کو زندہ رکھیں۔ روح جہاد کو ماند نہ پڑنے دیں۔

۲۲۔ ہر قسم کی عصبیت کو ایام جاہلیت کی خبیث پکار قرار دیں۔

۲۳۔ جوش انتقام سے گریز کریں۔ ایک دوسرے سے عفو و درگزر سے کام لیں۔

خارجی استحکام کیلئے رہنمائی

۱۔ بیدار قوموں کی طرح زندگی گزاریں۔ غفلت و بے حسی سے بچیں۔

۲۔ دشمن اور حریف قوموں کی نقل و حرکت کے بارے میں پوری طرح باخبر اور چوکس رہیں۔

۳۔ فضائے بدر پیدا کریں۔ بقول شاعر۔

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

۴۔ رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن اپنا رویہ بنالیں۔

۵۔ شمشیر و سناں اول' طاؤس و رباب آخر' اپنا قومی کردار بنالیں۔

۶۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔ اس سے دعا مانگیں اور اس سے مدد چاہیں کیونکہ اللہ استحکام کا حقیقی منبع ہے۔

۷۔ صف بندی وصف آرائی پر عمل کریں کیونکہ امن ہو یا جنگ نظم و ضبط کو اختیار کریں۔ گویا صف بندی وصف آرائی داخلی استحکام کے لئے بھی ضروری ہے اور خارجی استحکام کیلئے بھی۔

۸۔ استحکام ملک کے لئے زبانیں سیکھیں' تاکہ ان زبانوں کے عملی ذخیروں سے استفادہ کرسکیں اور سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم پر خصوصی توجہ دیں۔ گویا تعلیم پر توجہ اور ارتکاز اور تعلیم پر سرمایہ کاری داخلی استحکام کیلئے بھی ضروری ہے اور خارجی استحکام کیلئے بھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۔ فتنے کے اٹھنے سے پہلے ہی اسے دبا دیں۔

۱۰۔ ظالموں کی سرکوبی کریں۔

۱۱۔ دفاع، سامان حرب اور فنون حرب پر توجہ دیں۔

آیئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کا باریک بینی سے تجزیاتی مطالعے کا شوق عطا فرمائے اور ہم اس اسوۂ حسنہ کی تعریف توصیف کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی ذات اور اپنی حیات پر اس کا اطلاق کریں اپنی خامیوں اور کوتاہیوں کو اس کی روشنی میں دور کریں اور اپنے مسائل و مشکلات کو اس کی مدد سے حل کر سکیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

قیام پاکستان کے اسلامی تقاضے

دوسری عالمگیر جنگ جو مختلف نظریاتی اور معاشی کشمکش کا نتیجہ تھی۔ امپریلزم' فاشزم اور کمیونزم کی پول کھول کر رکھ دی اور دنیا پر یہ آشکار کر دیا کہ یہ تینوں انسان کے وضع کردہ نظریات انسانیت کو ہولناک بربادی کے سوا اور کچھ نہیں دے سکتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ ان طاقتوں کا ٹکراؤ ان بڑی طاقتوں کے نظریات کا ٹکراؤ تھا۔ ان نظریات پر اٹھائی ہوئی تہذیب کی تباہی ایک فطری عمل تھا جس کی طرف علامہ اقبال نے ان الفاظ میں اشارہ کیا ہے:۔

تمہاری تہذیب آپ اپنے خنجر سے خودکشی کرے گی
جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپیدار ہو گا

تاریخ کی اس داستان عبرت نے دنیا کے ضمیر کو ایک بار پھر جھنجھوڑ کر رکھ دیا اور ان نظریات کی جنت حمقا سے جس میں اب تک وہ رہ رہے تھے انہیں باہر نکالا۔ اور از سر نو سوچنے پر مجبور کر دیا کہ اب تک دنیا میں جو کچھ ہو رہا تھا وہ کسی طرح ٹھیک نہ تھا۔

ان تینوں نظریات پر اٹھائی گئی۔ تہذیب نے جنگ کے مقاصد' اصولوں اور طریقہ کار کا جو بھیانک نقشہ دنیا کے سامنے پیش کیا اس نے دنیا کی آنکھیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھول دیں اور نظریات کے بلند بانگ دعووں کی قلعی کھول دی۔ اس جنگ کی تباہ کاریاں ان نظریات کا منہ بولتا ثبوت تھیں۔ قرآن حکیم میں ہمیں قوموں کے عروج و زوال کی داستانیں ملتی ہیں تاکہ ہم ان سے عبرت پکڑیں اور داستان عبرت بننے سے محفوظ رہیں۔ قرآن تمام انسانوں کو دعوت دیتا ہے کہ زمین کی سیر کرو اور دیکھو کہ نافرمانوں کا کیا حشر بنا۔ دنیا کا ہر انسانی نظام اللہ سے بغاوت ہے۔ اور مٹنے والا اور مٹائے جانے کے قابل ہے۔

اللہ نے عین اس موقع پر تین دوسری طاقتوں کو عالم وجود میں لا کر ان کو موقع دیا کہ دنیا کیلئے وہ اپنی افادیت ثابت کریں اور دنیا کی زمام کار اپنے ہاتھ میں لیں یا پھر سابق قوموں کی طرح ناکامی سے دوچار ہو کر اپنی رسوائی کا سامان کریں۔ ١٩٤٧ء میں دنیا کے نقشہ پر پاکستان' بھارت اور اس کے بعد اسرائیل نمودار ہوئے۔ بھارت رام راجیہ کا' اسرائیل صیہونیت کا اور پاکستان اسلام کا علمبردار بن کر اٹھا۔ دنیا اس وقت ایسے دوراہے پر کھڑی تھی کہ اس کے ایک طرف فلاح کا اور دوسری طرف تباہی کا راستہ جاتا تھا۔ چودھویں صدی ہجری میں تمام عالم اسلام نے ایک کروٹ لی اور ملت اسلامیہ ایک طویل خواب غفلت سے بیدار ہوئی۔ اس کی بیداری کی علامت دنیا کے مختلف حصوں میں مسلمانان عالم کی جدوجہد سے عیاں ہے۔ گو بظاہر یہ جدوجہد کوئی فوری مثبت نتیجہ پیدا نہیں کر سکی ہے۔ لیکن اس نے دنیا کے نقشہ پر گہرے نقوش چھوڑے ہیں اور اب پندرہویں صدی ہجری میں اس کے بھرپور اثرات مرتب ہونے کے قوی اور روشن امکانات ہیں۔ چودھویں صدی ہجری میں جہاں بے شمار ممالک نے اپنی کھوئی ہوئی آزادی حصل کی اور ایک نئی آزاد مملکت قائم کرنے میں کامیاب ہوئے وہاں دنیا میں مذہب کی بنیاد پر قائم ہونے والی واحد ریاست ١٩٤٧ء مطابق ستائیسویں رمضان المبارک ١٣٦٦ھ میں وجود میں آئی جسے ہم پاکستان کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ وہ تاریخ ہے جو نزول قرآن کی بھی تاریخ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اس کی جدوجہد کی بنیاد نہ تو معاشی تھی اور نہ لسانی اور نہ ہی محض سیاسی بلکہ
س کی بنیاد مسلمانان ہند کی وہ دیرینہ خواہش اور جدو جہد تھی جو انہوں نے اللہ
کے نظام کو قائم کرنے کے لئے کی تھی اور جو اپنے پیچھے سینکڑوں سال کی جدوجہد
کی تاریخ رکھتی ہے۔ یہ جدو جہد پاکستان کی شکل میں ۱۹۴۷ء میں قائد اعظم کے
ہاتھوں اختتام پذیر ہوئی۔ قائد اعظم کے تدبّر کی بدولت قوم نے جان کی کوئی
قابل ذکر قربانی دیئے بغیر آزادی حاصل کر لی تھی مگر یہ اسلامی جدوجہد کی سنت
کے خلاف تھا کہ اسلام کے قیام کی جدو جہد کو کامیابی کی منزل تک لے جایا
جائے۔ اور کسی کی نکسیر تک نہ پھوٹے۔ چنانچہ ۱۴ اگست سے قبل یو۔ پی بہار' بنگال'
دلی اور پنجاب میں دل ہلا دینے والے اور خونچکاں فسادات پھوٹ پڑے۔ اور
ایک نہایت وسیع پیمانہ پر مسلمانوں کا قتل عام کیا گیا اور اس طرح مسلمانوں نے
آزادی کی پوری قیمت چکادی۔ یہی نہیں۔ ان کو اپنی کروڑوں اور اربوں روپے
کی جائیداد سے بھی ہاتھ دھونا پڑا۔

پاکستان دنیا کی واحد ریاست ہے جو اسلام کی بنیاد پر ایک شعوری اور
عظیم جدو جہد کے نتیجہ میں آئی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم نے پاکستان کا
مطالبہ کس لئے کیا تھا۔ ہم سینکڑوں برس سے ہندوؤں کے ساتھ اس سرزمین پر
رہ رہے تھے پھر بھی ہم نے ایک علیحدہ سرزمین حاصل کرنے پر زور کیوں دیا۔
اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام مذہب توحید ہے اور اسلامی معاشرہ توحید کا مظہر ہوتا
ہے۔ لہٰذا اسلام یا اسلامی معاشرہ کسی قسم کا شرک گوارا نہیں کر سکتا اور یہ کسی
دوسرے معاشرے کسی سے کسی طرح میل نہیں کھا سکتا ہے۔ چنانچہ قرآن حکیم
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور ذمہ داری کے بارے میں فرماتا ہے کہ
اللہ نے آپ کو بحیثیت نبی مبعوث فرمایا تاکہ آپ لوگوں کو ہدایت کا راستہ
دکھائیں۔ دین حق یعنی اسلام کو بہر طور نافذ کریں خواہ مشرکوں کو کتنا ہی برا کیوں
نہ لگے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان آیات کے احکامات کے مطابق یہ رسول اکرمؐ اور ان کے بعد ان کی امت کا فرض ہے کہ وہ دین اسلام کو ہر زمانہ میں غالب اور سر بلند کرے۔ یہی نہیں کہ ایک مسلمان کسی اور نظریاتی مملکت میں بحیثیت اقلیت زندگی بسر نہیں کرسکتا ہے۔ بلکہ یہ مملکت اس کے لئے دار الحرب کا درجہ رکھتی ہے جہاں اس کو دین کو غالب کرنے کے لئے جدو جہد کرنا لازم آتا ہے۔ ورنہ اگر حالات قابو سے باہر ہوں تو دوسری جگہ ہجرت کرنے کا حکم ہے۔ مسلمان کے لئے آزادی اور اسلام ایک ہی چیز کے دو رخ ہیں۔ بغیر آزاد فضا میں سانس لئے وہ اسلام پر قائم نہیں رہ سکتا ہے اور نہ ہی اسلام کو قائم کرسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے ایک ایسی آزاد مملکت کے لئے جدو جہد کی تھی جس میں وہ اسلام کو نافذ کرسکیں اور دنیا کو بتا سکیں کہ یہ ہے وہ نظام رحمت' یہ ہے وہ سلامتی کا راستہ جس کی طرف اسلام دعوت دیتا ہے۔ دوسری عالمگیر جنگ کے بعد اسلام ایک چیلنج کے طور پر ابھرا۔ اب تک جتنے مسلم ممالک آزاد ہوئے تھے ان کی جدو جہد کی بنیاد مختلف قومیتوں پر تھی مثلاً عرب نیشنلزم' ٹرکش نیشنلزم' ایرانی نیشنلزم وغیرہ وغیرہ اور مسلم دنیا مختلف گروہوں میں بٹی ہوئی تھی۔ تمام مسلم ممالک میں صرف پاکستان کی جدو جہد اسلامی بنیادوں پر کی گئی اور پاکستان کے قیام کو نظام اسلام کے قیام سے منسلک کیا گیا۔ دنیا کی دوسری غیر مسلم قومیں بھی متحارب گروہوں میں بٹی ہوئی تھیں۔ اور امن عالم کے لئے خطرہ بنی ہوئی تھیں۔ دنیا میں امن اس وقت تک قائم نہیں ہوسکتا جب تک کوئی ایسا نظام برپا نہ کیا جائے۔ جو ہر قسم کے رنگ' نسل' قوم اور گروہ کے اختلافات' امتیازات اور تعصبات کو مٹا کر ساری دنیا کو اخوت کے عالمگیر رشتہ میں منسلک کردے۔ یہ کام صرف اسلام ہی انجام دے سکتا ہے۔ تاریخ کے اس موڑ پر دنیا کو اس کی سخت ضرورت تھی کہ دنیا' کے مختلف نظریات کی ناکامی کے بعد اسلام کے معجز نما نظام کا بھی تجربہ کرے اور اسلام کو ایک مرتبہ آزما کر دیکھیے۔ پاکستان اسلامی نظام کی ایک تجربہ گاہ تھی جہاں اسلام کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجربہ کیا جانا تھا۔ یہ تھے وہ حالات جن میں پاکستان کا قیام عمل میں آیا اور ہم نے پاکستان کا مطالبہ اسی غرض سے کیا۔

تحریک پاکستان نے ایک نئی تہذیب کا نقشہ پیش کیا۔ اس وقت ساری دنیا کی مملکتیں قومیت اور جغرافیائی حدود پر قائم تھیں مگر اسلام اس کے برعکس ایک عالمگیر نظام پیش کرتا ہے۔ پاکستان کا قیام دنیا کے لئے ایک چیلنج تھا۔ بشرطیکہ ہم اس کو اسلامی خطوط پر قائم کرتے۔ ہم نے دنیا کو احساس دلایا تھا کہ قیام پاکستان ان کے لئے کتنا بڑا چیلنج ہے مگر اس کو قائم کرنے کے ہم خواب خرگوش میں محو ہو گئے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مسلمان ایک طویل جدو جہد سے تھک کر ستانے کی سوچنے لگے یا پھر انہوں نے حصول پاکستان کو مقصود بالذات سمجھ کر جدو جہد ترک کر دی۔ جبکہ پاکستان بننے کے بعد سے ہی اسلامی ریاست' اسلامی معاشرہ اور اسلامی حکومت کے قیام کی جدو جہد کا وقت شروع ہوا تھا۔ نیز یہ حقیقت بھی ہمیں پیش نظر رکھنی چاہیے کہ پاکستان کو اسلامی ریاست کی حیثیت سے چلانے میں ہم اس لئے ناکام رہے کہ ہم نے پاکستان کی تحریک چلاتے وقت کارکنوں کی اسلامی تربیت نہیں کی تھی۔ ہم نے مکی زندگی کو بالکل نظر انداز کر دیا تھا۔ کوئی بھی نظریاتی ریاست چلانے کے لئے ایسے تربیت یافتہ کارکنوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ جن کی تربیت ملک کے اساسی نظریات پر کی گئی ہو۔ ورنہ بغیر اس قسم کے تربیت یافتہ کارکنوں کے کوئی ریاست کامیابی سے چلائی نہیں جا سکتی ہے۔ ایک اسلامی ریاست کا یہ فرض ہے کہ وہ عوام کی دینی تربیت کرے۔ نیز عوام بھی اسلام میں دلچسپی لیں اور اسلامی تعلیمات کو اپنائیں۔

ہم نے پاکستان تو قائم کرلیا۔ مگر اس کی اساس پر قائم نہ رکھ سکے۔ قیام پاکستان کا مقصد پاکستان کو دنیا کی ایک ایسی اسلامی فلاحی ریاست بنانا تھا۔ جو بھٹکی ہوئی دنیا کے لئے مینارۂ نور بنتی' جو دکھی انسانیت کے دکھوں کا مداوا ہوتی اور جو اقوام عالم کی رہبر و رہنما ہوتی۔ تاکہ ہم دنیا کو بتا سکتے کہ یہ ہے وہ نظام جسے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر دنیا اپنائے تو فلاح پائے۔ چین و سکون پائے اور امن و سلامتی پائے۔ افسوس کہ ہماری آنکھیں قیام پاکستان کے اس مقصد تک نہ پہنچ سکیں بلکہ اس حقیقت کو عمداً عوام کی نظروں سے اوجھل رکھا گیا۔ ہم راستہ سے بھٹک گئے اور اللہ سے کئے ہوئے وعدہ کو فراموش کر بیٹھے۔ ہم نے جدو جہد کی راہ چھوڑ کر عیش و عشرت کی راہ اختیار کر لی۔ جس کے نتیجہ میں اللہ کی نصرت نکبت میں بدل گئی۔ اس وقت دنیا بھر میں انسان کے وضع کردہ نظام دم توڑ رہے ہیں۔ دنیا تباہی کے غار کے دہانہ پر کھڑی ہے اور کوئی دم اس میں گرا چاہتی ہے۔ اگر اس کو کہیں سے کوئی رہنمائی مل سکتی ہے تو وہ صرف اسلام سے مل سکتی ہے مگر افسوس کہ ہم کو اب بھی اپنے مقام کا احساس نہیں ہے۔ اس وقت دنیا کا نقشہ کچھ ایسا ہے کہ ہندوستان میں اعلیٰ ذات کے ہندوؤں نے اچھوتوں کی زندگی اجیرن کر رکھی ہے اور اب وہ اسلام قبول کرنے ہی میں اپنی دین و دنیا کی عافیت پاتے ہیں۔ امریکہ اور افریقہ میں سفید فام آبادی کے ہاتھوں سیاہ فام نسل کے لوگوں پر عرصہ حیات تنگ ہے۔ چنانچہ وہ بھی سفید فام عیسائیوں اور یہودیوں سے گلو خلاصی حاصل کرنے اور اسلام قبول کرنے میں دونوں جہاں کی عافیت دیکھتے ہیں۔ اسی طرح دنیا کے دوسرے مہذب ممالک میں شراب نوشی اور حرام کاری نے پورے معاشرے کو سرطان زدہ بنا کر رکھا ہے۔ ان برائیوں نے وہاں لوگوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو غارت کر دیا ہے جس کا واحد علاج اسلام ہے کیونکہ اسلامی معاشرہ ایک پاکیزہ اور متوازن معاشرہ ہوتا ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دنیا کا یہ نقشہ دیکھتے ہوئے ہم کیا کریں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم خلوص دل سے اسلام کی مکمل پیروی کریں۔ ہم فروعات کو چھوڑ کر اسلام کے بنیادی اصولوں پر متحد ہو جائیں۔ اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیں۔ ہم اسلام کو زندگی کے ہر شعبہ میں نافذ کریں ہم اسلام کو مسجدوں میں، مدرسوں میں گھروں میں، بازاروں میں تفریح گاہوں میں کھیل کے میدانوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں، ملازمتوں میں، تجارتوں میں، مملکت کے ایوانوں میں غرضیکہ ہر جگہ جاری و ساری کریں اور ہماری زندگی اس آیۂ کریمہ کا مصداق ہو

قل ان صلاتي ونسكي و محياي ومماتي للهِ رب العالمين

لا شريك له وبذلك امرتُ وانا اول المسلمين ٥(٦: ١٦١. ١٦٣)

''کہو میری نماز، میرے تمام مراسم عبودیت، میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ اللہ رب العالمین کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے سر اطاعت جھکانے والا میں ہوں۔''

یہ عظیم جدو جہد اس وقت بار آور ہو گی جب قوم کو ہر طبقہ سیاستدان، دانشور، ادیب، مصلح، مفکر، عالم، زاہد، عابد، تاجر وغیرہ وغیرہ اپنے اپنے دائرہ کار میں اسلام پر کار بند ہو۔ اور اپنے حسن اخلاق وحسن تدبر سے اسلام کی برتری ثابت کرے۔ اس ضمن میں مسلم ممالک کے حکمرانوں خاص کر پاکستان کے حکمرانوں کی ذمہ داریاں کچھ زیادہ ہی ہیں۔ کیوں کہ ہم نے پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا تھا۔ حکومتی سطح پر یہ کام جلد تر اور بہتر طور پر انجام پا سکتا ہے۔ اگر کوئی حکمران اسلام کو خلوص دل سے اپنانے کا ارادہ کرے تو مجھے یقین ہے کہ تمام مسلم عوام اس کے پیچھے بخوشی چلیں گے بلکہ مسلم ممالک کے عوام خاص کر پاکستان کے عوام تو اس کے لئے تیار بیٹھے ہیں کہ کوئی اللہ کا بندہ اٹھے اور وہ اپنا دست تعاون دراز کریں۔ اس تحریک کا مقبول ترین نعرہ **لا اله الا الله** تھا جس نے ہر قسم کے صوبائی وگروہی امتیازات ختم کر کے قوم کو ایک سیسہ پلائی دیوار بنا دیا تھا۔ بہتر فرقوں کے بجائے یہ ایک متحدہ قوم بن گئی تھی۔ آیئے ہم سب اس نعرہ پر پھر متحد ہو جائیں۔ اپنے تمام گروہی، نسلی، جغرافیائی، لسانی تعصّبات مٹا کر قیام پاکستان کے خواب کو حقیقت کر دکھائیں۔ ہم نے آزادی کے بعد اپنا پروگرام ترک کر دیا مگر ہمارے ساتھ ہی آزاد ہونے والے اسرائیل اور بھارت اپنے مقاصد کو آگے بڑھانے کے لئے پیہم جدو جہد میں مصروف ہیں۔

اے پیکر گل کوشش پیہم کی جزا دیکھ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی وجہ ہے کہ ہم کہاں ہیں اور وہ کہاں۔ اگر ہم اسلام کا دس فیصد بھی خالص عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر دیں تو یہ دنیا کو اسلام کی طرف متوجہ کرنے کے لئے کافی ہو گا۔ کاش ہمارے لیڈر، ہماری اسلامی حکومتیں اور ہمارے عوام اس حقیقت کو محسوس کر سکیں۔ اب گیند ہمارے پالے میں ہے اور ہمیں اپنا کردار ادا کرنا ہو گا۔ اور ان کے لئے میری نصیحت یہ ہے:۔

معمار حرم باز بہ تعمیر جہاں خیز
از خواب گراں، خواب گراں، خواب گراں خیز
(اقبال)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کچھ مصنف کے بارے میں

حافظ محمد طاہر محمود اشرفی ممتاز عالم دین حضرت مولانا شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے اور تبلیغی جماعت کے اکابر اور معروف مبلغ جناب حافظ محمد سلیمان صاحب کے بیٹے ہیں۔ تحریک پاکستان میں ان کے خاندان کا کردار نہایت بنیادی اور اہم تھا۔ مملکت خداداد پاکستان کے قیام کی تحریک میں ان کی دو پھوپھیوں کی شہادت بھی شامل ہے۔

آپ عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق جدید دینی اور دنیاوی علوم پر دسترس رکھتے ہیں نوجوان اور کم عمر ہونے کے باوجود اکابر علمائے کرام کے طبقے میں بے انتہا عزت اور ممتاز مقام حاصل ہے۔ امام المجاہدین الشیخ عبداللہ عزام شہیدؒ نے ان کے لیے فرمایا تھا کہ ایشیا میں طلوع اسلام کی جو کرنیں میں دیکھ رہا ہوں طاہر محمود اشرفی ان کرنوں میں سے ایک ہے۔

فرقہ وارانہ تشدد کے خاتمے اور مختلف مکاتب فکر اور مذاہب کے درمیان ہم آہنگی اور رواداری کے فروغ کے لیے انہوں نے جو کوششیں کی ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ جب وطن عزیز میں مساجد اور امام بارگاہوں کے اندر خدائے رحمان اور رحیم کے سامنے جھکنے والوں کو اسلام ہی کا نام لے کر قتل کیا جا رہا تھا اس نازک وقت میں ملک کے تمام مکاتب فکر کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کر کے ان کے درمیان امن و رواداری اور دوستی کا معاہدہ کروانا اور پھر ملی یکجہتی کونسل کے قیام میں ان کا بنیادی کردار کسی سے مخفی و پوشیدہ نہیں۔ عرب و عجم کی جہادی تحاریک کے قائدین سے لے کر طالبان کی اسلامی قیادت تک' سب کے سب طاہر اشرفی کے ساتھ پیار و محبت اور احترام و عقیدت کے جذبات رکھتے نظر آتے ہیں۔

اگر طاہر محمود اشرفی کے لیے یہ بات کہہ دی جائے تو خلاف حقیقت نہ ہو گی کہ نوعمری کے ایام میں ہی رب عظیم نے ان کو جو عزتیں اور احترام بخشا ہے۔ وہ بلاشبہ اللہ رب العزت کی جانب سے ایک خصوصی عطیہ ہے جو بلاشبہ ان ہی کے حصے میں آیا ہے۔

ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری

ایڈیٹر ماہنامہ تعمیر افکار' کراچی